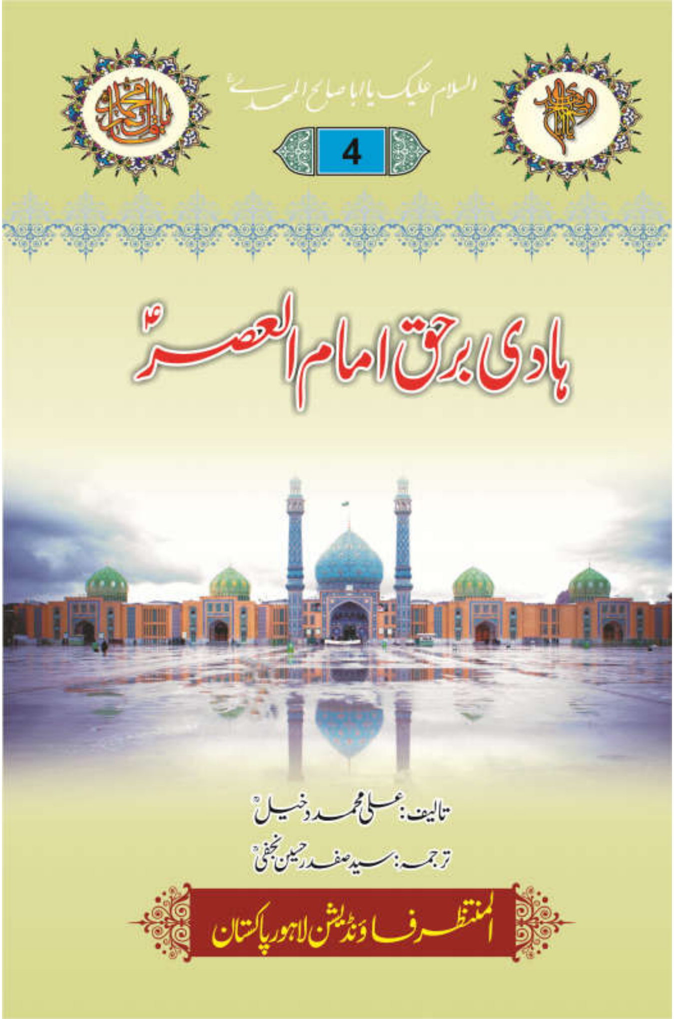
السلام علیک یا ابا صالح المہدیؑ
4
ہادی برحق امام العصرؑ
تالیف: علی محمد دخیلؒ
ترجمہ: سید صفدر حسین نجفیؒ
المنتظر فاؤنڈیشن لاہور پاکستان

حضرت امام مہدی علیہ السلام

مختصر تعارف

آپؑ کا نا: محمد ہے۔

آپؑ کے والد: امام حسن عسکری علیہ السلام ہیں۔

آپؑ کے دادا: امام علی ہادی النقی علیہ السلام ہیں۔

آپؑ کی والدہ: نرجس خاتون اور کہا گیا ہے کہ ملیکہ بنت یشوعا بن قیصر روم ہیں، ان معظّمہ کی والدہ حوارئین کی اولاد سے ہیں جو شمعون وصیٔ عیسیٰؑ کی طرف منسوب ہیں۔

آپؑ کی کنیت: ابوالقاسم ہے (جو رسول اللہ کی کنیت ہے)۔

آپؑ کے القاب: مہدی، قائم، منتظر، صاحب الزمان، حجت، خاتم اور صاحب الدار ہیں۔

آپؑ پندرہ شعبان کی رات ۲۵۵ ر ہجری میں سرمن رائے (سامرہ) میں پیدا ہوئے۔

آپؑ کا چہرہ مبارک سفید، سرخی مائل اور گندم گوں ہے، آپ کی پیشانی فراخ، روشن اور تاباں ہے، آپؑ کے ابرو ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں، آپؑ کے رخسار طویل ہیں، ستواں ناک دراز اور ایک سار ہے، اس کا سراس طرح اٹھا ہوا ہے جس کا حسن دیکھنے والے کو تعجب میں ڈال دے، گویا آپؑ درخت دیان کی ٹہنی ہیں اور آپ کا چہرہ گویا کوکب وری ہے، آپؑ کے دائیں رخسار پر ایک تل ہے، گویا وہ کستوری کی ڈلی ہے جو سفید چاندی پر رکھی ہو، سر پر کان تک بالوں کی (زلفیں) اور نرم بال کانوں کی لو تک اٹھے ہوئے ہیں۔ قد و قامت ایسا ہے کہ اس سے زیادہ میانہ

قد آنکھوں نے نہیں دیکھا اور نہ ہی حسن و حیاء میں کوئی آپؑ سے زیادہ معروف رہا۔(۱)

آپؑ کی پہلی غیبت، جس کو غیبت صغریٰ کہا جاتا ہے، کی مدت انہتر سال ہے اس غیبت میں آپؑ نے اپنے سفراء اور نائب مقرر کئے تھے، آپؑ کا ان سے رابطہ تھا اور آپؑ کے احکامات ان کی طرف جاری ہوتے تھے۔

اہم سفراء یا نائبین یہ ہیں:

۱۔ ابوعمرو عثمان بن سعید بن عمرو عمری اسدی۔(یہ امام ہادی اور امام حسن عسکری علیہما السلام کے وکیل رہ چکے تھے)۔

۲۔ ان کے بیٹے ابوجعفر محمد بن عثمان بن سعید متوفی ۳۰۴ر ھ۔

۳۔ ابوالقاسم حسین بن روح بن ابو بحر نوبختی (۳۲۶ہجری میں انتقال ہوا)

۴۔ ابوالحسن علی بن محمد سمری (۳۲۹ر ھ میں انتقال کیا۔)

آپؑ کی دوسری کنیت، غیبت کبریٰ کہی جاتی ہے یہ غیبت ۳۲۹ر ہجری یعنی جناب علی بن محمد سمری کی وفات کے بعد شروع ہوئی، یہ غیبت کبریٰ اس وقت تک ہے کہ جب خدا آپؑ کو ظہور کا حکم دے۔

آپؑ کا نقش نگیں: ''انا حجته و خاصته'

آپؑ کے جھنڈے پر لکھا ہے''البیعته لله'' بیعت صرف اللہ کے لیے ہے۔

آپؑ کے انصار اہل بدر کے ہم عدد تین سو تیرہ افراد ہیں۔ وہ خاص حضرات وعلمبردار آپؑ کے ظہور کے بعد شہروں میں آپؑ کے عامل و گورنر مقرر ہوں گے۔

آپؑ کے ظہور کی جگہ: مکہ مکرمہ ہے۔

آپؑ کا بیعت لینے کا مقام رکن ومقام کے درمیان ہے۔

آپؑ کا لشکر دس ہزار افراد پر مشتمل ہوگا۔

آپؑ کی حکومت تمام عالم پر ہوگی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ حدیث متواتر مروی ہے کہ:

(یملاء الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما و جورا) آپؑ زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح پر کردیں گے جیسے وہ ظلم وجور سے پر ہوگی۔

اکثر روایات کے مطابق آپؑ کی حکمرانی کی مدت پانچ سال ہے، بعض روایات میں سات سال، نو سال یا انیس سال کا ذکر بھی ہے کچھ روایات میں اس مدت سے زیادہ کا بھی ذکر ہے۔

آپؑ قرآن حکیم کی نظر میں

قرآن کریم میں نو آیات ایسی ہیں جو آپؑ کی طرف اشارہ کرتی ہیں، (۳) ان آیات کو ثقہ اور معتبر راویوں نے اپنی کتابوں میں آئمہ اہل بیت علیہم السلام اوران کے علاوہ صحابہ کرام اور تابعین سے نقل کیا ہے یہ آیات آپؑ کی سیرت کریمہ اور بعض ایسے حوادث کے ضمن میں ہیں جو آپؑ کے قیام کے قریب رونما ہوں گے، مثلا بیابان کا دھنس جانا اور صیحہ آسمانی (آسمانی چیخ) وغیرہ۔

جن آیات کا ہم نے یہاں ذکر کیا ہے اس سے کئی گنا زیادہ سیرت، حدیث اور آئمہ علیہم السلام کے حالات زندگی کی کتابوں میں ملتی ہیں جن کی تاویل امام مہدی علیہ السلام کے سلسلے میں کی گئی ہے۔

اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں کیونکہ خود امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قرآن حکیم چار حصوں میں نازل ہوا ہے، ایک چوتھائی ہمارے بارے میں ایک چوتھائی ہمارے دشمنوں کے بارے میں، ایک چوتھائی واقعات اور مثالوں پر مبنی ہے اور ایک چوتھائی فرائض و احکام کے بارے میں ہے قرآن کے عمدہ اور بہترین حصے ہمارے لئے ہیں۔ یہ بات ان حضراتؑ کے لیے تعجب خیز نہیں کیونکہ آنحضرتؐ کی بہت سی احادیث کی بناء پر اور مسلمانوں کے اجماع کے مطابق آپؑ حضرات ثقلینؑ میں سے ایک اور قرآن کے ہم پلہ ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

"انی مخلف فیکم الثقلین کتاب الله وعترتی اهل بیتی ما ان تمسکتم بهما لن تضلوا بعدی ابدا"

ترجمہ: میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، قرآن اور اپنے اہل بیتؑ، اگر ان سے تمسک رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ (۴)

ا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ

یعنی خیرات اور اچھے کاموں میں ایک دوسرے سے سبقت کرو، جہاں کہیں بھی تم ہو گے خدا تمہیں اکٹھا کر دے گا۔ (بقرہ ۱۴۸)

ابن عباس اس کی تفسیر کرتے ہیں انہوں نے کہا (اس کے مخاطب) قائمؑ کے اصحاب ہیں جنہیں خدا ایک ہی دن میں یکجا کر دے گا۔ (۵)

ابو جعفرؑ سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا ''خیرات'' سے مراد ولایت ہے اور خداوند تعالیٰ کا ارشاد ''اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ'' اور جہاں کہیں ہو گے خدا تم سب کو لے آئے گا۔ سے مراد قائم کے اصحاب ہیں جن کی تعداد تین سو تیرہ ہو گی۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! وہ امت معدودہ (شمار اور منتخب کئے ہوئے) ہیں۔ خدا کی قسم! وہ خریف کے بادلوں کی طرح ایک ہی ساعت میں اکھٹے ہو جائیں گے۔ (۶)

ابو عبداللہؑ سے روایت ہے آپؑ نے فرمایا: امام مہدیؑ اور ان کے اصحاب پہلے سے کئے ہوئے وعدہ کے بغیر اکٹھے ہوں گے۔ (۷)

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبداللہؑ نے آپ نے فرمایا: یہ

آیت اصحاب قائمؑ میں سے گم ہوجانے والوں کے متعلق نازل ہوئی ہے جو رات بھر اپنے بستروں سے گم ہوجائیں گے۔(۸)

ابوالحسنؑ سے روایت ہے کہ آپؑ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: خدا کی قسم! جب ہمارے قائمؑ کا قیام ہوگا تو خدا تمام شہروں سے ہمارے شیعوں کو ان کی طرف جمع کردے گا۔(۹)

۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَهٗۤ اَسۡلَمَ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ طَوۡعًا وَّ كَرۡهًا (آل عمران۔۸۳)

ابوجعفرؑ سے ایک طویل حدیث مروی ہے کہ زمین میں کوئی جگہ ایسی باقی نہیں رہے گی جہاں ''ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمد رسول الله'' کی ندا اور پکار بلند نہ ہو اور اس کی شہادت نہ دی جائے۔

خدا کا یہ ارشاد اس پر دلالت کرتا ہے:

وَلَهٗۤ اَسۡلَمَ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ طَوۡعًا وَّ كَرۡهًا

''اور اس کے سامنے سب نے سرِتسلیم خم کردیئے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، اطاعت و فرمانبرداری سے یا مجبوری و کراہت سے''

رفاعہ بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سورہ آل عمران میں اس ارشاد:

''وَلَهٗۤ اَسۡلَمَ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ طَوۡعًا وَّ كَرۡهًا'' کے متعلق

سنا ہے کہ جب امام مہدیؑ کا قیام ہوگا تو زمین کا کوئی حصہ (ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ) کی صدا کی گونج سے خالی نہیں رہے گا۔(۱۰)

حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابوالحسنؑ سے خدا کے اس قول ''وَلَهٗٓ اَسۡلَمَ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ طَوۡعًا وَّكَرۡهًا '' کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: یہ آیت حضرت قائمؑ کے بارے میں ہے۔ جب آپؑ خروج کریں گے تو یہود و نصاریٰ، صابیین، زنادقہ اور مرتدین و کفار زمین کے مشرق و مغرب میں جہاں کہیں ہوں گے ان کے سامنے اسلام پیش کریں گے اور جب طوعاوکرھا، یا رضا وتنگی سے اسلام لے آئیں گے تو انہیں نماز و زکوٰۃ اور ان تمام چیزوں کا جو خدا کی طرف سے واجب قرار دی گئی ہیں، کا حکم دیں گے جو اسلام نہیں لائے گا اس کی گردن اڑادیں گے، یہاں تک کہ زمین کے مشارق و مغارب میں صرف وہی بچے گا جو اللہ تعالیٰ کو ایک مانے گا۔

میں نے آپؑ سے عرض کیا'' آپؑ پر قربان جاؤں، مخلوق تو اس سے کہیں زیادہ ہے'' آپؑ نے فرمایا: خدا جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو زیادہ کو کم اور کم کو زیادہ کردیتا ہے۔(۱۱)

۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡـكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ (نساء ۱۵۹)

ترجمہ: اہل کتاب میں سے کوئی شخص نہیں مگر یہ کہ وہ ان کی موت سے پہلے ان پر ضرور ایمان لے آئے گا۔

محمد بن مسلم کی سند سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت عیسیٰؑ قیامت سے پہلے اس دنیا میں تشریف لائیں گے اور آپؑ کی رحلت

سے پہلے تمام غیر مسلم ان پر ایمان لائیں گے، آپؑ امام مہدی علیہ السلام کی امامت میں نماز پڑھیں گے۔ (۱۲)

شہر بن حوشب راوی ہیں کہ حجاج نے مجھ سے کہا کہ اے شہر! کتاب اللہ کی ایک آیت کا مفہوم میری سمجھ میں نہیں آتا۔

شہر نے پوچھا: اے امیر! وہ کون سی آیت ہے؟ اس نے کہا کہ خدا کا کہنا ہے:

"وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ"

خدا کی قسم! جب میں یہود و نصاریٰ کی گردن مارنے کا حکم دیتا ہوں تو میں نے آج تک اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا کہ ان کے ہونٹ (کلمہ پڑھنے) کے لیے حرکت کر رہے ہوں۔

میں نے کہا کہ خدا امیر کی حفاظت کرے۔ اس آیت کی یہ تاویل نہیں ہے حجاج کہنے لگا: پھر کیا مطلب ہے؟ میں نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے دنیا میں تشریف لائیں گے، ان کی رحلت سے پہلے تمام یہود و نصاریٰ ان پر ایمان لائیں گے اور آپؑ امام مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

حجاج کہنے لگا: آپؑ نے یہ کہاں سے سنا ہے؟

میں نے کہا میں نے یہ حدیث علیؑ بن الحسینؑ بن علیؑ بن ابی طالبؑ سے سنی ہے وہ کہنے لگا: خدا کی قسم! آپ اسے ایک صاف و شفاف چشمہ سے لائے ہیں۔ (۱۳)

۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝۹

''وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ
بھیجا تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے، اگرچہ مشرک
ناپسند کرتے ہیں۔

ابن عباس سے روایت ہے: وہ زمانہ جب کوئی یہودی کوئی نصرانی اور کوئی کسی مذہب وملت کا شخص باقی نہیں رہے گا، مگر یہ کہ وہ اسلام میں داخل ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہاں تک کہ جزیہ رکھ دیا جائے گا اور صلیب توڑ دی جائے گی، خنزیر مار دیئے جائیں گے۔۔۔۔۔۔۔خدا کا قول:

لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ

اس پر دلالت کرتا ہے اور یہ قیام قائمؑ کا وقت ہوگا۔(۱۴)

اس آیت کے بارے میں ابو بصیر نے سماعہ کے واسطے سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ
لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ﴿٩﴾

آپؑ نے فرمایا: خدا کی قسم! اس کی صحیح تفسیر نہیں ہوگی جب تک کہ قائم مہدیؑ خروج نہ کریں، جو مشرک ان کے خروج کو ناپسند کرے گا وہ باقی نہیں رہے گا اور کوئی کافر قتل ہوئے بغیر نہیں رہے گا، یہاں تک کہ اگر کوئی کافر کسی پتھر کے شکم میں ہوگا تو وہ پتھر کہے گا کہ کافر میرے شکم میں ہے، پس مجھے توڑ کر اسے قتل کر دے۔(۱۵)

۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَى أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ (هود
۸)

''اور اگر ہم ان سے عذاب کو ایک گنے ہوئے گروہ کے آنے تک روک رکھیں''

امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا ''**امہ معدودہ**'' گنا چنا گروہ قائم علیہ السلام کے تین سو تیرہ اصحاب ہیں۔(۱۶)

امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے اس ارشاد کے بارے میں روایت ہے کہ ''امت معدودہ'' سے مراد آخرالزمان میں امام مہدیؑ کے تین سو تیرہ اصحاب ہیں یہی تعداد اہل بدر کی تھی جو ایک ہی ساعت (گھڑی) میں اکٹھے ہوں گے، جس طرح خریف کے بادل اکٹھے ہوتے ہیں۔(۱۷)

۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ﴿۱۰۵﴾ (الانبیاء ۱۰۵)

''یقینا ہم نے زبور میں بعد نصیحت کے یہ لکھ دیا تھا کہ بے شک زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے''۔

ابوجعفرؑ سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اس آیت میں جن کا ذکر ہے وہ حضرت قائمؑ اور ان کے اصحاب ہیں۔(۱۸)

امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے بھی اس آیت کو قائم علیہ السلام اور ان کے اصحاب سے منسوب کیا ہے۔(۱۹)

۷۔ خداوند کریم کا ارشاد ہے:

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ

الْمُنْكَرِ ۗ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿٤١﴾ (الحج ۴۱)

''یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین پر اختیار دیں تو وہ نماز قائم کر دیں، زکوٰۃ دیں، نیک کاموں کا حکم دیں، برے کاموں سے روکیں اور معاملات کا انجام تو اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔''

ابو جارود کہتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: یہ آیت حضرت امام مہدیؑ اور ان کے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے جنہیں خدا زمین کے مشرقوں اور مغربوں کا مالک بنائے گا اور ان کے ذریعے دین کو غلبہ دے گا، یہاں تک کہ ظلم و بدعت کا نشان باقی نہیں رہے گا۔(۲۰)

آپؑ ہی سے روایت ہے فرمایا ہ: یہ آیت آخری امام تک آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام اور ان کے اصحاب ہی ہوں گے جنہیں خدا زمین کے مشرقوں اور مغربوں کا مالک بنائے گا۔ دین اسلام کو غلبہ دے گا اور جس طرح سفہا و نادان دین کو مٹاتے ہیں۔ آپؑ اور آپؑ کے اصحاب کے ذریعہ خدا تمام بدعتوں اور باطل کو مٹا دے گا۔ یہاں تک کہ ظلم کا کوئی اثر و نشان باقی نہیں رہے گا۔ وہ لوگ امر بالعروف اور نہی عن المنکر کریں گے۔(۲۱)

۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِى الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٥﴾

(القصص۔۵)

''اور ہم چاہتے ہیں کہ ان لوگوں پر احسان کریں جنہیں

زمین میں کمزور کر دیا گیا ہے، انہیں امام و رہبر قرار دیں اور انہیں وارث قرار دیں۔''

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اس آیت میں آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہے۔ خدا ان کے مہدیؑ آخر الزمان کو مبعوث کرے گا، ان کو تکلیف و پریشانی اور سختی سہنے کے بعد عزت دے گا اور ان کے دشمنوں کو ذلیل کرے گا۔ (۲۲)

آپؑ ہی نے فرمایا کہ دنیا رشروئی اور سختی کے بعد عنقریب ہم پر عطوف اور مہربان ہوگی جس طرح اونٹنی دودھنے والے کو کاٹتی ہے اور پھر اپنے بچہ پر مہربان ہوتی ہے۔

اس کے بعد آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تلاوت فرمائی:

وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَىِٕمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝۵

۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ (الزخرف ۶۱)

اور وہ تو یقینا قیامت کی ایک روشن دلیل ہے۔

مقاتل بن سلیمان اور اس کے پیرو مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت امام مہدی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی۔ (۲۳)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ظہور مہدی علیہ السلام کی بشارت دیتے ہیں

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں متواتر احادیث مروی ہیں:

احادیث میں یہ بھی ہے کہ آپؑ کا نام بنی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والا ہے اور آپؑ کی کنیت بھی آنحضرتؐ والی ہی ہے، یہ بھی احادیث میں آیا ہے کہ آپؑ زمین کو عدل و انصاف سے پر کردیں گے جس طرح وہ ظلم وجور سے پر ہوگی۔

یہ احادیث اتنی زیادہ ہیں کہ ان کو شمار نہیں کیا جا سکتا، جب کہ تواتر کی وجہ سے ان کی صحت میں کوئی کلام نہیں، نہ حدیث کی کوئی کتاب ان سے خالی ہے اور نہ تاریخ وسیرت کی کوئی کتاب ایسی ہے جس میں یہ احادیث موجود نہ ہوں، یہاں اختصار کے خیال سے ہم آنحضرتؐ کی ایسی بیس احادیث (۲۰ کتابوں سے) پیش کر رہے ہیں جو ایک دوسری سے لفظی اور لغوی معنوی طور پر مختلف ہیں۔ (۲۴)

ہم نے ان احادیث کے مصادر کو نقل کیا ہے اور اسناد کو حذف کردیا ہے۔

یہ احادیث حضرت مہدی علیہ السلام کے تذکرہ کے متواتر ہونے پر دلالت کرتی ہیں اور اس بات کو واضح کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر محفل اور ہر مجمع میں امت مسلمہ کو امام مہدیؑ کے ظہور کی بشارت دیتے تھے۔

ا۔ پہلی حدیث

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دن راتیں ہرگز نہیں گزریں گی یہاں تک

کہ اللہ تعالیٰ میرے اہل بیتؑ میں سے ایک مرد کو مبعوث کرے گا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا، وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔(۲۵)

۲۔دوسری حدیث

احمد، ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے آنحضرتؐ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ اگر دنیا کے ختم ہونے میں ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدا اس دن میرے اہل بیتؑ میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جو اسے عدل و انصاف سے پر کر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے پر ہوگی۔(۲۶)

۳۔تیسری حدیث

علاء نے معلیٰ بن زیاد کے وسیلہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں مہدیؑ کی بشارت دیتا ہوں جو میری امت میں مبعوث ہوں گے۔ جس وقت لوگ اختلاف، مصائب اور خطرات میں گھرے ہوئے ہوں گے۔ پس وہ زمین کو عدل و انصاف سے پر کر دیں گے جس طرح یہ ظلم و جور سے پر ہوگی، وہ مال کی صحیح تقسیم کریں گے اور آپؑ سے آسمان و زمین کے رہنے والے راضی و خوش ہوں گے۔

ایک شخص نے عرض کیا: صحاحاً (صحیح تقسیم) سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: سب لوگوں میں برابر کی تقسیم، اللہ تعالیٰ امت محمدیہؐ کے دلوں کو غنی اور تونگر بنا دے گا اور اس تقسیم میں ان کا عدل و انصاف سب پر حاوی ہوگا یہاں تک کہ منادی ندا دے گا کہ کسے مال کی ضرورت ہے، سوائے ایک شخص کے لوگوں میں سے کوئی نہیں اٹھے گا، وہ کہے گا کہ مجھے ضرورت ہے، منادی کہے گا کہ خازن کے پاس جاؤ اور اس

سے کہو کہ مہدیؑ تجھے حکم دے رہے ہیں کہ مجھے مال غنیمت دو، وہ خازن سے جلدی کرنے کو کہے گا، جب خازن اس کو مال حوالے کرے گا تو اس مال کی فروانی کو دیکھ کر اس کو شرمندگی ہوگی اور کہے گا کہ یا تو میں امت محمدیہؐ میں زیادہ دلیر ہوں یا جو چیز ان کے لیے بہت ہے اس کو میں کم سمجھتا ہوں یہ کہہ کر وہ مال واپس کر دے گا مگر وہ واپسی کو قبول نہیں کیا جائے گا۔ امامؑ کہیں گے کہ ہم دے کر کوئی چیز واپس نہیں لیا کرتے۔

اس طرح کا سلسلہ سات یا آٹھ یا نو سال تک جاری رہے گا، پھر اس کے بعد زیست و زندگی میں کوئی بھلائی نہیں، یا فرمایا'' حیات میں اس کے بعد خیر نہیں ہے''۔(۲۷)

۴۔ چوتھی حدیث

سلمان محمدی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک روز نبی اکرمؐ کی بارگاہ میں پہنچا تو دیکھا کہ حسینؑ آپؐ کے زانو پر ہیں آنحضرتؐ ان کی آنکھوں اور چہرے کے بوسے لے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ بے شک تم سید ابن سید ہو اور تمام سادات وسرداروں کے باپ ہو، بیشک تم امام اور امام کے فرزند اور آئمہ کے باپ ہو، یقینا تم حجت، حجت کے فرزند اور نو حجج کے باپ ہو جو تمہارے صلب سے ہوں گے، جن کے نویں حجت قائمؑ ہیں۔(۲۸)

۵۔ پانچویں حدیث

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آخری زمانہ میں میری اولاد میں سے ایک شخص خروج کرے گا اس کا نام مثل میرے نام کے اور اس کی کنیت مثل میری کنیت کے ہوگی، جو زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح پر کر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے پر ہوگی، پس وہی مہدیؑ ہوں گے۔(۲۹)

۶۔چھٹی حدیث

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دن اور راتیں ختم نہیں ہوں گی جب تک میرے اہل بیتؑ میں سے ایک شخص مالک و بادشاہ نہ بنے گا، جوزمین کوعدل وانصاف سے پر کردے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے پر ہوگی۔(۳۰)

۷۔ساتویں حدیث

آنحضرتؐ نے حضرت فاطمہ الزہراؑ سے فرمایا کہ مہدیؑ تمہاری اولاد میں سے ہوگا۔(۳۱)

۸۔آٹھویں حدیث

آپؐ نے فرمایا کہ مہدیؑ ہم اہل بیتؑ میں سے ہوں گے، خدا ان کے معاملے کوایک ہی رات میں درست کردے گا۔(۳۲)

۹۔نویں حدیث

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب ابن مریمؑ تم میں نزول کریں گے اورتمہارا امامؑ تم میں سے ہوگا۔(۳۳)

۱۰۔دسویں حدیث

ابوالحسن امام رضاؑ نے اپنے آباؤ اجداد سے روایت کی ہے آپؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ بنی اکرمؐ کا فرمان ہے: قسم ہے اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بشیر بنا کر بھیجا، میری اولاد میں سے قائم غائب ہوگا اسی عہد و میثاق کی بنا پر جو میری طرف

سے اس کے ساتھ عملاً کیا گیا ہے، یہاں تک کہ اکثر لوگ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کو آل محمدؐ کی حاجت وضرورت نہیں اور کچھ لوگ اس کی ولادت میں شک کریں گے، پس جو اس کے زمانے میں موجود ہوا سے چاہیے کہ اس کے دین سے تمسک رکھے اور شیطان کو راہ نہ دے (ورنہ وہ) اس شک کی وجہ سے خود کو میری امت میں سے دور کر دے گا اور میرے دین میں سے اس کو نکال دے گا، بے شک اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکالا تھا، اللہ تعالیٰ نے شیاطین کو ان لوگوں کا ولی و دوست قرار دیا ہے جو ایمان نہیں رکھتے۔ (۳۴)

۱۱۔ گیارہویں حدیث

آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ تھام کر فرمایا کہ اس کے صلب سے ایک جوان مرد خروج کرے گا جو زمین کو عدل وانصاف سے پُر کر دے گا جب تم یہ معاملہ دیکھو تو تم پر لازم ہے کہ تم بھی ان کا دامن تھامے رہو کیونکہ وہ مشرق کی طرف سے آگے بڑھے گا اوہ وہ مہدیؑ کا علمدار ہوگا۔ (۳۵)

۱۲۔ بارہویں حدیث

ذربن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ دنیا ختم نہیں ہوگی جب تک کہ میرے اہل بیتؑ میں سے ایک شخص عربوں کا مالک نہ ہو، جس کا نام میرے نام کے مثل ہوگا۔ (۳۶)

۱۳۔ تیرہویں حدیث

انس بن مالکؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم اولاد عبدالمطلب اہل جنت کے سردار ہیں یعنی میںؐ، حمزہؓ، علیؑ، جعفرؑ بن ابی

طالبؑ، حسنؑ وحسینؑ اور مہدیؑ ۔(۳۷)

۱۴۔چودہویں حدیث

ابوسعید خدری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے بعد بارہ امام ہیں، نو حسینؑ کے صلب سے ہیں اور ان ہی میں مہدیؑ بھی ہیں ۔(۳۸)

۱۵۔پندرہویں حدیث

ابو ایوب انصاری سے روایت ہے، وہ کہتا ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہؑ سے فرمایا کہ ہم میں سے بہترین نبی ہیں اور وہ تمہارے والد ہیں، ہم میں سے بہترین وصیؑ ہیں اور وہ تمہارے شوہر ہیں، ہم میں سے بہترین شہید ہیں جو تمہارے والد کے چچا حمزہؓ ہیں، ہم میں سے وہ ہیں جن کے دو پر ہیں کہ جن کے ذریعہ وہ جنت میں جہاں چاہیں اڑتے ہیں، یہ تمہارے والد کے چچازاد بھائی جعفرؓ ہیں، ہم میں سے اس امت میں دو سبط جوانان جنت کے سردار حسنؑ اور حسینؑ ہیں جو تمہارے بیٹے ہیں اور ہم میں سے مہدیؑ ہیں جو تمہاری اولاد میں سے ہیں ۔(۳۹)

۱۶۔سولہویں حدیث

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث ہے، آپؐ فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ عزوجل سے ملاقات اس حالت میں کرے کہ اس کا ایمان کامل ہو اور اس کا اسلام سچا ہو تو وہ آپؐ کے بیٹے صاحب الزمان مہدیؑ سے تولا اور محبت کرے ۔(۴۰)

۱۷۔سترہویں حدیث

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس شخص کے لیے رحمت اور خوشخبری ہے جو میرے

اہل بیتؑ کے قائم کا ادراک کرے، وہ اس کے قیام سے پہلے اس کی اقتدا (پیروی) کرے ، اس کے دوست کو دوست رکھے، اس کے دشمن سے تبرا و بیزاری کرے اوران سے پیشتر کے تمام ہدایت کرنے والے آئمہ کو دوست رکھے، ایسے افراد میرے رفیق وساتھی اورمیری محبت ومؤدت کے حامل ہیں۔(۴۱)

۱۸۔اٹھارہویں حدیث

ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشادفرمایا کہ مہدیؑ جنت کے طاؤس ہیں۔(۴۲)

۱۹۔انیسویں حدیث

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت پر آخری زمانے میں ان کے بادشاہ سلطان کی طرف سے ایسی بلا ومصیبت نازل ہوگی جس سے زیادہ شدید بلا و مصیبت نہیں سنی ہوگی، یہاں تک کہ ان کے لئے وسیع وعریض زمین تنگ ہوجائے گی، زمین ظلم وجور سے بھردی جائے گی مومن کوظلم سے نجات کے لئے ملجاء وماویٰ نہیں ملے گا جو اس کو پناہ دے سکے، پس اللہ عزوجل میری عترت میں سے ایک شخص کومبعوث فرمائے گا جوزمین کوعدل وانصاف سے بھردے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی،اس سے آسمان کے مکین اورزمین کے رہنے والے راضی وخوش ہوجائیں گے زمین اپنے اندر جوکچھ ذخیرہ کئے ہوگی وہ سب باہرنکال دے گی اورآسمان کے بھی تمام خزینے اللہ تعالیٰ عطا کردے گا، وہ ان میں سات سال یا آٹھ سال یا نوسال زندگی بسر کرے گا، اللہ عزوجل اپنی خیر وبھلائی میں سے اہل زمین پر جواحسانات کرے گا ان کو دیکھتے ہوئے زندہ لوگ مردوں کے زندہ ہونے کی تمنا کریں گے۔(۴۳)

۲۰۔بیسویں حدیث

آپؐ نے فرمایا کہ زمین ظلم و جور سے بھر جائے گی۔ اس کے بعد میری عترت میں سے ایک جوان مرد خروج کرے گا جو سات یا نو سال زمین کا مالک بادشاہ رہے گا اور وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔(۴۴)

امیر المومنین علیہ السلام ظہور مہدیؑ کی بشارت دیتے ہیں

جس طرح رسول اعظمؐ نے امام مہدیؑ کی شان میں بہت سی احادیث بیان فرمائی ہیں اسی طرح محدثین اور اہل سیر نے بہت سی احادیث امیر المومنینؑ سے نقل کی ہیں جو امام مہدیؑ پر نص کے طور پر ہیں، جن میں ان کی ولادت ان کی غیبت، ظہور اور اسی طرح کے حالات کا ذکر ملتا ہے۔

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے نہج البلاغہ اور اس کے علاوہ بھی دوسرے مواقع پر اشارہ کیا ہے، جس کا مختصراً یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ پہلی روایت

امام رضاؑ سے ان کے آباؤ اجداد کے حوالے سے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے: ''اے حسین علیہ السلام تمہاری اولاد میں سے نویں وہی قائم علیہ السلام بالحق ہیں جو دین کو ظاہر کرنے والے اور عدل کے رائج کرنے والے ہیں''

امام حسینؑ نے عرض کیا: کیا یہ بات ہو کر رہے گی؟ آپؑ نے فرمایا یقیناً اس کی قسم جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان کو تمام مخلوق پر مصطفیٰ و منتخب کیا ہے، لیکن غیبت کے بعد حیرت اور پریشانی کے باعث لوگ اپنے دین پر ثابت قدم نہیں رہیں گے، بجز ان مخلص افراد کے جو یقین کی منزل پر ہوں گے، جن سے اللہ تعالیٰ نے ہماری ولایت کا میثاق کیا ہوگا، ان کے دلوں میں ایمان راسخ کر دیا جائے گا، ان کو خاص تائید ایزدی حاصل ہوگی۔ (۴۵)

۲۔ دوسری روایت

امیر المومنینؑ نے فرمایا: ہم میں سے قائم علیہ السلام کے لیے ایک بڑی غیبت ہے

جس کی مدت طویل ہے گویا میں شیعوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ ان کی غیبت میں چوپایوں کی طرح چراگاہ کی تلاش میں چکر لگا رہے ہیں جو انہیں نہیں مل رہی ہے، یاد رکھو کہ جو شخص اپنے دین پر ثابت قدم رہا اور امامؑ کی غیبت کی مدت کے طول ہونے کی وجہ سے اس کا دل سخت نہ ہوا ہوگا، تو وہ قیامت کے دن میرے درجہ میں میرے ساتھ ہوگا۔

اس کے بعد آپؑ نے فرمایا: ہم میں سے قائمؑ جب قیام کریں گے تو ان کی گردن میں کسی کی بیعت نہیں ہوگی اسی لئے ان کی ولادت مخفی ہوگی اور ان کا وجود غائب ہوگا۔(۴۶)

۳۔ تیسری روایت

جناب امیر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: خبردار رہو کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! میں اور میرے یہ دونوں بیٹے قتل کر دیئے جائیں گے، میری اولاد میں سے آخری زمانہ میں خدا ضرور ایک شخص کو مبعوث فرمائے گا جو ہمارے خون کا مطالبہ کرے گا اور وہ غیبت میں رہے گا تا کہ گمراہ لوگوں کی تمیز کر سکے، یہاں تک کہ جاہل کہے گا کہ خدا کو آل محمدؐ کی ضرورت نہیں ہے۔(۴۷)

۴۔ چوتھی روایت

حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: زمین اللہ عزوجل کی حجت سے خالی نہیں رہتی، لیکن عنقریب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو ان کے ظلم و جور اور اپنے نفسوں پر زیادتی و اسراف کرنے کی وجہ سے حجت سے اندھا کر دے گا، حالانکہ اگر زمین ایک لمحہ کے لئے بھی اللہ کی حجت سے خالی ہو جائے تو وہ اپنے اوپر بسنے والی مخلوق کو نگل جائے، لیکن حجت تو لوگوں کو پہچانتی ہے مگر لوگ ان کو نہیں پہچانتے جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام تو لوگوں کو پہچانتے تھے لیکن وہ ان سے اجنبی تھے، اس کے بعد آپؑ نے اس آیت کی

تلاوت فرمائی۔

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٣٠﴾ (یسن۔۳۰)

''اے حسرت! لوگوں پر کہ کوئی رسول ان کے پاس نہیں آتا مگر یہ کہ وہ اس سے استہزاء کرتے اور اس کا مذاق اڑاتے ہیں''۔(۴۸)

۵۔ پانچویں روایت

محمد بن حنفیہ نے اپنے والد بزرگوار امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مہدی عجل اللہ فرجہ ہم اہل بیتؑ میں سے ہیں، خدا ان کے معاملے کو ایک رات میں درست کر دے گا۔(۴۹)

۶۔ چھٹی روایت

حضرت موسیٰؑ بن جعفرؑ نے اپنے والد گرامی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: امام حسین علیہ السلام حضرت علیؑ ابن ابی طالب کی بارگاہ میں اس وقت حاضر ہوئے جب آپؑ کے پاس کچھ اصحاب موجود تھے، آپؑ نے فرمایا: یہ تمہارے سید آئے ہیں، رسول اللہؐ نے ان کو سید وآقا کا نام دیا ہے اور کہا ہے کہ ان کے صلب سے ضرور ایک شخص اٹھے گا جو خلق وخُلق میں میرے مشابہ ہوگا، وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔

آپؑ سے پوچھا گیا کہ: یا امیر المومنینؑ: یہ کب ہوگا؟ آپؑ نے فرمایا: ہیہات (دور کی بات ہے) جب تم دین سے نکل جاؤ گے، جس طرح عورت اپنے

دونوں سرینوں کو اپنے شوہر کے لیے نکالتی ہے۔(۵۰)

۷۔ساتویں روایت

امام حسینؑ ابن علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: امیرالمومنین علیہ السلام سے رسول اللہؐ کے اس ارشاد کے معنی کے بارے میں سوال کیا گیا:

"انی مخلف فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی"

ترجمہ: میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اپنی عترت۔

پوچھا گیا کہ عترت کون ہیں، تو آپؑ نے فرمایا: میں اور حسنؑ و حسینؑ اور نو امام اولاد حسینؑ سے ہیں جن کے نویں مہدیؑ اور قائمؑ ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے جدا نہیں ہوں گے اور کتاب ان سے جدا نہیں ہوگی، یہاں تک کہ رسول اللہؐ کے پاس ان کے حوض پر آملیں گے۔(۵۱)

۸۔آٹھویں روایت

آپؑ نے فرمایا کہ یقینا زمین ظلم و جور سے پر ہوگی یہاں تک کہ کوئی شخص چھپے بغیر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے سکے گا، پھر خدا ایک صالح اور نیک قوم کو لے آئے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے پر کر دے گی جس طرح وہ ظلم و جور سے پر ہوگی۔(۵۲)

۹۔نویں روایت

اصغ بن نباتہ کے حوالے سے امیرالمومنینؑ سے روایت ہے کہ آپؑ نے قائمؑ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: یاد رکھو کہ وہ ضرور غائب ہوں گے یہاں تک کہ جاہل اور نادان کہیں گے کہ خدا کو آل محمدؐ کی ضرورت نہیں ہے۔(۵۳)

۱۰۔دسویں روایت

علقمہ بن قیس سے روات ہے کہ امیر المومنینؑ نے منبر کوفہ پر خطبہ لولوا رشاد فرمایا جس کے آخر میں فرمایا: یاد رکھو کہ میں عنقریب کوچ کرنے والا ہوں اور عالم غیب میں جانے والا ہوں۔

تم اموی فتنہ اور کسروی سلطنت کا انتظار کرو، جس کو خدا نے زندہ کیا ہے اس کے مارنے کا اور جس کو خدا نے مارا ہے اس کے زندہ کرنے کا انتظار کرو۔

تم اپنے گھروں کو اپنے عبادت خانے بنالینا۔

اپنے ہاتھوں کو اس کی طرح کاٹنا جو جھاؤ کے (درخت) انگارے پر کھڑا ہوا ہو۔

اللہ کا ذکر زیادہ کرنا کیونکہ اگر تم اس کا ادراک کر سکو تو اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا:

دجلہ اور فرات کے درمیان زورام کا ایک شہر بنایا جائے گا اگر تم اسے دیکھو گے تو تمہیں معلوم ہوگا کہ اس کو گچ، چونے اور اینٹوں سے مضبوط کیا گیا ہوگا اور سونا، چاندی، ازورد، مرمر وخام و نرم پتھروں سے مزین کیا گیا ہوگا۔ اسکے دو دروازے ہاتھی دانت سے مرصع ہوں گے، خیمے اور گنبد اور سیارات (موٹر کاریں) ہر طرف ہوں گی، ساگوان اور چیڑ کی لکڑی اور صنوبر کے درخت سے بھر پور استفادہ کیا گیا ہوگا، اس میں بڑے بڑے پختہ محلات ہوں گے، بنی شیصبان کے ۲۴ بادشاہ جس کے والی ہوں گے۔

سفاح (زیادہ خون بہانے ولا)، مقلاص (اونٹنی کو دوہنے والا)، جموح (منہ زور اور سرکش)، خدوع (بہت زیادہ دھوکے باز)، مظفر (کامیاب)، مخنث (ہیجڑا)، نظار (اپنے دامنوں کو بار بار دیکھنے

والا)،کبش (مینڈھا)، مہتور(جس کی عقل جاتی رہی ہو)،عشار (بہت پھلنے والا)،مصطلم (جڑ سے اکھاڑنے والا) ،مستصعب ،(ہر چیز کو مشکل سمجھنے والا)، غلام(سرکش) ،کدید(سخت مزاج اور بخیل)،اکدب(زیادہ سفید ناخنوں والا)،اکلب،(زیادہ حریص، زیادہ گالیاں بکنے والا) ،وسیم (خوبصورت) ،ظلام (بہت ظلم کرنے والا)اورفیشوق۔

سرخ گنبد بنایا جائے گا اس کے پیچھے قائم الحق (حق کے ساتھ قیام کرنے والا) ہوگا جو تمام براعظموں میں اپنے چہرے سے نقاب ہٹائے گا، وہ چہرہ چمکتے ستاروں کے درمیان چودھویں کے چاند کے مانند ہوگا۔(۵۴)

۱۱۔گیارہویں روایت

آنجنابؑ نے فرمایا: بے شک بے اعتنائی اورترشروئی کے بعدعنقریب دنیا ہم پر مہربان ہوگی اور ہماری طرف ملتفت ہوگی، بے اعتنائی اور ترشروئی کے بعد،اس کی مثال اس کاٹنے والی اونٹنی کی ہے جو اپنے بچے پر مہربان ہوجائے، پھر آپؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَىِٕمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ۝۵

(القصص۔۵)

''ہم ان لوگوں پر احسان کرنا چاہتے ہیں جن کو زمین میں کمزور کردیا گیاہے تاکہ ہم انہیں امام اوررہنما قراردیں اور انہیں وارث بنائیں۔

ابن ابی الحدید کا کہنا ہے:''ہمارے اصحاب (یعنی ہم مسلک علماء) کہتے

ہیں کہ یہاں ایک امام کے بارے میں وعدہ ہے جو زمین کا مالک ہوگا اور سارے ممالک پر ان کا اختیار رہوگا۔ (۵۵)

۱۲۔ بارہویں روایت

آپؑ کا خطبہ ہے:

جس طرح چمڑا کسی جانور کے جسم سے الگ کیا جاتا ہے اس طرح خدا اس مصیبت کو تم سے ایسے شخص کے ذریعے دور کر دے گا جو ان کو ذلیل وخوار کرے گا، ان سے سختی اور شدت سے برتاؤ کرے گا، ان کو موت کے تلخ پیالے سے سیراب کرے گا اور ان کو دے گا تو صرف تلوار کا گھاؤ۔ (۵۶)

۱۳۔ تیرہویں روایت

آپؑ کا ایک خطبہ ہے:

اے قوم! یہ جس کا وعدہ کیا گیا ہے اس کے ورود کا وقت ہے، اس کے طلوع کے قریب ہونے کا زمانہ ہے جسے تم نہیں جانتے۔

یاد رکھو! ہم سے جو بھی اس کو پالے گا تو گویا ایک روشن چراغ کے ساتھ چلے گا صالحین اور نیک لوگوں کی مثال کی اقتدا کرے گا تا کہ اس میں رسی کو کھول دے اور غلام کو آزاد کر دے، وہ جماعتوں کو متفرق کر دے گا اور متفرقوں کو جمع کر دے گا، لوگوں سے پردے میں ہوگا قیافہ شناس اس کے اثر اور نشانی کو نہیں دیکھ سکے گا، گو وہ مسلسل دیکھتا رہے گا۔ (۵۷)

ابن ابی الحدید کہتا ہے:

اس کے بعد آپؑ نے مہدیؑ آل محمدؐ کا ذکر کیا ہے، اس قول سے آپؑ کی مراد وہی جناب ہیں:

"وان من ادرکھا منا یسری فی ظلمات ھذہ
الفتین بسراج منیر وھو المھدی"
''اور جو ہم میں سے ان فتنوں کو پائے گا تو ان کی تاریکیوں
میں روشن چراغ کے ساتھ چلے گا اور وہ حضرت مہدیؑ ہی
ہیں''

وہ خود بھی کتاب وسنت کی اتباع کرے گا، صالحین کی مثال کی پیروی کرے گا، اوران کے پیچھے چلے گا، اس طرح ان فتنوں کی گرہیں کھول سکے گا، قیدیوں کو آزاد کرائے گا، ظالموں کے پنجے سے مظلوموں کو نکلوائے گا، گمراہوں کی جماعتوں کو منتشر کرے گا، اہل ہدایت اور اہل ایمان میں جو تفرقہ پیدا ہوا ہو گا اس کو دور کرے گا اور ان کو جمع کرے گا۔(۵۸)

۱۴۔چودہویں روایت

آپؑ کا ایک خطبہ ہے:

اس نے حکمت کے لباس کو بطور ڈھال پہن رکھا ہے اس کی طرف پورے ادب سے بڑھ کر، اس کی معرفت حاصل کر کے اس کے لیے اپنے آپ کو فارغ کر کے اس کو لے لیا ہے۔

یہ حکمت اس کے نفس میں اس کی گم شدہ چیز ہے، اس لئے وہ اس کو طلب کرتا ہے اور اس کا سوال اس لئے کرتا ہے کہ وہ اس کی حاجت اور ضرورت ہے۔

وہ اس وقت سے مسافر اور غریب ہو گیا ہے جب سے اسلام مسافر اور غریب ہو گیا ہے، وہ ایک ہی جگہ بیٹھا ہوا ہے کہ اپنا سینہ زمین سے لگا یا ہوا ہے، وہ خدا کی حجتوں میں سے بقیہ ہے اور اس کے انبیاء کے خلفاء میں سے (آخری) خلیفہ ہے۔

ابن ابی الحدید کہتا ہے:

اس کلام کی ہر مکتب فکر نے اپنے عقیدے کے مطابق وضاحت کی ہے، شیعہ امامیہ کا خیال ہے کہ اس سے مراد مہدی منتظرؑ ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرے نزدیک بھی بعید نہیں کہ اس سے آپؑ کی مراد قائمؑ آل محمدؐ ہوں۔(۵۹)

۱۵۔ پندرہویں روایت

بصرہ میں آپؑ نے ایک خطبے میں فرمایا:

میں آخری زمانے میں آنے والے مہدیؑ قائم کا باپ ہوں۔(۶۰)

۱۶۔ سولہویں روایت

آنجنابؑ نے فرمایا:

مہدیؑ میری ذریت سے ہیں جو رکن اور مقام کے درمیان ظہور کریں گے۔(۶۱)

آئمہ طاہرین علیہم السلام ظہور مہدیؑ کی بشارت دیتے ہیں

اپنے نانا رسول اللہؐ اور اپنے والد امیر المومنین حضرت علیؑ کی سیرت پر چلتے ہوئے آئمہ اہل بیتؑ نے بھی امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی بشارت دی ہے ان حضراتؑ نے امام آخر الزمانؑ کے بارے میں مفصل گفتگو کی ہے ان کے نام، ان کی صفات، ان کے ظہور کی علامات، ان کے انصار، ان کی حکومت وسلطنت، سب کچھ بیان کیا ہے۔

کتابیں ان کی احادیث سے بھری ہوئی ہیں اور لوگوں کو فیض پہنچا رہی ہیں اگر ہم ان تمام چیزوں کو یکجا کرنا چاہیں جو آپ حضراتؑ نے ذکر فرمائی ہیں، تو کئی ضخیم کتابیں تیار ہو جائیں گی، چنانچہ اس مختصر کتاب کی مناسبت سے ہم ہر امامؑ کی ایک ایک روایت نقل کر رہے ہیں، محترم قارئین مزید مطالعہ کے لیے ان مصادر کی طرف رجوع فرمائیں جن کا حوالہ یہاں دیا جا رہا ہے۔

ا۔ پہلی روایت

حنان بن سدیر سے روایت ہے کہ اس نے اپنے باپ سدیر بن حکیم سے اور اس نے اپنے باب سے، اس نے ابوسعید عقیصا سے روایت کی ہے کہ جب امام حسنؑ بن علیؑ نے معاویہ بن ابوسفیان سے صلح کر لی تو کچھ لوگ آپؑ کی بارگاہ میں داخل ہوئے اور اس صلح کرنے پر ملامت اور طعن کیا۔ آپؑ نے فرمایا۔

تم پر وائے ہو، تمہیں کیا خبر کہ میں نے کیا کیا ہے! خدا کی قسم جو کچھ میں نے کیا ہے وہ میرے شیعوں کے لئے بہتر ہے ہر چیز سے جس پر سورج طلوع وغروب کرتا ہے۔

کیا تم نہیں جانتے کہ میں تمہارا امام ہوں جس کی اطاعت تم پر فرض ہے اور یہ کہ رسول اللہؐ کی خاص نص کی بنا پر میں نوجوانان جنت کے سرداروں میں سے ایک ہوں؟

انہوں نے جواب دیا: جی ہاں یہ درست ہے۔

آپؑ نے فرمایا: کیا تمہیں یاد نہیں کہ جب حضرت خضرؑ نے کشتی میں سوراخ کیا، لڑکے کو قتل کیا، اور دیوار کھڑی کی تھی تو یہ باتیں حضرت موسیٰؑ بن عمران کو بری لگی تھیں، اس لئے کہ ان باتوں کی حکمت ان کی آنکھوں سے اوجھل تھی، حالانکہ اللہ کی نظر میں ان باتوں میں حکمت و مصلحت تھی اور یہ سارے کام صحیح تھے؟

کیا تم نہیں جانتے کہ ہم میں ہر ایک کو اپنے زمانہ کے سرکش کی حکومت میں اور اس کے تحت رہنا ہوگا، بجز حضرت قائمؑ کے، جن کے پیچھے حضرت عیسیٰؑ بن مریم علیہ السلام نماز پڑھیں گے۔ اللہ عزوجل ان کی ولادت کو مخفی رکھے گا اور ان کے وجود کو غائب کر دے گا، اس طرح ان کی گردن پر کسی کا تسلط اور کسی کی بیعت نہیں ہوگی، میرے بھائی حسینؑ، سیدۃ النساء (سلام اللہ علیہا) کے بیٹے، کی اولاد میں سے یہ نویں ہوں گے اور خروج کریں گے، اللہ غیبت کے زمانے میں ان کی عمر کو طول دے گا۔

جب انہیں ظاہر کرے گا تو ایک جوان کی شکل میں، جو چالیس سال سے کم عمر ہو تا کہ سب لوگوں کو معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ (٦٢)

۲۔ دوسری روایت

حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا:

ہم میں سے بارہواں مہدیؑ ہے۔ ان کے اول امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور ان میں سے آخری میری اولاد میں سے نویں ہیں، وہ امام قائم بالحق ہیں، ان کے ذریعے خداوند عالم زمین کو مردہ ہونے کے بعد زندہ کرے گا، ان

کے ذریعے دین حق کو باقی تمام ادیان پر غلبہ عطا کرے گا، اگر چہ مشرکین اسے ناپسند کرتے ہوں۔

ان کے لئے ایک غیبت ہے جس کے دوران کئی قومیں مرتد ہو جائیں گی، جو اس دین پر ثابت قدم رہیں گی انہیں اذیت پہنچائی جائے گی، ان سے کہا جائے گا کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا، اگر تم سچے ہو؟

یادرکھو جس نے ان کی غیبت میں اذیت، تکلیف اور تکذیب پر صبر کیا، وہ اس مجاہد کے مثل ہے جس نے رسول اللہؐ کے سامنے تلوار سے جہاد کیا ہو۔(۶۳)

۳۔تیسری روایت

ابوخالد کابلی سے روایت ہے کہ مجھ سے علیؑ بن الحسینؑ نے فرمایا:

اے ابوخالد! بے شک تاریک رات کے ٹکڑوں کے مثل فتنے کھڑے ہوں گے ان سے نجات نہیں پائے گا، بجز اس کے جس سے خدا نے عہد و میثاق لیا ہے وہی ہدایت کے چراغ ہیں اور علم کے چشمے ہیں خداوند عالم انہیں ہر تاریک فتنے سے نجات دے گا۔

گویا میں تمہارے صاحب (امام مہدیؑ) کو دیکھ رہا ہوں جو تمہارے نجف سے (جو کوفہ کی پشت پر ہے) اٹھے ہیں ان کے ساتھ تین سو اور کچھ افراد ہیں، جبرائیلؑ ان کے دائیں طرف، میکائیل ان کے بائیں طرف ہیں اور اسرافیل ان کے آگے آگے ہیں۔

ان کے ساتھ رسول اللہؐ کا علم اور پرچم ہے جس کو انہوں نے لہرایا ہوا ہے وہ جس قوم پر اس علم کے ساتھ پہنچ جاتے ہیں اللہ عزوجل اس قوم کو ہلاک کر دیتا ہے۔(۶۴)

۴۔ چوتھی روایت

ابوحمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ ایک دن میں حضرت ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام کے پاس تھا، جب وہ لوگ جو پہلے سے موجود تھے، وہاں سے چلے گئے تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا:

اے ابوحمزہ! ان حتمی اور یقینی امور میں سے جن میں اللہ کے یہاں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، ایک ہمارے قائمؑ کا قیام بھی ہے جو میں کہہ رہا ہوں اس میں جو شخص شک کرے وہ کافر و منکر ہے۔ پھر فرمایا:

میرے ماں باپ اس پر قربان جو میرے نام سے موسوم اور میری کنیت والا، میرے بعد ساتواں ہوگا، میرے باپ اس پر صدقے جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

اے ابوحمزہ! جو اس کو درک کرے اور پھر اس کے لئے اس چیز کو تسلیم نہ کرے جو محمدؐ اور علیؑ کے لئے تسلیم کی ہے تو خدا یقیناً اس پر جنت کو حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانا جہنم میں ہوگا، ظالموں کے لئے وہ رہنے کی بری جگہ ہے۔(۶۵)

۵۔ پانچویں روایت

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

میری اولاد میں سے خلف صالح وہی مہدیؑ ہیں، ان کا نام محمد اور ان کی کنیت ابوالقاسم ہے وہ آخری زمانے میں خروج کریں گے۔(۶۶)

۶۔ چھٹی روایت

یونس بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ میں حضرت موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام کی

بارگاہ میں داخل ہوا اور عرض کیا: اے فرزند رسولؐ! آپ قائمؑ بالحق ہیں آپؑ نے فرمایا میں قائم بالحق بھی ہوں، مگر وہ قائمؑ جو زمین کو اللہ عزوجل کے دشمنوں سے پاک کرے گا اور اس کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی، وہ میری اولاد میں سے پانچواں ہے، ان کی ایک طویل غیبت ہے ان کی جان کے خوف سے اس دوران کچھ قومیں گمراہ ہوں گی اور دوسرے ثابت قدم رہیں گے، پھر فرمایا:

طوبیٰ اور خوشخبری ہے ان سب شیعوں کے لئے جو ہمارے قائمؑ کی غیبت کے زمانے میں ہماری موالات ومحبت پر ہماری رسی سے متمسک رہیں گے اور ہمارے دشمنوں سے برات پر ثابت قدم رہیں گے وہ ہم سے ہیں اور ہم ان سے ہیں، بیشک وہ ہمارے آئمہ اور رہنما ہونے پر راضی ہیں اور ہم ان کے شیعہ اور پیروکار ہونے پر راضی ہیں۔ ان کے لیے ہی طوبیٰ اور خوشخبری، بخدا وہ ہمارے ساتھ ہیں قیامت کے دن ہمارے درجات میں۔ (٦٧)

۷۔ساتویں روایت

ابوصلتؒ سے روایت ہے کہ دعبلؒ کہتے ہیں: جب میں نے اپنے آقا ومولا امام رضاؑ کے سامنے یہ قصیدہ پڑھا اور اس شعر تک پہنچا:

خروج امام لا محاله قائم
یقوم علی اسم الله والبرکات
یمیز فینا کل حق و باطل
ویجزی علی النعماء والمقمات

تو امام رضا علیہ السلام رو دیئے، پھر سر اٹھا کر فرمایا: اے خزاعی! اس بیت کے پڑھتے وقت روح القدس نے تمہاری زبان سے نطق کیا ہے اور اس شعر کو ادا کیا ہے۔

تمہیں معلوم ہے کہ یہ کون امام ہیں جن کے بارے میں تم نے اس شعر میں

اظہار خیال کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: مجھے نہیں معلوم، مگر یہ کہ میں نے سنا ہے کہ اے میرے مولا و آقا! آپؑ میں سے ایک امام خروج کریں گے اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے آپؑ نے فرمایا:

اے دعبل! میرے بعد میرا بیٹا محمد امامؑ ہے، ان کے بعد ان کا بیٹا علیؑ، ان کے بعد ان کا بیٹا حسنؑ ہے اور حسنؑ کے بعد ان کا بیٹا محمدؑ جو حجت اور قائم ہیں ان کی غیبت میں لوگ منتظر ہوں گے، ظہور میں ان کی اطاعت اور پیروی کی جائے گی۔

اگر دنیا کی زندگی کا صرف ایک دن بھی رہ گیا تو خدا اس دن کو اس قدر طول دے گا کہ ہمارے قائمؑ خروج کریں، پھر وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (٦٨)

٨۔ آٹھویں روایت

ابو غانم خادم سے روایت ہے کہ ابو محمد حسنؑ کے یہاں ایک مولود مسعود پیدا ہوا، اس کا نام انہوں نے محمدؑ رکھا، تیسرے دن ان کو اپنے اصحاب کے سامنے پیش کیا اور فرمایا: یہ میرے بعد تمہارا امام ہے اور تم پر میرا خلیفہ ہے یہ وہی قائم ہے جس کے لوگ منتظر ہوں گے، چنانچہ جب زمین ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی تو وہ اسی کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ (٦٩)

صحابہؓ اور تابعین ظہور مہدی علیہ السلام کی بشارت دیتے ہیں

پچھلے ابواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ اطہار علیہم السلام کی امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں احادیث پیش کی گئی تھیں، اس باب میں آنجناب علیہ السلام کے بارے میں صحابہ کبار اور تابعین کا آپؑ کے ظہور پر اجماع اور آپؑ کے قیام پر ان کے اتفاق رائے کے سلسلے میں ان کے کلمات ہم پیش کر رہے ہیں۔

ان میں سے ہر ایک کا قوم نقل کیا جاتا ہے۔

۱۔پہلی روایت

امیر المومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: حضرت مہدی عجل اللہ فرجہ ہم اہل بیت میں سے ہیں، خدا ان کے معاملے کو ایک ہی رات میں درست کر دے گا۔(۷۰)

۲۔دوسری روایت

امام حسن بن علی علیہما السلام نے فرمایا:

جس کا تم انتظار کر رہے ہو وہ امر اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک تم میں سے بعض، بعض پر تبرا نہیں کریں گے، بعض بعض پر لعنت نہیں کریں گے، تم میں سے بعض دوسروں کے منہ پر تھوکیں گے، یہاں تک کہ بعض دوسروں پر کفر کی گواہی دیں گے، اس وقت ہمارا قائمؑ قیام کرے گا اور وہ ان سب چیزوں کو اٹھا دے گا۔(۷۱)

۳۔تیسری روایت

امام حسین بن علی علیہما السلام نے فرمایا:

میری اولاد میں سے نویں پشت میں یوسفؑ کی سنت و موسیٰؑ بن عمران کی سنت ہے اور وہ ہمارے قائمؑ ہیں۔اللہ تبارک وتعالیٰ ایک ہی رات میں ان کے معاملہ کی اصلاح فرمائے گا اوراس کو درست کردے گا۔(۷۲)

۴۔چوتھی روایت

امام علی بن الحسین علیہما السلام نے فرمایا:

ہمارے ان شیعوں کے لئے خوشخبری ہے جو ہمارے قائمؑ کی غیبت کے زمانے میں ہماری رسی سے متمسک اور ہماری موالات اور ہمارے دشمنوں سے برات میں ثابت قدم رہیں گے وہ ہم سے ہیں اور ہم ان سے ہیں، بخدا وہ قیامت کے دن ہمارے ساتھ ہمارے درجات میں ہوں گے۔(۷۳)

۵۔پانچویں روایت

امام محمد باقر علی باقر علیہما السلام نے فرمایا:

قائمؑ رعب ودبدبہ والے ہوں گے ان کے لئے زمین سمٹ جائے گی،اس کے خزانے ان پر ظاہر ہوں گے،ان کی سلطنت مشرق ومغرب تک پہنچے گی،خداعزوجل ان کے دین کو غلبہ دے گا،خواہ مشرکین اس کو ناپسند کرتے ہوں، زمین کی ہر غیر آباد جگہ آباد ہوجائے گی، روح اللہ عیسیٰؑ بن مریم علیہ السلام نزول کریں گے اور قائمؑ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔(۷۴)

۶۔چھٹی روایت

امام جعفر بن محمد صادق علیہما السلام نے فرمایا:

عاشورا کی رات قائمؑ کے نام کی منادی ہوگی یہ وہی دن ہے جس میں امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے۔

گویا میں ہفتہ کے دن، جومحرم کا دسواں دن ہے، (ان کو دیکھ رہا ہوں) کہ وہ رکن ومقام کے درمیان کھڑے ہیں، ایک شخص ان کے سامنے ندا کررہا ہے، بیعت کرو بیعت کرو۔

اطراف زمین سے ان کے پاس ان کے انصار آئیں گے، زمین ان کے لئے سمٹ جائے گی، وہ آکر آپؑ کی بیعت کریں گے۔

اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔

پھر آپؑ مکہ سے چلیں گے اور کوفہ پہنچیں گے، نجف میں، جو کوفہ کے قریب ہے، نزول اجلال فرمائیں گے وہاں سے مختلف شہروں کو لشکر روانہ کریں گے۔(۷۵)

۷۔ساتویں روایت

جابر بن عبداللہ انصاری نے امام زین العابدین علیہ السلام کے بارے میں کہا کہ اولاد انبیاء میں علیؑ بن الحسینؑ جیسے شخص نہیں دیکھے گئے، بجز یوسفؑ بن یعقوبؑ کے۔

البتہ بخدا علیؑ بن الحسینؑ کی ذریت یوسفؑ بن یعقوبؑ کی ذریت سے افضل ہے اور بے شک ان میں سے وہ ہے جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔(۷۶)

۸۔آٹھویں روایت

جب سلمان (فارسی) کوفہ میں داخل ہوئے تو شہر کو دیکھا اور اس شہر میں جو کچھ بلائیں اور مصیبتیں نازل ہونے والی تھیں ان کا ذکر کیا، حتی کہ بنی امیہ اور ان کے بعد والوں کی حکومت و سلطنت کا ذکر کیا۔

پھر کہا کہ جب یہ ہو تو اپنے گھروں کے فرش کو لازم پکڑ لو (یعنی گھروں سے باہر نہ نکلو) یہاں تک کہ طاہرین طاہر (طاہروں کا طاہر فرزند) جو مطہر اور دوسروں کو پاک کرنے والا ہوگا جو غیبت والا، جلاوطن اور دور کیا ہوگا، ظہور کرے گا۔ (۷۷)

۹۔نویں روایت

عمار بن یاسرؓ نے کہا مہدیؑ کے خروج کی علامت یہ ہوگی کہ تمہارے اوپر ترکوں کا جھکاؤ ہوگا تمہارا وہ خلیفہ جو تمہارے لئے مال جمع کرے گا، مر جائے گا جس کے بعد ایک کمزور قسم کا آدمی خلیفہ بنایا جائے گا جس کو دو سال کے اندر معزول کر دیا جائے گا۔

دمشق کی مسجد کا مغربی حصہ زمین میں دھنس جائے گا، شام میں تین افراد خروج کریں گے، اہل مغرب مصر کی طرف خروج کریں گے، یہ سفیانی کی خروج کی علامت ہوگی۔ (۷۸)

۱۰۔دسویں روایت

عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب نے کہا ہے:

وہ جنابؑ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی، چوپائے اور درندے (تک) آپؑ کے زمانے میں امن و امان سے

رہیں گے زمین اپنے جگر کے ٹکڑے (وسائل اور معدنیات) مثل ستون کے باہر پھینک دے گی اور وہ سونے چاندی کے ہوں گے۔(۷۹)

۱۱۔گیارہویں روایت

کعب نے کہا کہ بے شک میں مہدیؑ کو تورات کا اسفار (کتابوں) میں لکھا ہوا پاتا ہوں، جن کے عمل میں ظلم وعتاب نہیں ہوگا۔(۸۰)

۱۲۔بارہویں روایت

صعصعہ بن صوحان نے نزال بن صبرہ سے کہا کہ وہ (امام مہدیؑ) جن کے پیچھے عیسیٰؑ بن مریم نماز پڑھیں گے، عترت (رسول) کے بارہویں فرد ہیں اور حسینؑ بن علیؑ کی اولاد میں نویں ہیں، وہ مغرب سے طلوع ہونے والے سورج ہیں جو رکن اور مقام کے پاس ظہور کریں گے، زمین کو پاک کریں گے، عدل وانصاف کی میزان قائم کریں گے، اس طرح کہ کوئی کسی پر ظلم نہیں کر پائے گا۔(۸۲)

۱۳۔تیرہویں روایت

طاؤس نے کہا ہے: میں چاہتا ہوں کہ اس وقت تک نہ مروں جب تک مہدیؑ کے زمانے کو درک نہ کرلوں (نہ دیکھ لوں) یہ وہ زمانہ ہوگا جس میں محسن اپنے احسان میں اضافہ کرے گا اور برے (شخص) سے بدلہ لیا جائے گا۔(۸۳)

۱۴۔چودہویں روایت

قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے سعید بن مسیب سے پوچھا کہ کیا مہدیؑ کا ہونا حق ہے؟ اس نے جواب دیا کہ حق ہے، میں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ اس نے کہا: قریش میں سے ہیں، میں نے پوچھا: قریش کے کس قبیلے سے؟ جواب دیا بنی ہاشم

سے، عبدالمطلب کی اولاد ہیں، میں نے پوچھا: عبدالمطلب کی کس اولاد سے؟ اس نے کہا: فاطمہؑ کی اولاد سے۔ (۸۴)

۱۵۔ پندرہویں روایت

محمد بن سیرین نے جب حضرت مہدی علیہ السلام کا ذکر کیا تو کہا کہ آپؑ بعض انبیاءؑ سے افضل ہیں۔ (۸۵)

۱۶۔ سولہویں روایت

عمرو بن عاص نے مہدیؑ کے خروج کی علامت یہ بتائی: جب بیابان میں لشکر زمین میں دھنس گیا تو یہ مہدیؑ کے خروج کی علامت ہوگی۔ (۸۶)

۱۷۔ سترہویں روایت

عمرو عامر بن شراحیل شعبی نے کہا کہ ہماری روایات کو جان لو، ہماری اور اکثر اہل اسلام کی بھی روایت یہ ہے کہ ہمارے بنی اکرمؐ نے فرمایا:

آنحضرتؐ کی صاحبزادی فاطمہؑ کی اولاد میں سے مہدیؑ کا ہونا ضروری اور لابدی ہے وہ ظہور کریں گے اور زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جس طرح ان کے غیر کی وجہ سے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (۸۷)

۱۸۔ اٹھارہویں روایت

محمد بن مسلم زہری کہتا ہے کہ جب سفیانی اور مہدیؑ کا جنگ میں ٹکراؤ ہوگا تو اس دن آسمان سے لوگ ایک ندا سنیں گے: یاد رکھو کہ اولیا اللہ ان کے (یعنی مہدیؑ) کے اصحاب ہیں۔ (الحدیث) ۸۸)

۱۹۔انیسویں روایت

ابو محمد اسماعیل بن عبدالرحمن سدی نے کہا کہ مہدیؑ اور عیسیٰؑ بن مریمؑ ساتھ ہوں گے، جب نماز کا وقت آئے گا تو مہدیؑ حضرت عیسیٰؑ سے کہیں گے کہ آگے بڑھیں (اور نماز کی امامت کریں) تو حضرت عیسیٰؑ کہیں گے کہ آپؑ نماز پڑھانے کے زیادہ حقدار ہیں، چنانچہ حضرت عیسیٰؑ آپؑ کے پیچھے ماموم بن کر نماز پڑھیں گے۔(۸۹)

۲۰۔بیسویں روایت

مقاتل بن سلیمان نے:

"وانه لعلم للساعه"

کی تفسیر میں کہا کہ یہ حضرت مہدیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔(۹۰)

۲۱۔اکیسویں روایت

عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ جب بیابان میں لشکر زمین میں دھنس جائے گا تو یہ مہدیؑ کے ظہور کی علامت ہوگی۔(۹۱)

۲۲۔بائیسویں روایت

زید بن علی بن الحسین علیہما السلام نے ابن بکیر سے کہا:

ہماری وجہ سے اللہ کی معرفت ہوئی، ہمارے ذریعہ سے خدا کی عبادت کی گئی، ہم اللہ تک پہنچنے کا راستہ ہیں، ہم میں سے مصطفیٰؐ اور مرتضیٰؑ ہیں اور ہم میں سے ہی مہدیؑ ہوں گے جو اس امت کے قائم ہیں۔

اس نے عرض کیا: اے فرزند رسولؐ! کیا رسول اللہؐ نے آپ حضرات سے

کوئی عہد و وعدہ کیا تھا کہ آپؑ کا قائم کب قیام کرے گا۔؟

آپؑ نے فرمایا: اے ابن بکیر! تو ہرگز ان سے ملحق نہیں ہوگا (وہ زمانہ نہیں دیکھے گا) ان (حضرت امام محمد باقرؑ) کے بعد امر امامت کے چھ والی و حاکم ہوں گے، پھر خداوند تعالیٰ ہمارے قائمؑ کا خروج قرار دے گا، وہ (مہدیؑ) زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔(۲۹)

۲۳۔تئیسویں روایت

محمد بن حنفیہ نے محمد بن بشیر سے کہا کہ مہدیؑ کی علامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ حاجت وضرورت کو ظاہر کیا جائے گا، کوئی شخص کہے گا رات میں نے کھانے کے بغیر گزاری ہے یہاں تک کہ وہ تم سے دوسرے چہرے سے ملے۔۔۔۔۔۔اس وقت بہت جلد وہ صیحہ (ندا اور پکار) واقع ہوگی اور سنائی دے گی۔(۹۳)

۲۴۔چوبیسویں روایت

علی بن عبداللہ بن عباس نے کہا کہ مہدیؑ اس وقت تک خروج نہیں کریں گے جب تک سورج کے ساتھ ایک آیت ونشانی طلوع نہیں کرے گی۔(۹۴)

۲۵۔پچیسویں روایت

سعید بن جبیر نے کہا ہے کہ اس سال جس میں مہدیؑ قیام کریں گے، چوبیس بارشیں ہوں گی، ان کی برکت سب کو نظر آئے گی۔(۹۵)

۲۶۔چھبیسویں روایت

ابوسعید خدری آنحضرتؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: میں تمہیں مہدیؑ کی بشارت دیتا ہوں جو میری امت میں لوگوں کے اختلاف واضطراب

کے وقت مبعوث ہوں گے، وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی، آسمان اور زمین کے رہنے والے ان پر راضی ہوں گے وہ مساوی طور پر لوگوں کے درمیان مال تقسیم کریں گے۔(۹۶)

۲۷۔ستائیسویں روایت

ابوسعید خدری نے آنحضرتؐ سے روایت کی ہے کہ جب زمین ظلم وجور سے بھر جائے گی تو میری عترت میں سے ایک شخص خروج کریں گے، جو سات سال یا نو سال روئے زمین کے مالک ہوں گے اور اس کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔(۹۷)

۲۸۔اٹھائیسویں روایت

ابوسعید خدری آنحضرتؐ سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک میرے اہل بیتؑ میں سے ایک شخص زمین کا مالک نہ ہوجائے، وہ نورانی پیشانی، دراز اور ایک جیسی بینی والا ہوگا، وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ اس سے پہلے ظلم وجور سے بھری ہوگی، اس کی سلطنت سات سال ہوگی۔(۹۸)

اسمائے صحابہ مع کتب حوالہ

اس وقت آپ کے سامنے ان پچاس صحابہ کے ناموں کی فہرست ہے، جنہوں نے آنحضرتؐ سے امام مہدی علیہ السلام کے سلسلے میں حدیث روایت کی ہے۔

صحابہ کے نام	کتابوں کے نام
۱۔ ابو امامہ الباھلی	البیان فی اخبار صاحب الزمان ۹۵
۲۔ ابو ایوب انصاری	ینابیع المودۃ ۵۲۱ ط النجف
۳۔ ابو الجحاف	الغیبہ للشیخ الطوسی النجف
۴۔ ابو ذر الغفاری	کفایہ الاثر
۵۔ ابو سعید الخدری	الامام المھدی (۹۹)
۶۔ ابو سلمی اراعی رسول اللہ	الغیبہ المودۃ ۵۲۸
۷۔ ابو لیلیٰ	ینا بیع المودۃ ۵۳۸
۸۔ ابو ھریرہ	صحیح البخاری ج ۲ ص ۱۷۸
۹۔ ام سلمہ	مسند ابی دائود ج ۴ ص ۱۵۱
۱۰۔ انس بن مالک	سنن المصطفیٰ لا بن ماجہ ج ۲ ص ۵۱۹
۱۱۔ تمیم الداری	ینابیع المودۃ ۵۹۰ عن العرائس للثعلبی
۱۲۔ ثوبان	سنن المصطفی الا بن ماجہ ج ۲ ص ۵۱۹
۱۳۔ جابر بن عبداللہ النصاری	ینابیع المودۃ ۵۳۶
۱۴۔ الجارود بن المنذر العبدی	منتخب الاثر ۱۱۲ عن الربعین

المجلسی

۱۵۔ حذیفه بن اسید منتخب الاثر ۵۰

۱۶۔ حزیفه بن الیمان ینابیع المودة

۱۷۔ ابو قتادة الحرث بن الربیع اشیعه والرجعه ج ا ص ۵۰

۱۸۔ الامام الحسن کفایه الاثر

۱۹۔ الامام لاحسین کشف الغمه ج ۲ ص ۳۰۱ ط ۲

۲۰۔ زربن عبدالله کشف الغمه ج۳ ص ۲۶۱ ط ۲

۲۱۔ زرارة بن عبدالله غایه المرام ۲۰۰

۲۲۔ زید بن ارقم منتخب الاثر ۴۸

۲۳۔ زید بن ثابت منتخب الاثر ۲۰۳

۲۴۔ سعد بن مالك کفایه الاثر

۲۵۔ سلمان الفارسی مقتل الحسین علیہ السلام للخوارز می ج ا ص ۱۴۶

۲۶۔ طلحه بن عبدالله منتخب الاثر ۴۵۱ عن البرهان فیعلامات مهدآخر الزمان

۲۷۔ عائشه بنت ابی بکر ینا بیع المودة ۵۲۰

۲۸۔ العباس بن عبدالمطلب غایه المرام ۷۰۴

۲۹۔ عبدالرحمن بن سمره غایه المرام ۷۰۷

۳۰۔ عبدالرحمن بن عوف البیان فی الخبار صاحب الزمان علیہ السلام ۹۶

۳۱۔ عبدالله بن ابی اوفیٰ منتخب الاثر ۱۱۶ عن البحار

۳۲۔ عبداللہ بن جعفر الطیار الغیبہ للنعمانی ۴۶

۳۳۔ عبداللہ بن الحرث بن جزء الزبیدی سنن المصطفی الا بن ماجہ ج۲ص۵۱۹

۳۴۔ عبداللہ بن عباس الفصول المھمہ ۲۷۸

۳۵۔ عبداللہ بن عمر الصول المھمہ ۲۷۷

۳۶۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص البیان فی اخبار صاحب الزمان ۹۲

۳۷۔ عبداللہ بن مسعود الفصول الھمہ ۲۷۹

۳۸۔ عثمان بن عفان کفایہ الاثر

۳۹۔ العلاء البیان فی اخبار صاحب الزمان ۸۵

۴۰۔ علقمہ بن عبداللہ الفصول الھمہ ۲۷۹

۴۱۔ الامام علی علیہ السلام بن ابی طالب مسند ابی دائود ج۴ص۱۵۱

۴۲۔ علی الھلالی مجمع الزوائد للھیثمی ج۹ص۱۶۵

۴۳۔ عمار بن یاسر منتخب الاثر ۲۰۵

۴۴۔ عمران بن حصین منتخب الاثر ۵۰

۴۵۔ عمر بن الخطاب الشیعہ والرجعہ ج۱ص۴۶

۴۶۔ فاطمہ الزہراء علیہ السلام کفایہ الاثر

۴۷۔ قتادة الملاحم والفتن ۵۱

۴۸۔ قرة المزنی ینابیع المودة ۲۲۰

۴۹۔ کعب الملاحم والفتن ۱۳۷

۵۰۔ معاز بن جبل المھدی علیہ السلام للصدر ۱۹۱

اسمائے تابعین مع کتب حوالہ

ایسے بیسیوں صحابہ ہیں جنہوں نے رسول اعظمؐ سے امام مہدیؑ کے بارے میں احادیث سنی ہیں اور سینکڑوں تابعین ہیں جنہوں نے صحابہ سے یہ احادیث روایت کی ہیں۔

یہاں ہم ان پچاس تابعین کے نام لکھتے ہیں جو امام مہدیؑ کے بارے میں رسول اکرمؐ کی احادیث کے راوی ہیں۔

اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے ہر ایک کے نام کے سامنے صرف ایک ہی حدیث کے مصدر کی طرف اشارہ کیا ہے۔

تابعین کے نام	کتابوں کے نام
۱۔ابراهیم بن علقمه	الملاحم والفتن ۵۲
۲۔ابراهیم بن محمد بن الحنفیه	سنن المصطفی الابن ماجه ج۲ص۵۱۹
۳۔ابو اسماء الرجی	سسن المصطفی الا بن ماجه ج۲ص۵۱۹
۴۔ابو سلمه عبدالرحمن بن عوف	البیان فی اخبار صاحب الزمان علیه السلام ۹۶
۵۔ابوالصدیق الناجی	سسن المصطفی الا بن ماجه ج۲ص۵۱۸
۶۔ابو عمر والمقری	منتخب الاثر ۴۴۹
۷۔ابو نضرة	مسند ابیداود ج۴ص ۱۵۲
۸۔ابو هارون	الغیبة للشیخ الطوسی ۱۱۶ ط النجف
۹۔اسحاق بن عبدالله بن ابی طلحه	سسن المصطفی الا بن ماجه ج۲ص۵۱۹

۱۰۔الاصبغ بن نباتہ	غایہ المرام ۶۳۹
۱۱۔ایاس بن سلمہ بن الاکوع	کفایہ الاثر
۱۲۔ثابت بن دینار	ینابیع المودۃ ۵۹۲ الجنف
۱۳۔جابر الصدفی	البیان فی اخبار صاحب الزمان ۹۹
۱۴۔جابر بن یزید الجعفی	ینابع المودۃ ۵۹۳
۱۵۔الحارث بن سعید بن قیس	منتخب الاثر ۱۱۸ عن المناقب
۱۶۔حنش بن المعتمر	منتخب الاثر ۴۶
۱۷۔زاذان	دلایل الامامہ
۱۸۔زربن حبیش	البیان فی اخبار صاھب الزمان ۹۰
۱۹۔الزھری	الملاحم والفتن ۶۸
۲۰۔السائب الثقفی	کفایہ الاثر
۲۱۔سالم بن عبداللہ بن عمر	الغیبہ للنعمانی ۴۵
۲۲۔سعید بن جبیر	غایہ المرام ۶۹۲
۲۳۔سعید بن المسیب	مسند ابی داود ج۴ص ۱۹۱
۲۴۔سلامہ	مقتل الحسین علیہ السلام للخوارزمی ج ا ص ۹۶
۲۵۔سلیم بن قیس الھلالی	ینابیع المودۃ ۵۳۴
۲۶۔سلیمان بن ابی حبیب	غایۃ المرام ۶۹۳
۲۷۔شھر بن ھوشب	منتخب الاثر ۹۶ عن نفس الرحمان
۲۸۔طاوس الیمانی	کفایۃ الاثر
۲۹۔عبایہ بن ربعی	ینابیع المودۃ ۵۲۱
۳۰۔عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ	ینا بیع المودۃ ۵۲۱
۳۱۔ عطیۃ العوفی	البیان فی اخبار صاحب الزمان علیہ السلام ۸۵
۳۲۔ علی بن الحسین علیہ السلام	ینا بیع المودۃ ۵۳۷

۳۳۔علی بن عبداللہ بن عباس	البیان فی اخبار صاحب الزمان۸۸
۳۴۔علی بن علی الھلالی	مجمع الزوائد للھیثمی ج۹ص۱۶۵
۳۵۔عمارۃ بن جوین العدی	الغیبۃ للشیخ الطوسی۱۱۱
۳۶۔ابو زرعہ عمرو بن جابر الحضرمی	سنن المصطفیٰ لا بن ماجہ ج ۲ص۵۱۹
۳۷۔ عمرو بن عثمان بن عفان	کفایہ الاثر
۳۸۔ عیسی ابن عبداللہ ابن مالك	الشیعہ والرجعة ج۱ص۴۶
۳۹۔ کثیر بن مرۃ	البیان فی اخبار صاحب الزمان۹۱
۴۰۔ مجاھد	ینابیع المودۃ۵۲۹
۴۱۔ محمد الباقرؑ	ینابیع المودۃ ۵۳۷
۴۲۔ محمد بن جارود العبدی	غایة المرام۷۰۸
۴۳۔ محمد بن الحنفیہ	سنن المصطفی الا بن ماجة ج۲ص۲۱۹
۴۴۔ محمد بن المنذر	غایہ المرام ۶۹۲
۴۵۔ محمد بن لبید	کفایة الاثر
۴۶۔ مطرف بن عبداللہ	منتخب الا ثر ۵۰
۴۷۔ المعلیٰ بن زیاد	البیان فی اخبار صاحب الزمان۸۵
۴۸۔ محکول	البیان فی اخبار صاحب الزمان۸۶
۴۹۔ نافع مولیٰ ابی قتادۃ	صحیح البخاری ج۲ص۱۷۸
۵۰۔ وھب بن منبہ	البیان فی اخبار صاحب الزمان۸۷

آپ علیہ السلام کی ولادت

سوانح حیات لکھنے والوں نے امام مہدیؑ کی ولادت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آپؑ سر من رائے میں پندرہ شعبان ۲۵۵ ہجری (۱۰۰)، مطابق ۸۶۸ کو تولد ہوئے۔

آپؑ کی ولادت کے مراسم تفصیل سے ذکر کئے گئے ہیں، امام حسن عسکری علیہ السلام نے دس ہزار رطل روٹیاں، دس ہزار رطل گوشت آپؑ کی طرف سے صدقہ دیا (۱۰۱) اور تین سو بکروں سے عقیقہ کیا۔ (۱۰۲)۔ اس کے علاوہ اور بھی مراسم کا ذکر ہے جن کو امام حسنؑ عسکری نے انجام دیا۔

آپؑ کی ولادت کے سلسلے میں دو روایت کا ذکر کیا جاتا ہے:

موسی بن محمد قاسم بن حمزہ بن موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں مجھ سے حکمیہ بنت امام محمد تقی جوادؑ نے بیان کیا کہ امام ابو محمد عسکریؑ نے مجھے بلا بھیجا اور مجھ سے کہا کہ پھوپھی آج ہمارے یہاں افطار کریں یہ پندرہ شعبان کی رات ہے، بلا شبہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس رات زمین میں اپنی حجت کو ظاہر کرے گا۔

وہ مخدرہ فرماتی ہیں کہ میں لیٹ گئی اور سو گئی، سحری کے وقت اٹھی سورہ سجدہ اور سورہ یٰس کی تلاوت کی۔

اس دوران نرجس خاتون میں اضطراب سا پیدا ہوا ان سے پردہ ہٹایا گیا تو اچانک مولود سجدے میں تھا، ابو محمدؑ نے آواز دی اے (پھوپھی) میرے بیٹے کو میرے پاس لے آئیں، میں اس شہزادے کو ان کے پاس لے گئی، آپؑ نے اس بچے کے پیر اپنے سینے پر رکھے اور اپنی زبان اس کے منہ میں دی، اپنا ہاتھ اس کی آنکھوں، کانوں اور بدن کے جوڑوں پر پھیرا۔۔۔۔۔۔۔۔ الخ (۱۰۳)۔

محمد بن حسن بن ولید نے محمد بن یحییٰ سے روایت کی، اس نے ابوعبداللہ حسن بن رزق اللہ سے، اس نے موسیٰ بن محمد قاسم بن حمزہ بن موسیٰؑ بن جعفرؑ بن محمدؑ بن علیؑ بن حسینؑ بن علیؑ بن ابو طالبؑ سے روایت کی۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے سے حکیمہ بنت محمدؑ بن علیؑ بن موسیٰؑ بن جعفرؑ بن محمدؑ بن علیؑ بن حسینؑ بن علیؑ بن ابو طالب نے بیان کیا، وہ فرماتی ہیں کہ ابومحمد حسن علی علیہما السلام نے مجھے پیغام بھیجا کہ اے پھوپھی آج رات آپ افطار ہمارے یہاں آ کر کریں، یہ پندرہ شعبان کی رات ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ عنقریب اسی رات اپنی حجت کو ظاہر کرے گا، وہ اللہ کی زمین میں اس کی حجت ہے۔

وہ مخدرہ کہتی ہیں کہ میں نے آپؑ سے دریافت کیا کہ ان کی والدہ کون ہیں، آپؑ نے مجھ سے فرمایا ''نرجس''۔ میں نے آپؑ سے کہا: خدا مجھے آپؑ کا صدقہ قرار دے، بخدا نرجس میں تو کوئی اثر نہیں ہے، آپؑ نے فرمایا جو میں نے آپ سے بات کہی ہے وہی صحیح ہے۔

چنانچہ میں آئی اور سلام کر کے بیٹھ گئی نرجس آ کر میرے موزے اتارنے لگیں، مجھ سے مخاطب ہوئیں: اے میری سردار اور میرے گھر والوں کی سردار آپ کیسی ہیں؟

میں نے جواب دیا: بلکہ آپ میری اور میرے گھر والوں کی سردار ہیں۔

نرجس نے میری اس بات پر تعجب کیا اور کہنے لگیں: پھوپھی جان! آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں؟ میں نے کہا: بیٹی بلا شبہ اللہ تعالیٰ عنقریب آج ہی کی رات تمہیں ایک لڑکا عطا کرے گا جو دنیا اور آخرت میں سردار ہے، یہ سن کر انہیں شرم وحیا سی محسوس ہوئی۔

میں نے عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر افطار کیا، بستر پر لیٹی تو نیند آ گئی۔

آدھی رات گزری تو نماز کے لیے اٹھی، نماز سے فارغ ہوئی تو دیکھا کہ وہ (نرجس) ابھی سوئی ہوئی تھیں۔

پھر میں تعقیبات کے لیے بیٹھی رہی، پھر میں لیٹ گئی کچھ دیر بعد گھبرا کے اٹھی تو وہ ابھی سوئی ہوئی تھیں، اس کے بعد وہ کھڑی ہوئیں، نماز پڑھی اور سو گئیں۔

حکیمہ کہتی ہیں کہ میں طلوع فجر معلوم کرنے باہر نکلی تو اول وقت ہو چکا تھا۔

ان کو سوتے دیکھا تو مجھے شک سا ہوا، ابو محمد علیہ السلام نے اپنے کمرے سے بلند آواز سے کہا: پھوپھی جلدی نہ کریں، وقت قریب ہے۔

حکیمہ کہتی ہیں کہ میں بیٹھ گئی اور سورہ سجدہ اور یٰس کی قرات کی، میں اسی حالت میں تھی کہ نرجس گھبرا کے اٹھیں، میں دوڑ کر ان کے پاس گئی اور کہا کہ تم پر اللہ کے نام کا سایہ ہو، میں نے دریافت کیا کہ کچھ محسوس کرتی ہو، تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں پھوپھی۔ میں نے ان کو سمجھایا کہ اپنے آپ کو سمیٹو اور اپنے دل کو قابو میں رکھو، جو میں نے تم سے کہا تھا وہی بات صحیح ہے۔

حکیمہ کہتی ہیں کہ مجھے کچھ سستی اور تھکن کا غلبہ ہوا اور وہ بھی سست ہو گئیں، پھر میں اپنے سید و آقا کے احساس دلانے سے بیدار ہوئی۔

میں نے نرجس سے کپڑا ہٹایا تو اچانک میں نے آنجنابؑ کو سجدے میں دیکھا، ان کے سجدے کے اعضاء زمین پر تھے، میں نے ان کو سینے سے لگا لیا، وہ پاک و پاکیزہ اور صاف ستھرے تھے۔

بلند آواز میں ابو محمدؑ نے فرمایا: پھوپھی! میرے بیٹے کو میرے پاس لے آئیں میں ان کو ابو محمدؑ کے پاس لے کر گئی، آپؑ نے اپنے دونوں ہاتھ شہزادے کی پشت کے نیچے رکھے اور ان کے قدم اپنے سینے پر رکھے، اپنی زبان ان کے منہ میں دی اور اپنا ہاتھ ان کی آنکھوں اور بدن کے جوڑوں پر پھیرا۔(۱۰۴)

آپؑ کی ولادت کا اعلان

حکومت وقت اور اس کے عملہ کے خوف سے امام حسن عسکری علیہ السلام اپنے صاحبزادے کے معاملہ کو مخفی رکھتے اور ان کی حفاظت کا انتظام کرتے تھے مگر ساتھ ہی ساتھ اپنے اصحاب میں آپؑ نے ان کی ولادت کا اعلان کیا اور بچے کو ان کے سامنے پیش کیا، بعض اوقات کچھ لوگوں کے پاس ان کی طرف سے صدقات بھی بھیجے، بعض شیعوں کو ان کی ولادت کی خبر لکھ کر بھیجی۔ یہ ساری باتیں حجت کو قائم کرنے اور اپنے صاحبزادے پر خلافت کی نص برقرار کرنے کے لیے تھیں۔

یہاں ان لوگوں کے نام تحریر کئے جا رہے ہیں جن سے آنجناب علیہ السلام کی ولادت کی خبر روایت ہوئی ہے:

۱۔ کلینی نے اپنی سند کے ساتھ علی بن بلال سے روایت کی ہے کہ امام ابومحمد حسنؑ بن علیؑ عسکری اپنی رحلت سے دو سال پہلے اپنے بعد کے خلیفہ کی مجھ کو خبر دیتے میرے پاس آئے۔

پھر اپنی وفات سے تین دن پہلے مجھے اپنے بعد کے خلیفہ اور جانشین کی خبر دینے تشریف لائے۔ (۱۰۵)

۲۔ آپؑ نے ابو ہاشم جعفری کو آنجنابؑ کی ولادت کی خبر دی تھی۔ (۱۰۶)

۳۔ آپؑ نے ابوطاہر بلالی کو ان کی ولادت کی خبر دی تھی۔ (۱۰۷)

۴۔ ابراہیم (ابومحمدؑ کے صحابی) سے روایت ہے کہ میرے مولا ابومحمدؑ نے مجھے اس تحریر کے ساتھ چار مینڈھے بھیجے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم، یہ میرے فرزند محمد مہدیؑ کی طرف سے ہیں خوش ہو کر انہیں کھاؤ اور ہمارے شیعوں میں

سے جو تمہیں ملے اس کو بھی کھلاؤ۔(۱۰۸)

۵۔ ابو جعفر عمری سے روایت ہے کہ جب سید وآقا پیدا ہوئے تو ابو محمدؑ نے ابو عمرو کو بلا بھیجا، وہ آپؑ کی خدمت میں آیا تو آپؑ نے اس سے فرمایا: دس ہزار رطل روٹی اور دس ہزار رطل گوشت خریدو، وہ اجر وثواب کے لیے بنی ہاشم میں تقسیم کرو اور اتنے اتنے (عدد) بکروں سے عقیقہ کرو۔(۱۰۹)

۶۔ صدوق کہتے ہیں: ہم سے محمد بن علی بن ماجیلویہ نے حدیث بیان کی، کہ ہم سے محمد بن یحییٰ عطار نے حدیث بیان کی وہ کہتا ہے ہم سے حسن بن نیشا پوری نے حدیث بیان کی۔ وہ کہتا ہے کہ ہم سے حسن بن منذر نے حدیث بیان کی، حمزہ بن ابوالفتح سے، وہ کہتا ہے کہ میرے پاس ایک روز ابوالفتح آیا اور مجھ سے کہا کہ بشارت ہو گزشتہ شب ابو محمدؑ کے گھر میں مولود پیدا ہوا، آپؑ نے اس کے معاملے کو چھپانے کا حکم دیا ہے اور یہ بھی کہ اس مولود کی طرف سے تین سو بکرے عقیقہ کئے جائیں۔

میں نے پوچھا: اس کا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ان کا نام محمدؑ رکھا گیا ہے اور کنیت ''جعفر'' کے ساتھ ہے۔(۱۱۱)

۷۔ محمد بن ابراہیم کوفی سے روایت ہے کہ ابو محمدؑ نے میرے پاس کسی اور کے لیے ایک ذبح شدہ بکرا بھیجا اور کہا یہ میرے بیٹے محمدؑ کا عقیقہ ہے۔(۱۱۱)

۸۔ میری طرف محمد بن ابراہیم کوفی نے آنجنابؑ کے بیٹے کے عقیقہ کا ایک ذبح شدہ بکرا بھیجا۔(۱۱۲)

۹۔ آنجناب علیہ السلام نے قائمؑ کی ولادت کی خبر اپنی والدہ کو لکھ کر بھیجی۔(۱۱۳)

۱۰۔ محمد بن حسن بن اسحاق قمی سے روایت ہے کہ جب خلف صالحؑ

پیدا ہوئے تو ہمارے مولا ابو محمد حسنؑ بن علیؑ کا خط میرے جد احمد بن اسحاق کے پاس آیا جس میں آپؑ نے اپنے ہاتھ سے تحریر فرمایا تھا (اور توقیعات اسی صورت میں وارد ہوتی تھیں) کہ مولود پیدا ہوا ہے یہ بات تم تک محدود رہے اور باقی لوگوں سے پوشیدہ اور مخفی رہے، ہم اس کو صرف بہت قریب لوگوں پر ظاہر کرتے ہیں ان کی قربت کی وجہ سے اور موالی پر اس کی ولایت ومحبت کی وجہ سے۔

ہم نے تمہیں خبر دینا پسند کیا تا کہ تمہیں خدا مسرور اور خوش کرے جس طرح اس نے ہمیں مسرور کیا ہے۔ والسلام (۱۱۴)

۱۱۔ امام حسن عسکری علیہ السلام کے خادم عقید سے روایت ہے کہ ولی اللہ حجت بن حسنؑ کی ولادت ہوئی۔ (۱۱۵)

۱۲۔ حسن بن حسین علوی سے روایت ہے کہ میں ابو محمدؑ کی بارگاہ میں (سرمن رائے میں) داخل ہوا تو میں نے آپؑ کو آپؑ کے فرزند قائمؑ کی ولادت کی تہنیت اور مبارکباد پیش کی۔ (۱۱۶)

۱۳۔ حسین بن حسن علوی سے روایت ہے کہ میں سرمن رائے (سامرہ) میں ابو محمدؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپؑ کو اپنے آقا صاحب الزمانؑ کی پیدائش کے سلسلے میں خوشی سے مبارک باد پیش کی۔ (۱۱۷)

آپؑ کی وجۂ غیبت

حقیقت یہ ہے کہ سارے آئمہ طاہرین علیہم السلام اپنے اپنے دور کی حکومتوں کے زیرِعتاب رہے، کسی نے انہیں نظر بند رکھا، قید کیا، بعض کو جلاوطن کیا اور چین سے نہیں بیٹھنے دیا، یہ دوسری بات ہے کہ ان کی یہ مظلومیت کبھی شدت اختیار کر جاتی اور کبھی اس میں کچھ دنوں کے لیے کمی آجاتی۔

اس صورت حال کے باوجود ان ذوات مقدسہ نے اپنا مشن جاری رکھا، ان کے مدارس قائم رہے، ان کے احسانات امت پر ظاہر ہوتے رہے، اپنے شیعوں سے ان کا تعلق قائم رہا، سارے عالم اسلام سے حصول علم کے لیے ان کے پاس لوگ جوق در جوق آتے رہے، اکثر معروف علماء اسلام ان ہی کے مدرسے سے نکلے ہوئے تھے ان کی روایات و احادیث تمام اطراف عالم میں پھیلیں، ان کی تعلیمات سے سینکڑوں کتابیں تیار ہوئیں کسی بھی علم میں بحث و جستجو کی جائے تو اس کی نشر و اشاعت اور اس کی تعلیم و تربیت میں ان کا منور ہاتھ ضرور نظر آئے گا۔

اکثر علوم جدیدہ بھی آئمہ اطہارؑ سے لئے گئے ہیں جیسے کیمیا اور الجبرا وغیرہ، علاوہ ازیں علوم اسلامی کی بنا اور نشر و اشاعت بھی انہی کے ہاتھوں ہوئی، جیسے فقہ، حدیث اور تفسیر۔

آپؑ حضرات کی زندگیوں میں صرف درس و آگہی ہی نظر نہیں آتی، اس کے علاوہ ان کے دروازے ہر سائل اور محروم کے لیے کھلے رہتے تھے، لوگ جتنی امید لے کر آتے اس سے کہیں زیادہ عطا اور بخشش سے انہیں نوازا جاتا۔ ان حضراتؑ کی بخشش و عطا بادشاہوں کی عطا سے بڑھی ہوئی تھی، بعض اوقات تو وہ حضرات تیس تیس ہزار دینار تک عطا کر دیا کرتے۔ (۱۱۸)

بلکہ بعض اوقات ایک ایک لاکھ دینار۔(۱۱۹)

ان کی روشن سیرت کے اس پہلو کے ہزاروں گواہ اور شاہد (تاریخ کے اوراق میں) موجود ہیں۔

ان ذوات مقدسہ میں سے کسی کی رحلت ہوتی تو ان کا جانشین ان کی جگہ کو پر کرتا اور ان کے فرائض کو بجالاتا، یہی ان سب کا طریقہ کار تھا۔

ملوکیت اور حکومت کا طریقہ کار ان پر ظلم وستم اور قید و بند کی صعوبتیں تھیں، چنانچہ امام حسن عسکریؑ کی بیماری (مرض الموت) کے دوران حکومت نے آپؑ کے فرزند کے بارے میں گہری تلاش اور جستجو میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی، جب کوئی سراغ نہ ملا تو آپؑ کی شہادت کے بعد آپؑ کی عورتوں اور کنیزوں کو اپنے قبضے میں کئے رکھا کہ کہیں ان میں سے بعض حاملہ نہ ہوں، چنانچہ امام حسن عسکریؑ کی بعض کنیزیں دو سال تک قید و بند میں رکھی گئیں۔

احمد بن عبداللہ بن یحییٰ بن خاقان کہتا ہے کہ جب امام حسن عسکریؑ علیل ہوئے تو خلیفہ نے میرے باپ کو اس کی اطلاع کی کہ ''ابن رضاؑ'' علیل ہو گئے ہیں، وہ فوراً خلیفہ کے محل میں گیا اور پھر مسلمانوں کے امیر کے پانچ خاص خادموں کے ساتھ واپس ہوا۔ ان میں ایک خادم خاص نحریر بھی تھا، ان خادموں کو حکم دیا کہ یہ سب حسنؑ بن علیؑ کے گھر میں ہی رہیں اور ان کی حالت معلوم کرتے رہیں، کچھ طبیبوں کے پاس آدمی بھیجے کہ وہ صبح و شام حسنؑ بن علیؑ کے یہاں جائیں اور ان کی دیکھ بھال کریں۔

دو دن کے بعد ایک شخص نے آکر خبر دی کہ آنجنابؑ کی نقاہت بہت بڑھ گئی ہے وہ صبح سویرے سوار ہو کر ان کے پاس گیا اور طبیبوں کو ہمہ وقت ان کے پاس رہنے کا حکم دیا۔

پھر اس نے قاضی القضاۃ کو بلایا اور حکم دیا کہ اصحاب میں سے جو دین، امانت اور پرہیز گاری میں اس کے نزدیک قابل وثوق ہوں انہیں منتخب کرے، اس نے انہیں پیش کیا تو ان کو حسنؑ کے گھر بھیج کر دن رات وہاں رہنے کا حکم دیا، وہ وہیں رہے یہاں تک کہ آنجنابؑ کی وفات ہوگئی، یہ ۲۶۰ رہجری کا واقعہ ہے جب کہ ماہ ربیع الاول کے کچھ دن گزر گئے تھے۔

یہ خبر شہر میں پہنچی تو سارا شہر ایک دم صدائے نالہ وفریاد بن گیا، ہر طرف ایک ہی آواز بلند تھی کہ ابن رضاؑ فوت ہو گئے۔

بادشاہ نے بھی اس خبر کی تصدیق کیلئے اور ان کے حجروں اور کمروں کو دیکھنے بھالنے، اور جو کچھ ان میں تھا، اس کو سیل کرنے اپنے کچھ آدمیوں کو بھیجا وہ اس کام سے فارغ ہو کر آپؑ کے فرزند کو تلاش کرتے رہے اپنے ساتھ کچھ عورتیں (دایہ) لے آئے جو حمل کی پہچان رکھتی تھیں، وہ آپؑ کی کنیزوں کے پاس گئیں اور ان سے پوچھ گچھ کرتی رہیں ان میں سے بعض نے کہا کہ یہاں ایک کنیز ہے جو حاملہ ہے اس کنیز کے بارے میں حکم ہوا کہ اسے ایک کمرے میں رکھا جائے، نحریر خادم اور اس کے ساتھیوں کو اس کا نگراں مقرر کیا گیا اس کنیز کے ساتھ کچھ عورتوں کو بھی رکھا گیا۔

اس کام سے فارغ ہو کر آپؑ کی تجہیز وتکفین شروع ہوئی۔

شہر کے بازار بند ہو گئے، میرا باپ، بنی ہاشم کے لوگ، لشکر کے قائدین، دفتروں کے افسر اور عمائدین شہر سوار ہو کر آپؑ کے جنازے میں شرکت کے لیے آئے۔

سامرہ اس دن قیامت کا منظر پیش کر رہا تھا۔

تجہیز وتکفین سے فارغ ہوئے تو بادشاہ نے ابوعیسیٰ بن متوجل کو بلایا اور نماز جنازہ پڑھنے کا حکم دیا۔

نماز کے لئے جنازہ رکھا گیا تو ابوعیسیٰؑ نے جنازے کے قریب جا کر آپؑ

کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور آپؑ کے آخری دیدار کے لیے بنی ہاشم میں سے علویین اور عباسیوں، قائدین لشکر، افسروں، قاضیوں، فقہا اور معدلوں (جن کی گواہی معتبر مانی جاتی ہے) کو بلایا، پھر کہا کہ یہ حسنؑ بن علیؑ بن محمدؑ بن رضاؑ ہیں جو اپنی (طبعی) موت اپنے بستر پر مرے ہیں۔ ان کے بستر مرگ پر مسلمانوں کے امیر کے خدام اور باوثوق افراد میں سے فلاں فلاں اور فلاں فلاں طبیب اور فلاں فلاں قاضی حاضر رہے ہیں۔

یہ کہہ کر آپؑ کے چہرے کو ڈھانپ دیا، پھر نماز جنازہ پڑھائی اور آپؑ پر پانچ تکبیریں پڑھیں۔

آپؑ کے جنازے کو آپؑ کے گھر کے وسط سے اٹھانے کا حکم دیا اور پھر اسی کمرے میں آپ کو دفن کیا جس میں آپؑ کے والد گرامی دفن تھے۔

اس مرحلے سے فراغت کے بعد بادشاہ اور اس کے حواریوں نے آپؑ کے فرزند کی تلاش مزید تیز کر دی۔ گھروں گھر تلاشی لی گئی، حتی کہ آپؑ کی میراث کی تقسیم کو بھی ملتوی کیا گیا۔

اس کنیز کی نگرانی اور سخت کر دی گئی جس پر گمان تھا کہ وہ حاملہ ہے دو سال اس کی نگرانی کی گئی جب ان کا شک دور ہوا تب آپؑ کی میراث آپؑ کی والدہ اور آپؑ کے بھائی جعفر میں تقسیم کر دی گئی۔

آپؑ کی والدہ نے آپؑ کی وصیت کا دعویٰ کیا جو قاضی کے پاس ثابت ہو گئی۔

بادشاہ اس دوران آپؑ کے فرزند کو مسلسل تلاش کرتا رہا۔

میراث تقسیم ہونے کے بعد جعفر میرے باپ کے پاس آیا، کہا کہ اگر تو مجھے میرے بھائی (حسنؑ بن علیؑ) جیسا مرتبہ دلوانے کا بندوبست کر دے تو میں تجھے ہر سال

بیس ہزار دینار پہنچا دیا کروں گا۔

یہ سن کر میرے باپ نے اسے جھڑک دیا اور اس کو بہت ملامت کی اس نے کہا کہ اے احمق! بادشاہ اعزہ اللہ (خدا اس کی عزت کو بلند کرے) تو ان لوگوں کے لئے جو خیال کرتے ہیں کہ تیرا باپ اور تیرا بھائی امامؑ تھے، تلوار اور گھوڑا تیار رکھتا ہے تا کہ وہ اس خیال سے باز آجائیں اور اس نظریئے کو چھوڑ دیں، حالانکہ وہ اس میں کامیاب نہیں ہوا اور لوگوں کو آمادہ نہیں کرسکا کہ ان دونوں (حضرات) کو امامؑ ماننا چھوڑ دیں، بادشاہ نے بھر پور کوشش کر لی کہ تمہارے باپ اور بھائی کو اس مرتبہ (امامت) سے محروم کر دے، مگر اس سے یہ بھی نہ ہوسکا۔

غرض اگر تم شیعوں کی نگاہ میں اپنے باپ اور بھائی کی جگہ امام ہو تو اس کی کیا ضرورت کہ بادشاہ یا کوئی دوسرا شخص تمہیں تمہارے بھائی (حسنؑ بن علیؑ) کے مرتبے پر متعین کرے۔

اگر شیعوں کی نگاہ میں تمہاری قدر و منزلت نہیں تو پھر اس رتبے کو ہماری وجہ سے تم نہیں پاسکو گے۔

اس گفتگو کے بعد میرے باپ نے خادموں کو حکم دیا کہ اس شخص کو اب نہ آنے دیا جائے، پھر آخر تک میرے باپ نے اس کو آنے کی اجازت نہ دی، ہم وہاں سے آئے جب بھی معاملہ ایسا ہی تھا اور بادشاہ حسنؑ بن علیؑ کے فرزند کی تلاش میں آج تک لگا ہوا ہے۔ (۱۲۰) جب حالت یہ ہو کہ حکومت وقت امام حسن عسکریؑ کے بچے کی تفتیش اور تلاش میں لگی ہو کہ وہ ملے تو اس کو قتل کر دیا جائے، حتی کہ شکم مادر میں ہونے والے بچے کی منتظر ہو کہ اس کو زندہ رہنے دے، تو یہ ممکن نہیں رہا تھا کہ امام مہدیؑ اپنے آپ کو ظاہر کریں اور اس دشمنی کی فضا میں اپنے آباؤ اجداد علیہم السلام کے مقام و منزلت کو سنبھالیں۔

دیگر خدائی نمائندے جو غیبت پر مجبور ہوئے

تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ امت سرکشی اور حد سے تجاوز میں گزشتہ امتوں کی پیروی کریگی جیسے ایک جوتا اپنے جفت کے ساتھ اور تیر کا ایک پر دوسرے پر کے برابر ہوتا ہے۔ (۱۲۱)

چنانچہ حضرت ادریسؑ، حضرت صالحؑ، حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یوسفؑ غائب رہے اور فرعون نے حضرت موسیٰ کو بھاگنے پر مجبور کیا۔

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ (الشعراء ۲۱)

میں تم سے بھاگ کھڑا ہوا جب مجھے تم سے خوف محسوس ہوا۔

جب بنی اسرائیل نے انہیں قتل کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو اٹھالیا:

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝۱۵۸ (النساء)

"بلکہ خدانے انہیں اپنی طرف اٹھالیا، خداغالب وحکمت والا ہے"

رسول اللہؐ کو قریش نے شعب ابی طالب میں محصور رہنے پر مجبور کر دیا جہاں آپؐ مسلمانوں سے تین سال تک محجوب اور مستور رہے۔ (۱۲۲)

مسلمان ان واقعات کو مصلحت کے مطابق اور وقت کا تقاضا سمجھتے، اللہ تعالیٰ کے ارادے کی اطاعت سمجھتے اور انہیں منشا الٰہی قرار دیتے۔

امام مہدی علیہ السلام کی غیبت بھی ان ہی حضراتؑ کی غیبت کی مثل ہے۔

آپؑ کے حالات بھی ان ہی حضراتؑ جیسے ہیں، فرعون کا ان انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو تلاش کرنا ویسا ہی تھا جیسا معتمد عباسی امام مہدی علیہ السلام کی تلاش میں رہا، گھروں گھر تلاشی لی، عورتوں کو اس خیال سے قید و بند میں رکھا کہ شاید مہدیؑ ان میں سے کسی کے ہاں پیدا ہوں گے۔

کیا ظلم وجور ختم ہونے کا وقت نہیں آیا؟

کہا جاتا ہے کہ بنی عباس نے بنی اکرمؐ سے اس روایت کے پس منظر میں کہ امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے نویں فرد زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی، ایسی شدت اور سختی روا رکھی کہ (گھر گھر تلاشی لی اور حاملہ عورتوں کو قید کر رکھا) ان کو اپنی حکومت اور اقتدار کے لیے خطرہ محسوس ہو رہا تھا کہ بارہویں امامؑ ان کی سلطنت چھین لیں گے تا کہ دنیا سے ظلم وجور ختم کیا جا سکے، مگر اب جب کہ بنی عباس کی حکومت ختم ہوئے ایک مدت ہوئی تو پھر آنجنابؑ کے ظہور میں کیا امر مانع ہے۔

ہم چونکہ آنجنابؑ کے وجود اور آپؑ کی غیبت کے معتقد ہیں اس لئے ہمارے لیے ضروری نہیں کہ آپؑ کے ظہور کی تاخیر کے اسباب کی چھان بین کریں، دین کے سارے امور اور معاملات میں ہمارا یہی موقف ہے، مثال کے طور پر ہم اس بات کے معتقد ہیں کہ اللہ جل شانہ، نے ہمیں روزانہ کے فرائض نماز میں چند رکعتوں کے پڑھنے کی ذمہ داری سونپی ہے، چنانچہ ہم اس کی تفتیش نہیں کرتے کہ فجر کی نماز میں دو رکعتیں، ظہر میں چار اور مغرب میں تین رکعتوں کا سبب اور اس کی غایت کیا ہے کیونکہ اس کی اور اس جیسے دوسرے امور کی معرفت اور پہچان دین کے مقاصد سے نہیں، اعتقاد پر اس سے کوئی اثر نہیں پڑتا۔

علاوہ ازیں ممکن ہے اس تاخیر کے اسباب اور توجیہات بیان کرنے کی کوشش کی جائے تو وہ حقیقت سے قریب یا ممکن ہے نہ ہو۔

۱۔ سب سے بہتر توجیہہ یہی پیش کی جاسکتی ہے کہ یہ خدا جل شانہ، کی مشیت کا تقاضا اور اس کی مصلحت ہے، اس کے فیصلے کو کوئی رد نہیں کرسکتا، نہ کوئی اس کے حکم کو تبدیل کرسکتا ہے۔

۲۔ بنی عباس کی حکومت ختم ہونے سے آپؑ کے ظہور کے لیے حالات کچھ سازگار نہیں ہوئے اس لئے کہ ان کے بعد آنے والے حاکم اور بادشاہ اپنے اگلوں سے زیادہ برے نکلے۔

"کلما دخلت امه لعنت اختها"

جب نئے لوگ آتے ہیں تو اپنے سے پہلوں پر لعنت کرتے ہیں۔

خواہ حاکم کتنا ہی عادل اور نرم خو کیوں نہ ہو مگر جب کوئی اس کی حکومت کی بیخ کنی پر اتر آئے اور اس کو معزول کرنے کی کوشش کرے تو وہ خود نہایت سخت اور شقی القلب ہو جاتا ہے۔

۳۔ یہ بات اس وقت آسان ہوتی جب امام مہدی علیہ السلام کی حکمرانی بھی دوسروں کی طرح محض ایک خطہ پر ہوتی اور آپؑ صرف ایک علاقے کے حاکم ہوتے، مگر عدل وانصاف کی حکمرانی کے لیے ضروری ہے کہ آپؑ کا تسلط اور غلبہ پوری دنیا پر ہو کہ پوری انسانیت عدل وانصاف سے بہرہ ور ہو، سارے باطل ادیان اور مکاتب فکر نابود ہو جائیں اور ہر طرف اسلام پھیل جائے۔

لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۝٣٣

(توبہ)

اس کو تمام ادیان پر غلبہ دے خواہ مشرک اسے ناپسند کریں۔

اس نوعیت کی حکومت وحکمرانی کے لیے ایک خاص پس منظر اور استعداد کی ضرورت ہے، چنانچہ اس عظیم خدائی انقلاب کے لیے مناسب موقع کا منتظر رہنا چاہیے۔

امام غائب سے کیا فائدہ ہے

اکثر اوقات بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ امام غائب کا فائدہ کیا ہوسکتا ہے۔

دراصل نبوت کی طرح امامت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی مخلوق پر لطف اور احسان ہے جس کے ذریعے خداوند تعالیٰ کی طرف سے ان کو ہدایت اور رشد کی طرف دعوت ہے اور اس ذریعے سے مخلوق پر اس کی حجت بھی قائم ہوتی ہے، چنانچہ اللہ کے لیے ہے حجت بالغہ یہ اللہ تعالیٰ کی نسبت سے ہے۔

نبیؐ اور امامؑ کی نسبت یہ ہے کہ وہ ادائے رسالت، تعلیمات کے فروغ، دین کی نشر واشاعت، اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے اور اس کی طرف دعوت دینے کے لیے لازماً قیام کریں۔

ان دونوں باتوں کے بعد لوگوں پر واجب ہے کہ ان کی بات کو سنیں، اطاعت کریں، ان کے ارشاد کا اتباع کریں، ان کی ہدایت کو قبول کریں، ان کی تعلیمات کو اپنائیں اور ان کے راستوں اور نظم ونسق پر اپنے عمل کو منطبق کریں۔

اگر لوگ نبیؐ یا امامؑ کو اس سے روک دیں جو کچھ ان پر ادا کرنا واجب ہے اور انہیں غیبت (وغیرہ) پر مجبور کردیں، تو گویا انہوں نے اس چیز کی مخالفت کی ہے جو ان پر واجب تھی اور جس کا انہیں حکم دیا گیا تھا، اس بات کو چھوڑ دیا ہے۔

ایسی صورت میں نبیؐ اور امامؑ کا کچھ نقصان نہیں ہے۔

"وما علی الرسول الا البلاغ المبین"

رسولؐ پر ہے صرف واضح ابلاغ

جن لوگوں نے انہیں روک دیا ہے اور اس رسالت کے ادا کرنے میں حائل ہوئے ہیں، ان ہی کو ملامت اور سرزنش ہوگی اور اس کی ذمہ داری ان ہی کے سر

ہوگی۔

پھر بھی آپؑ کی غیبت امت کے مفاد اور بہتری کے لیے ہے یہ دوسری بات ہے کہ مسلمانوں پر یہ رخ واضح نہ ہو اور ان کی نگاہوں سے اوجھل ہو، ایسے بہت سے دینی امور ہیں جن کی غرض وغایت اور ان کے فوائد سے ہم بے خبر ہیں۔

بہرحال انسان بعض فوائد کی تہہ تک پہنچ سکتا ہے اور ان کی نشاندہی کرسکتا ہے۔

جابر بن عبداللہ انصاری نے رسول اکرمؐ سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! کیا امام مہدیؑ کی غیبت میں شیعہ آپؑ سے فائدہ اٹھا سکیں گے؟ آپؐ نے فرمایا:

ہاں! قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے نبوت کے ساتھ مبعوث کیا ہے، وہ ان کے نور سے روشنی حاصل کریں گے، ان کی غیبت میں ان کی ولایت ومحبت سے نفع حاصل کریں گے جس طرح لوگ سورج سے (اس وقت بھی) نفع حاصل کرتے ہیں جب وہ بادل کے پیچھے ہو۔ (۱۲۳)

اس ضمن میں کہا جاسکتا ہے کہ:

۱۔ انبیاء علیہم السلام کی امتوں کو ان کی غیبت سے جو فائدے حاصل ہوتے تھے، وہی فائدے آنجنابؑ کی غیبت سے مسلمانوں کو حاصل ہیں۔

۲۔ معتزلہ اور خوارج کے علاوہ تمام اہل قبلہ (مسلمانوں کا حضرت خضر علیہ السلام کے وجود پر اور ان کی طول عمر پر، جس پر صدیاں اور زمانے گزر گئے، اعتقاد ہے، حالانکہ ہم ان کی اس طول عمری کی غرض وغایت اور ان کے وجود مبارک کے فوائد سے واقف نہیں ہیں، یہ تو یقینی بات ہے کہ خدائے حکیم جل شانہ، نے ان کی اس طول عمر میں کوئی فائدہ اور ان کے وجود شریف میں ضرور کوئی منفعت رکھی ہوگی۔

چنانچہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ جس طرح خضر علیہ السلام کے وجود کے بھی فائدے ہیں اسی طرح امام غائب کے فائدے ہیں، ہم دونوں کی طول عمری کے فوائد سے

ناواقف ہونے کی وجہ سے ممکن ہے ان کے اس فائدے سے انکار کردیں مگر یہ کوئی دلیل نہیں ہوگی، اس لیے کہ ہم بہت سی عبادات اور دوسرے امور کے فائدوں سے ناواقف ہیں، حج کے مراسم احرام، طواف، سعی، تقصیر، رمی جمار، فدیہ کا ذبح کرنا، سر منڈوانا یہ ساری باتیں ایسی ہیں جن کی غرض وغایت اوران کے فوائد سے ہم واقف نہیں ہوسکتے ہیں۔

۳۔ اس میں مسلمانوں کا امتحان اور مومنین کی آزمائش ہے، ملت اسلامی کا یہ امتحان اور آزمائش کوئی تعجب خیز نہیں، قرآن کریم میں اس کے بہت سے شواہد موجود ہیں اللہ تعالیٰ سورہ عنکبوت میں فرماتا ہے:

الٓمّٓ ۞١ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ يُّتۡرَكُوۡۤا اَنۡ يَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا وَهُمۡ لَا يُفۡتَنُوۡنَ ۞٢ وَلَقَدۡ فَتَنَّا الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَلَيَعۡلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ صَدَقُوۡا وَلَيَعۡلَمَنَّ الۡكٰذِبِيۡنَ ۞٣ (عنکبوت)

الم۔کیا لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ (صرف) اتنا کہہ دینے سے کہ ہم ایمان لائے وہ چھوڑ دیئے جائیں گے اوران کا امتحان نہیں لیا جائے گا؟ ہم نے تو ان لوگوں کا امتحان لیا جوان سے پہلے گزر گئے، غرض خدا ان لوگوں کو جو سچے دل سے ایمان لائے ہیں یقینا علیحدہ دیکھے گا اور جھوٹوں کو بھی (علیحدہ) ضرور دیکھے گا۔

اور خداوند عالم کا یہ قول:

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ عَلٰى مَاۤ اَنۡتُمۡ عَلَيۡهِ حَتّٰى يَمِيۡزَ الۡخَبِيۡثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ (ال عمران۱۷۹)

(اے منافقو) خدا ایسا نہیں ہے کہ برے بھلے کی تمیز کئے بغیر،

جس پر تم ہو اسی حالت پر مومنین کو بھی چھوڑ دے۔

نبی اکرمؐ سے مروی ہے کہ امتحان اور آزمائش سے کوئی چارہ نہیں، امت اپنے بنیؐ کے بعد اس میں مبتلا ہوتی ہے تاکہ سچے اور جھوٹے کا تعین ہو جائے، کیونکہ وحی منقطع ہوگئی ہے اور تلوار اور افتراق کلمہ قیامت کے دن تک باقی ہے۔(۱۲۶)

آنحضرتؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علی! عنقریب ان کی آزمائش ان کے مال کے ذریعے ہوگی، یہ اپنے ایمان لانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ پر احسان جتلائیں گے، اس کی رحمت کی تمنا کریں گے اور اس کی سطوت اور دبدبہ سے مامون ہوں گے، جھوٹے شبہات اور بھولی ہوئی خواہشات کی وجہ سے اس کے حرام کو حلال سمجھیں گے، شراب کو نبیذ کہہ کر، حرام کو ہدیہ کہہ کر اور سود کو تجارت کہہ کر حلال سمجھیں گے۔

انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! میں انہیں کس درجے پر سمجھوں، مرتد ہونے کے درجے پر یا فتنہ کے درجے میں، آپؐ نے فرمایا: فتنہ اور آزمائش کی منزل پر۔(۱۲۷)

امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل قسم قسم کی جدوجہد کے ذریعے اپنے بندوں کو آزماتا اور امتحان لیتا ہے، انہیں کئی قسم کی ناپسندیدہ چیزوں میں مبتلا کرتا ہے تاکہ ان کے دلوں سے تکبر کو نکالے، ان میں عاجزی اور انکساری پیدا ہو اور اس طرح اس کو اپنے فضل وکرم اور ان کی بخشش کا ذریعہ بنائے۔ جیسا کہ فرمایا:

الٓمّٓ ۝۱ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝۲ (عنکبوت)

الم۔ کیا لوگوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ یہ کہنے پر ان کو چھوڑ دیا جائے گا کہ ہم ایمان لے آئے اور ان کا امتحان نہیں لیا جائے گا؟

خداوند عالم نے مسلمانوں کا کبھی ہجرت کے ذریعے امتحان لیا، کبھی جنگوں اور جہاد کے ذریعے، کبھی فتح ونصرت دے کراور کبھی شکست میں مبتلا کر کے، اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ساری جنگوں میں مسلمانوں کو فتح نصرت سے ہمکنار کرتا ،مگر یہ سب ہی امتحان اور آزمائش کے ذرائع تھے۔

صدر اسلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے تابعین اور تبع تابعین کا امتحان اس طرح لیا کہ وہ ایسے زمانے میں زندگی گزاریں جب بلا جواز ان کے امام مظلومیت میں گرفتار ہوں اور قید و بند، دربدری، جلاوطنی، اور آخر کار شہادت کی منزلوں سے گزر رہے ہوں یہ ان کا کیسا امتحان تھا کہ موسیٰ بن جعفر علیہما السلام کوتو قید و بند میں مبتلا دیکھیں اوران لوگوں پر عورتیں اور خادم حکومت کرر ہے ہوں۔

آج ہمیں خدائے عزوجل نے ہمارے امام علیہ السلام کی غیبت اور ہمارے رہبر وقائد کے عیاں نہ ہونے کے ذریعے آزمایا ہے اور امتحان لیا ہے تاکہ اس امتحان کے ذریعے یہ دونوں باتیں واضح ہوجائیں، مبداء (اور خدا) کے اعتقاد پر ہم قائم ہیں اوراسلام سے ہمارا تمسک ہے۔

۴۔ زندگی کی بہت سی سختیاں، شدائد، مصائب اور تکالیف ہمارے نفوس کی تکمیل کا ذریعہ بنتی ہیں اور ہماری اچھی صفات ان سے صیقل اوراجاگر ہوتی ہیں، یہ مشکلیں اور تکلیفیں اس بات کا باعث بنتی ہیں کہ ہم اس دنیا سے اپنا رشتہ کم سے کم کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف اپنی توجہ کا رخ موڑ دیں۔

ہمارے امام علیہ السلام کی غیبت بھی ان ہی مصیبتوں میں سے ایک ہے جو ان سے زیادہ بڑی نہ ہوتو کم بھی نہیں، یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب توجہ کے لیے حق کی نصرت ،معاشرے کی اصلاح، فرج میں تعجیل کی تمنا اور خدا کی طرف رخ موڑنے کے لیے ہے، اس امتحان میں کتنے ہی نفوس کی تکمیل، صفات کی درستی اور طبائع کی اصلاح مضمر ہے۔

طول عمر اور معمر اشخاص

امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں جو سب سے بڑا اعتراض اور شک وشبہ ظاہر کیا جاتا ہے وہ آپؑ کی طویل عمر پر ہے، یعنی جب عام آدمی ایک سو سال سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا تو آپؑ ایک ہزار سال سے زیادہ عرصے سے کیوں کر زندہ ہیں۔

آپؑ کے وجود مبارک سے انکار کرنے والوں کا سب سے بڑا اعتراض یہی ہے حالانکہ ہمارے پاس قرآن کریم، سیرت اور سوانح حیات کی کتابیں اور علم طب کے نظریات موجود ہیں جو اس اعتراض کا واضح جواب مہیا کرتے ہیں۔

قرآن مجید نے ہمیں واضح الفاظ میں بتایا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام طوفان سے پہلے اپنی قوم کو ساڑھے نو سو سال دعوت اسلام دیتے رہے، آپؑ کی عمر شریف دو ہزار سال سے بھی زیادہ تھی۔

ابلیس لعنۃ اللہ، حضرت آدمؑ سے بھی پہلے موجود تھا، آج بھی موجود ہے اور حشر و قیامت کے دن تک موجود رہے گا، سیر اور روایات کی کتابیں ان لوگوں کے ناموں اور تذکروں سے بھری ہوئی ہیں جنھوں نے سینکڑوں اور ہزاروں سال زندگیاں پائی تھیں، ابوحاتم سجستانی نے ایسے حضرات کے بارے میں ایک جدا کتاب لکھی ہے۔

بعض طویل العمر اصحاب کے لیے نہ صرف تواتر بلکہ اجماع بھی ہے۔

حضرت خضر علیہ السلام کشتی میں حضرت موسیٰؑ کے ساتھ تھے، شاذ و نادر افراد کو چھوڑ کر علماء اسلام کا اجماع ہے کہ آپؑ اب تک زندہ وسلامت موجود ہیں، شہاب الدین احمد بن علی بن محمد عسقلانی شافعی شیخ الاسلام نے (جو ابن حجر کے نام سے مشہور ہیں) حضرت خضر علیہ السلام کے حالات زندگی اپنی کتاب ''الاصابہ فی تمیز الصحابہ'' میں

لکھے ہیں اور انہیں رسول اکرمؐ کے صحابہ میں شمار کیا ہے کیونکہ وہ آپؐ کی بعثت کے بعد بھی زندہ تھے، حضرت خضرؑ کے علاوہ اور بھی اشخاص ہیں جن کے طول عمر پر اہل تاریخ و سیر کا اجماع ہے۔

جدید طب اور علم الابدان کی تحقیق ہے کہ جسم کے سب ہی اجزاء یہ صلاحیت رکھتے ہیں کہ وہ کئی ہزار سال تک زندہ رہیں، جسم مختلف اجزاء اور اعضاء کا مرکب ہے اور ان میں سے کسی میں نقص پیدا ہوتا ہے تو وہ جسم کے باقی اعضاء پر بھی اثر انداز ہوتا ہے، نتیجہ یہ کہ سارے نظام اور اعضاء سے زندگی اور حیات ختم ہو جاتی ہے۔

مجلہ ''المقتطف'' میں ہے کہ باوثوق محققین اور دانشوروں کا کہنا ہے کہ کسی جاندار کے جسم کے سارے اعضائے رئیسہ لا متناہی مدت تک بقاء کے حامل ہوتے ہیں، چنانچہ اس کا امکان ہے کہ انسان ہزار ہا سال تک زندہ رہ سکے، بشرطیکہ اسے ایسے عوارض لاحق نہ ہوں جو اس کی زندگی کے دھاگے کو بیچ سے توڑ دیں۔

یہ محض وہم و خیال نہیں بلکہ اس پر عملی تجربات بھی کئے گئے ہیں۔

ان تجربہ گاہوں میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ انسان محض اسی یا سو سال کی عمر تک پہنچ جانے کی وجہ سے نہیں مر جاتا بلکہ کچھ عارضے اور بیماریاں یکے بعد دیگرے بعض اعضاء کو لاحق ہوتی ہیں جو ان کو بیکار کر دیتی ہیں، چونکہ ان کا دوسرے اعضاء سے ربط ہوتا ہے اس لئے ان کے بیکار اور ناکارہ ہو جانے سے وہ بھی مر جاتے ہیں اگر سائنس ایسی دریافت کر پائے اور دوائیں ایجاد ہو جائیں جو ان بیماریوں کو اچھا کر دیں، یا ان کے بڑھتے ہوئے ہاتھ کو روک دیں تو پھر زندگی کے کئی سو سال تک باقی رہنے میں کوئی رکاوٹ نہ رہے۔ (۱۲۹)

مجلہ ''المقتطف'' میں ہے کہ جدید سائینسدانوں مثلاً ڈاکٹر الکسیس کارل، ڈاکٹر جاک لوب اور ڈاکٹر ورن لویس اور اس کی بیوی نے بعض دوسرے سائنسدانوں

کے ساتھ نیو یارک کی راکفلر لیبارٹری میں نباتات، حیوانات اور انسان پر مختلف تجربات کئے ہیں، انسان کے اعصاب وعضلات، دل گردوں، اور جلد وغیرہ پر تجربے کئے گئے ہیں، گردوں وغیرہ کو الگ کر کے دیکھا گیا ہے کہ ان میں حیات نامیہ اس وقت تک باقی رہتی ہے جب تک لازم اور ضروری غذا وافر مقدار میں موجود رہے، اس کے خلیے اس غذا کے مطابق، جو انہیں مہیا کی جاتی ہے، نشوونما پاتے اور بڑھتے رہتے ہیں جب تک کہ خارج سے انہیں کوئی عارضہ لاحق نہیں ہوتا۔

یہاں ڈاکٹر الکسیس کارل کے ان تجربات کے نتائج پیش کئے جاتے ہیں جو انہوں نے ۱۹۱۲ء میں انجام دیئے تھے۔

۱۔ خلیوں (CELLES) والے اجزا اس وقت تک زندہ رہتے ہیں جب تک غذا کی قلت یا کسی جرثومہ کے اندر داخل ہونے کی وجہ سے انہیں کوئی عارضہ لاحق نہ ہو۔

۲۔ یہ اعضاء صرف زندہ نہیں رہتے بلکہ ان کے خلیوں میں نشوونما بھی ہوتی رہتی ہے وہ اسی طرح بڑھتے رہتے ہیں جس طرح وہ جاندار کے جسم کے اندر رہ کر بڑھتے اور نشوونما پاتے ہیں۔

۳۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ان کی اس نشوونما اور بڑھنے کا صحیح اندازہ لگایا جا سکے اور غذا کی کمی وبیشی کے مطابق ان کے بڑھنے اور پھلنے پھولنے کی مقدار کا اندازہ کیا جا سکے۔

۴۔ زمانہ اور مدت ان کی اس نشوونما پر اثر نہیں ڈالتی، یعنی زیادہ عرصہ گزرنے سے یہ خلیے بوڑھے اور کمزور نہیں ہوتے، ان پر بڑھاپے کا ضعف طاری نہیں ہوتا، یہ اس سال بھی ویسے ہی نشوونما پاتے ہیں اور بڑھتے ہیں جس طرح پچھلے سال اور اس سے پہلے کے سالوں میں نشوونما پاتے رہے ہیں۔

بظاہر ان کے حالات یہی بتائے ہیں کہ جب تک ان کے نگران اور محققین ان کی دیکھ بھال کرتے رہیں گے اور انہیں غذا پہنچاتے رہیں گے یہ خلیے اور ان پر مشتمل اعضاء اسی طرح زندہ اور نامی رہیں گے۔

جان ہاپکنس یونیورسٹی کا پروفیسر دیمند وبرل، الکسیس کارل کے افکار کی تائید میں کہتا ہے کہ جسم انسانی کے سارے (خلیوں والے) اجزائے رئیسہ کے بارے میں سائنسی تحقیقات اور تجربوں سے ثابت ہو چکا ہے کہ ان کی بقاء ممکن ہے اور ان کے طویل عرصے تک زندہ رہنے کی بنا پر ان کی بقاء کے امکانات بہت زیادہ ہیں۔

نیشنل جیوگرافک سوسائٹی نے پروفیسر مذکور کی تقریر شائع کی ہے جس میں اس نے اصرار کیا ہے کہ انسان ۱۴۰۰ سال تک زندہ رہنے کی قدرت رکھتا ہے بشرطیکہ تجربہ گاہ میں بعض جانوروں کی طرح منفی درجہ حرارت سے اس کو سن کر دیا جائے کہ وہ اس سردی کے دور میں مسلسل سوتا رہے، اسی تقریر میں کہا گیا ہے کہ سردی کے موسم میں جانور کو سن کر دیا جائے تو اس کی زندگی اتنی طویل ہو جاتی ہے کہ وہ بیس گنا زیادہ زندگی گزار سکتا ہے، بہ نسبت عام جانور کے جو ہر موسم میں عام زندگی گزارتا ہے۔(۱۳۰)

رسالہ ''الہلال'' میں ذکر ہے کہ کئی دوسرے سائنسدان اور محققین اس میں کامیاب ہوئے ہیں کہ وہ پھلوں کی مکھی کی عمر ۹۰۰ گنا زیادہ طویل کر دیں، اس کا طریقہ ایجاد ہوا ہے کہ اس مکھی کو زہریلے مادوں اور اس کے دشمنوں سے بچایا جائے اور جس حدت اور حرارت میں وہ عموماً زندگی گزارتی ہے اس حرارت کو کم رکھا جائے، الکسیس کارل نے مرغی کے انڈے پر تجربہ کیا تو وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ اگر انڈے کے اندر بچے کے دل میں خلیوں کو بعض عوامل سے محفوظ کر لیا جائے تو اس کو سترہ سال کی مدت تک زندہ رکھا جا سکتا ہے۔

اگر ہم انسانی زندگی پر مسلط عوامل و اسباب پر غور کریں تو پتہ چلے گا کہ بیمار چمڑے کے غدہ سے ہم مشہور مادہ ''کراتن'' لے لیں تو امکان ہے کہ اسے اس کی طبعی (نارمل) حالت کی طرف واپس پلٹا دیں اور صحیح غدہ کے خلاصے کے ذریعے اسے بیماری اور نابودی سے بچالیں۔

بعض اوقات ایسا ہوا ہے کہ خراب انیمیاء کے برے اثر سے موت کے منہ میں پہنچے ہوئے شخص کو جگر کے صحیح اور خالص حقنہ سے بچا لیا گیا، یہ موت اگر واقع ہوتی تو اس کی وجہ بڑھاپے میں ہونے والی موت سے مختلف نہ ہوتی۔

جب کوئی شخص نشے کی حالت میں ہو تو اسے پانکریاس کے ست کے حقنہ کے ذریعے نارمل حالت میں لایا جاسکتا ہے۔

سائنسدانوں نے اصلی جرثوموں کا پتہ چلا لیا ہے اور وہ ان کی دسترس میں آگئے ہیں جب کہ پہلے یہ ناممکن سمجھا جاتا تھا، سائنسدان نے مینڈک اور پرندوں میں جنس کی تبدیلی کے تجربے کئے ہیں، انسان پر ابھی تک اس کا تجربہ نہیں ہوسکا، چونکہ حیوانات میں یہ بات ممکن ہو چکی ہے اس لئے انسان میں بھی امکانات ہیں اور مستقبل میں حقیقت اشیاء کا مزید انکشاف ہو جائے تو یہ بھی ممکن ہو جائے گا۔(۱۳۱)

مگر جو امام مہدی علیہ السلام کی طولِ عمر کے امکان کا انکار کرتا ہے اس سلسلے کا سب سے عمدہ اور اچھا جواب وہ ہے جو سید بن طاؤس رضی اللہ عنہ نے بغداد کے ایک عالم الفیف کو دیا تھا، الفیف نے آنجنابؑ کی طول عمری پر اعتراض کیا تو سید رحمہ اللہ نے اس سے کہا کہ اگر کوئی شخص بغداد آکر دعویٰ کرے کہ وہ پانی پر چل سکتا ہے اور فلاں دن وہ پانی پر چل کر دکھائے گا تو اس شہر میں سے شاید ہی کوئی ہو جو اس (غیر معمولی اور محیر العقول) کام کو معینہ روز دیکھنے نہ آئے، وہ شخص دوسرے دن بھی یہی کام لوگوں کو دیکھائے تو پہلے دن کی نسبت لوگوں کی حاضری کم رہے گی، تیسرے دن

بھی اس کو دہرائے تو شاذ و نادر ہی لوگ دیکھنے آئیں، اگر متواتر کئی روز وہ پانی پر چلتا رہے تو لوگوں کے لیے یہ بات تعجب اور اچنبھے کی نہیں رہے گی۔

یہی بات حضرت مہدی علیہ السلام کی اتنی طول عمر کے بارے میں بھی کہی جا سکتی ہے لوگ اسے تعجب کی نگاہ سے نہ دیکھیں اگر وہ گزشتہ زمانے میں لوگوں کی طویل عمروں پر نظر کریں اور پتہ چلے کہ بہت سے اصحاب کی بڑی بڑی دراز عمریں ہو چکی ہیں۔(۱۳۲)

کچھ نام ایسے ہیں جن کی طویل عمر کے تذکرے عام ہیں اور جو عام عمر سے زیادہ زندہ رہے۔(۱۳۳) ان ہی میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے نام کا بھی اضافہ کر لیا جائے، خداوند تعالیٰ کی اپنی مخلوق میں مختلف شان ہے۔

۱۔ ابراہیم علیہ السلام ۔۔۔۔۔۔۔آنحضرتؐ سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیمؑ ۱۷۵ سال زندہ رہے۔(۱۳۴)

۲۔ ابلیس علیہ اللعنۃ ۔۔۔۔۔۔قران کریم کی نص کے مطابق اس کو یوم وقت معلوم تک مہلت دی گئی ہے۔

۳۔ ادریس علیہ السلام ۔۔۔۔۔۔۹۶۵ سال زندہ رہے۔(۱۳۵)

۴۔ آدم علیہ السلام ۔۔۔۔۔۔۔۔آنحضرتؐ سے منقول ہے کہ ابوالبشر آدم علیہ السلام ۹۳۰ سال زندہ رہے۔(۱۳۶)

۵۔ افرید ون العادل۔۔۔۔۔۔ایک ہزار سال زندہ رہا۔(۱۳۷)

۶۔ انوش۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۹۶۵ سال زندہ رہے۔(۱۳۸)

۷۔ اصحاب کہف ۔۔۔۔۔۔۔سید امین نے کہا ہے کہ اصحاب کہف

کے سونے کی حالت میں زندہ باقی رہنے پر نص قرآن موجود ہے جب کہ ان کا کتا بھی غار کے سامنے اپنے اگلے پاؤں پھیلائے رہا، وہ اپنی پہلی نیند میں تین سونو سال سوئے رہے جیسا کہ قرآن مجید نے ان کے بارے میں بتایا ہے۔

اب اصحاب کہف کا واقعہ زیادہ عجیب وغریب اور انسانی سوچ سے دور ہے یا اس شخص کی بقاء اور طول عمری کا جو کھاتا پیتا ہے، چلتا پھرتا ہے اور سوتا جاگتا ہے اور اپنے آپ کو صاف ستھرا رکھتا ہے، اصحاب کہف تو صدیوں سوتے رہے، نہ کھاتے تھے نہ پیتے تھے اور نہ اپنے آپ کو پاک صاف کر سکتے تھے۔

قرآن کریم میں حضرت عزیزؑ کے سو سال تک مردہ حالت میں رہ کر پھر زندہ ہونے کی نص ہے، اس دوران ان کا کھانا خراب نہیں ہوا تھا، ان کا گدھا (سواری) بھی ان کے ساتھ تھا، یہ واقعہ زیادہ عجیب وغریب ہے یا امام مہدی علیہ السلام کا اتنے عرصے زندہ رہ جانا۔

قرآن کریم ہی میں اہل جنت اور اہل جہنم کے باقی رہنے کی نص آئی ہے ایسی روایات بھی ہیں جن میں کوئی اختلاف نہیں کہ اہل جنت نہ بوڑھے ہوں گے اور نہ کمزور ونحیف اور نہ ہی ان کے نفسوں اور حواس میں کوئی نقص پیدا ہوگا۔(۱۳۹)

۸۔ عوج بن عناق۔۔۔۔۔۳۶۰۰ سال زندہ رہا۔

۹۔ جمشید۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۷۱۶ سال زندہ رہا۔(۱۴۰)

۱۰۔ بخت نصر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۱۵۰۷ سال زندہ رہا۔(۱۴۱)

۱۱۔ برد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۹۶۲ سال زندہ رہا۔(۱۴۲)

۱۲۔ حضرت عیسیٰؑ۔ احادیث متواتر صحاح میں آئی ہیں کہ آنجنابؑ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ساتھ خروج کریں گے اور ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے

اور دجال کو وہی قتل کریں گے۔

۱۳۔ حضرت نوح علیہ السلام۔امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت نوحؑ ۲۵۰۰ سال زندہ رہے، ۸۵۰ سال مبعوث ہونے سے پہلے کا ۹۵۰ سال اپنی قوم میں دعوت گزرا اور ۷۰۰ سال کشتی سے اترنے اور پانی خشک ہونے کے بعد زندہ رہے۔

۱۴۔ حضرت ہود علیہ السلام کی دعوت کا زمانہ ۷۶۰ سال تھا، آپ کی قوم کے لوگوں کی عمریں ۴۰۰ سال کی ہوا کرتی تھیں، کتاب ''مستطرف'' میں ہے کہ آپ ۹۶۲ سال زندہ رہے۔(۱۴۳)

۱۵۔ ہونسنگ بن کیومرث۔۵۰۰ سال زندہ رہا۔(۱۴۴)

۱۶۔ ہارد۔۹۶۲ سال زندہ رہا۔(۱۴۵)

آپؑ کے ظہور کی علامات

اس فصل میں امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی رسول اکرمؐ اور آئمہ علیہم السلام سے آئی ہوئی بعض علامات پیش کی جائیں گی۔

ان میں سے بعض حتمی ہیں جن کا واقع ہونا ضروری ہے، جیسا کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ بنی عباس کا اختلاف حتمی اور یقینی ہے اور سفیانی کا خروج ماہ رجب میں یقینی ہے۔۔۔۔وغیرہ۔

بعض غیر یقینی ہیں، یعنی ممکن ہے کہ وہ محو ہو جائیں یا ظاہر ہو جائیں۔

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾ (رعد۳۹)

خدا جسے چاہتا ہے محو کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے
اور اصل کتاب اسی کے پاس ہے۔

بعض علامات آپؑ کے ظہور سے بہت پہلے کی ہیں، مثلاً عام وضع و کیفیت، معاشرتی و اجتماعی انحطاط و اخلاقی زوال کی علامات، جن کا احادیث میں ذکر ہے یہ اس فصل میں پیش کی جائیں گی، بعض علامات آپؑ کے ظہور کے قریب کی ہیں مثلا بیداء (بیابان) کا دھنس جانا، آسمانی ندا کا آنا اور نفس زکیہ کا قتل ہونا وغیرہ۔

اول ہم ان احادیث کا ذکر کریں گے جو رسول اعظمؐ سے آئی ہیں، پھر آئمہ طاہرینؑ سے اور بعض صحابہ کبار اور تابعین سے، جو ہم تک پہنچی ہیں۔

۱۔ پہلی خبر

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہم میں سے اس امت کے مہدیؑ ہیں۔

جب دنیا میں فتنہ وفساد برپا ہوگا، فتنے ظاہر ہوں گے، راستے کٹ جائیں گے، بعض دوسروں پر غارتگری کریں گے، نہ بڑا چھوٹے پر رحم کرے گا اور نہ چھوٹا بڑے کی عزت وتوقیر کریگا، اس وقت اللہ تعالیٰ ہمارے مہدیؑ کو، جو حسینؑ کے صلب سے نویں ہیں، مبعوث کرے گا، وہ گمراہی کے قلعوں کو فتح کرے گا اور بند دلوں کو کھولے گا، وہ دین کے لیے آخری زمانے میں قیام کرے گا جس طرح میں نے پہلے زمانے میں قیام کیا ہے، وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوخبر گی۔(۱۴۶)

۲۔دوسری خبر

آپؐ نے فرمایا:

میرے بعد ایسے فتنے ہوں گے جن سے کوئی چھٹکارا نہیں ملے گا ان میں بھاگ دوڑ اور جنگ وجدال ہوگا ان کے بعد ان سے زیادہ شدید فتنے ہوں گے، جب ان میں کمی ہوگی تو وہ پھر بڑھنے لگیں گے، یہاں تک کہ عربوں کا کوئی گھر نہیں بچے گا جس میں وہ داخل نہ ہوں اور نہ کوئی مسلمان ہوگا جس تک وہ نہ پہنچیں گے، یہاں تک کہ میری عترت میں سے ایک شخص خروج کرے گا۔(۱۴۷)

۳۔تیسری خبر

آنحضرتؐ نے اپنی ایک طویل حدیث میں حضرت علیؑ سے فرمایا: پھر ایک ایسی ندا آئے گی جو دور سے اسی طرح انسان سنے گا جیسے وہ نزدیک کی آواز سنتا ہے، یہ مومنین کے لیے رحمت ہوگی اور منافقین کے لیے عذاب۔

انہوں نے عرض کیا: وہ ندا کیا ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا: تین آوازیں ماہ رجب میں آئیں گی، پہلی یہ ہوگی۔

"الا لعنته الله علی الظالمین"

یادرکھو کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

دوسری آواز ہوگی:

"ازفت الاذقه"

قریب ہونے والی قریب آگئی ہے۔

تیسری آواز ہوگی:

"الا ان الله قد بعث فلاں......"

اس میں سورج کے قرن کے ساتھ بدن کو دیکھیں گے۔

یادرکھو کہ اللہ نے فلاں شخص کو، جن کا نسب علیؑ تک پہنچے گا، مبعوث کیا ہے، اس میں ظالموں کی ہلاکت ہوگی، اس وقت فرج و کشائش نصیب ہوگی اس میں ان کے سینوں کو شفا ملے گی اور ان کے دلوں کا غیض وغضب ختم ہوگا۔

انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ؟ میرے بعد کتنے امام ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا! حسینؑ کے بعد نو اور ان کا نواں قائم ہے۔(۱۴۸)

۴۔ چوتھی خبر

حدیث معراج میں آپؐ سے منقول ہے:

میں اس کی (یعنی علیؑ کی) صلب سے گیارہ مہدیؑ نکالوں گا جو سب تیری ذریت سے ہوں گے، باکرہ بتولؑ سے ان میں سے آخری فرد کے پیچھے عیسیٰؑ بن مریمؑ نماز پڑھیں گے، وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی، اس کے ذریعے میں ہلاکت سے نجات دوں گا، گمراہی سے ہدایت دوں گا، اندھے کو درست کروں گا، مریض کو شفا دوں گا، میں نے عرض کیا: اے میرے

معبود! اے میرے آقا یہ کب ہوگا؟

اللہ عزوجل نے وحی کی کہ اس وقت ہوگا جب علم اٹھ جائے گا اور جہالت کا دور دورہ ہوگا، قرآن پڑھنے والے تو بہت ہوں گے، مگر عمل کرنے والے کم ہوں گے، قتل زیادہ ہوں گے، ہدایت کرنے والے فقہا کی کمی ہوگی، گمراہ کنندہ اور خیانت کرنے والے فقہا زیادہ ہوں گے۔ شعرا کی کثرت ہوگی تیری امت قبروں کو مسجدیں بنا ڈالے گی قرآن کو آراستہ کیا جائے گا، مساجد کو سونے اور چاندی سے مزین کیا جائے گا، ظلم وجورا اور فساد زیادہ ہوگا فریب کا چلن ہوگا، اسی کا حکم تیری امت کو دیا جائے گا اور نیکیوں سے روکا جائے گا۔

مرد صرف مردوں پر عورتیں صرف عورتوں پر اکتفا کریں گے، امرا اور حاکم کافر ہوں گے اور ان کے ساتھی اور عملہ فاجر، ان کا ساتھ دینے والے ظالم، ان کے مشیر فاسق۔

اس وقت تین جگہوں پر زمین اندر کو دھنس جائے گی ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک جزیرۃ العرب میں، تمہاری ذریت کے ایک فرد کے ہاتھوں بصرہ برباد ہوگا اس کے ساتھ زنوج (یعنی جری لوگ) ہوں گے، حسینؑ بن علیؑ کی اولاد میں سے ایک شخص خروج کرے گا، سحستان کی جگہ سے دجال کا ظہور ہوگا اور سفیانی ظہور کریگا۔

میں نے عرض کیا: میرے معبود! کون کون سے فتنے کھڑے ہوں گے؟

میری طرف وحی کی اور مجھے بنی امیہ اور میرے چچا کی اولاد کے فتنے کی خبر دی پھر جو کچھ بھی قیامت تک ہونے والا ہے اس کی خبر دی۔

جب میں زمین پر اترا تو میں نے اپنے چچا زاد بھائی کو اس کی وصیت کی، میں نے رسالت کو ادا کیا اور اس بات پر اللہ کی حمد ہے جیسا کہ انبیاء نے اس کی حمد کی،

جس طرح مجھ سے پہلے ہر شے نے اس کی حمد کی اور ہر وہ شئے جس کا وہ قیامت تک خالق ہے۔(۱۴۹)

۵۔ پانچویں خبر

امیرالمومنینؑ نے فرمایا: قائمؑ کے سامنے سرخ موت ہے اور سفید موت ہے، ٹڈی دل ہے، سرخ رنگ کا جو خون کے رنگ کی طرح ہے سرخ موت تلوار ہے اور سفید موت طاعون اور وبا ہے۔(۱۵۰)

۶۔ چھٹی خبر

نزال بن سبرہ سے روایت ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے خطبہ دیا، خدا کی حمد و ثنا کے بعد کہا کہ مجھ سے پوچھو اے لوگو اس سے پیشتر کہ مجھے اپنے درمیان نہ پاؤ اور یہ تین مرتبہ دہرایا۔

صعصعہ بن صوحان کھڑا ہوا اور پوچھا کہ یا امیرالمومنینؑ! دجال کب خروج کرے گا؟ حضرت علیؑ نے فرمایا بیٹھ جاؤ خدا نے تیری بات سن لی ہے اور وہ تیرا مقصد جانتا ہے خدا کی قسم جس سے دریافت کیا گیا وہ پوچھنے والے سے اس میں اعلم نہیں ہے مگر اس کی علامات اور نشانیاں ہیں جو ایک دوسری کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں جس طرح ایک پاؤں کا جوتا دوسرے پاؤں کے برابر ہوتا ہے (اور پہچانا جاتا ہے) اگر تو چاہے تو میں انہیں بیان کروں، صعصعہ نے کہا ہاں! یا امیرالمومنینؑ۔

آپؑ نے فرمایا: یاد رکھو اس کی علامات یہ ہیں:

جب لوگ نماز کو زندہ نہ رہنے دیں گے، امانت کو ضائع کریں گے، جھوٹ کو حلال سمجھیں گے سود کھائیں گے، رشوت لیں گے، پختہ عمارتیں بنائیں گے، دین کو دنیا کے بدلے بیچیں گے، بیوقوفوں کو اپنا حاکم بنائیں گے، عورتوں سے مشورے لیں گے،

قطع رحمی کریں گے، خواہشات کی پیروی کریں گے، خون بہانا آسان سمجھیں گے۔

جب حلم و بردباری کو کمزوری سمجھا جائے گا اور ظلم وستم پر فخر کیا جائے گا، حاکم فاجر اور بدکار ہوں گے، وزراء ظالم ہوں گے، عرفاء خیانت کار ہوں گے، قراء فاسق ہوں گے اور جھوٹی شہادتیں دی جائیں گی، علی الاعلان فسق و فجور، بہتان، گناہ اور سرکشی وطغیان ہوگا، قرآن آراستہ کئے جائیں گے اور سجائے جائیں گے، مساجد کو سونے چاندی اور نقش ونگار سے مزین کیا جائے گا اور ان کے اونچے اونچے مینار ہوں گے۔

برے لوگوں کی عزت ہوگی اور ان کو احترام کی نظر سے دیکھا جائے گا، نماز کی صفوں میں لوگ تو بہت ہوں گے لیکن ان کی خواہشات الگ الگ اور مختلف ہوں گی، معاہدے توڑے جائیں گے جس کا وعدہ ہے وہ قریب ہوگی۔

دنیا کے لالچ میں عورتیں اپنے شوہروں کے ساتھ تجارت میں شریک ہوں گی، فاسقوں کی آواز تیز ہوگی اور وہ سنی جائے گی، قوم کا رہبر وہ ہوگا جو اس قوم میں زیادہ پست اور ذلیل ہوگا، بروں سے ان کے شر کے خوف سے ڈرا جائے گا، جھوٹے کی تصدیق ہوگی خیانت کار کو امین بنایا جائے گا زیب وزینت اور گانے بجانے کے آلات خریدے جائیں گے۔

اس امت کے بعد کے لوگ پہلے لوگوں کو لعنت کریں گے عورتیں گھوڑوں پر سوار ہوں گی، عورت اور مرد ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرلیں گے۔

گواہ بنائے گئے بغیر گواہی دی جائے گی، گواہی بغیر حق کو پہچانے ہوئے دی جائے گی، دین سیکھا جائے گا مگر دین کی خاطر نہیں دنیا کے عمل کو آخرت پر ترجیح دی جائے گی، بھیڑ کی کھال بھیڑیئے پہن لیں گے جب کہ ان کے دل مردار سے زیادہ متعفن ہو چکے ہوں گے اور صبر کرنا ایلوا پھل سے زیادہ تلخ ہوگا۔

اس وقت سے ڈرنا، ڈرنا اور جلدی کرنا جلدی۔

اس زمانے میں رہنے کی بہترین جگہ بیت المقدس ہوگی، لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ہر شخص تمنا کرے گا کہ کاش وہ وہاں کا رہنے والا ہوتا۔(۱۵۱)

۷۔ساتویں خبر

امیرالمومنین علیہ السلام نے اپنی ایک طویل حدیث میں فرمایا:

پھر تدبیریں ہوں گی ایک دوسرے سے پشت پھیر لی جائے گی، عرب اور عجم کے حاکموں کے درمیان اختلاف ہوگا اور ان کا یہ اختلاف برقرار رہے گا، یہاں تک کہ معاملہ اور بادشاہی ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک فرد کے قبضے میں چلی جائے گی۔

آپؑ نے فرمایا: پھر حاکموں کا حاکم، کافروں کا قاتل اور وہ شہنشاہ جس کے آنے کی امید میں لوگ ہوں گے اور جس کی غیبت میں عقلیں حیران تھیں، اے حسینؑ تمہاری اولاد میں سے نواں ہے وہ دورکنوں کے درمیان ظاہر ہوگا اور ثقلین (جن وانس) پر غالب آئے گا وہ پست اور کمینے لوگوں کو کرہ ارض پر نہیں رہنے دے گا، طوبیٰ اور خوشخبری ہے ان مومنین کے لیے جوان کے زمانے کا ادراک کریں گے اور اس زمانے سے متعلق ہوں گے، ان کے زمانے میں حاضر وشاہد ہوں گے اور اس کی قوموں سے ملاقات کریں گے۔(۱۵۲)

۸۔آٹھویں خبر

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: تین علامتوں سے فرج وکشائش کا انتظار کرو، انہوں نے عرض کیا: وہ تین چیزیں کیا ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: اہل شام کا آپس میں اختلاف

خراسان کی طرف سے سیاہ جھنڈوں کا لہرایا جانا اور

گھبرا دینے والی بات رمضان کے مہینے میں۔

آپؑ سے عرض کیا گیا ماہ رمضان میں گھبرا دینے والی چیز کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: آسمان سے ایک ایسی منادی ہوگی جو سوئے ہوئے کو بیدار کردے گا اور جو جاگتا ہوگا وہ اس سے پریشان ہوجائے گا۔

سب ہی انسان اس کو سنیں گے، دنیا کا کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جو یہ کہے کہ اس نے وہ نہیں سنا۔ (۱۵۳)

۹۔نویں خبر

ابورومان نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ جب منادی ندا کرے گا کہ حق آل محمدؐ میں ہے تو اس وقت مہدیؑ کا ذکر لوگوں کی زبان پر ہوگا وہ کسی اور کا ذکر نہیں کریں گے۔ (۱۵۴)

۱۰۔دسویں خبر

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: جب تمہارے حجاز میں آگ لگے اور تمہارے نجف میں پانی جاری ہو تو اس کے ظہور کی توقع رکھنا۔ (۱۵۵)

۱۱۔گیارہویں خبر

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا:

یادرکھو کہ اس کے خروج کی دس علامات ہیں:

(۱)۔ کوفے کے گلی کوچوں میں جھنڈوں کا لہرانا۔

(۲)۔ مسجدوں کا معطل ہوجانا۔

(۳)۔ حاجیوں کا حج سے کٹ جانا۔

(۴)۔ خراسان میں زمین کا دھنسنا۔

(۵)۔ پتھروں کا گرنا۔

(۶)۔ دمدار ستارے کا ظاہر ہونا۔

(۷)۔ ستاروں کا اقتران اور ملنا۔

(۸)۔ ہرج ومرج۔

(۹)۔ قتل۔

(۱۰)۔ لوٹ مار اور غارتگری۔

ان علامات میں سے ایک سے دوسری تک عجیب وغریب واقعات ہیں، یہ علامات جب مکمل ہو جائیں گی تو ہمارا قائمؑ قیام کرے گا۔(۱۵۶)

۱۲۔ بارہویں خبر

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: جب تم مشرق کی جانب آسمان سے بہت بڑی آگ کی علامات دیکھو جو کئی راتوں تک ظاہر ہو، اسی کے ساتھ آل محمدؐ کی کشائش یا لوگوں کی کشائش وفرج ہے اور وہ مہدیؑ کا اقدام ہے۔(۱۵۷)

۱۳۔ تیرہویں خبر

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: جب تم تین دن (یا سات دن) مشرق کی طرف سے آگ دیکھو تو فرج آل محمدؐ کی توقع رکھو، انشاء اللہ۔ پھر آنجنابؑ نے فرمایا منادی آسمان سے مہدیؑ کے نام کی ندا کرے گا جو مشرق ومغرب میں سنی جائے گی، جو سویا ہوا ہوگا وہ اٹھ بیٹھے گا جو کھڑا ہوگا وہ بیٹھ جائے گا، بیٹھا ہوا شخص گھبراہٹ میں اٹھ کھڑا

ہوگا، اس پر خدا کی رحمت ہو جو اس آواز کو سن کر لبیک کہے کیونکہ پہلی آواز جبرئیل روح الامین کی ہوگی۔(۱۵۸)

۱۴۔ چودھویں خبر

حضرت علی بن حسین علیہما السلام نے فرمایا: جب تمہارے شہر نجف کو سیلاب اور بارش پُر کردے اور حجاز میں آگ اور پتھر اور ڈھیلے ظاہر ہوں، تاتاری بغداد کے مالک ہو جائیں تو پھر قائمؑ منتظر کے ظہور کی توقع رکھو۔(۱۵۹)

۱۵۔ پندرہویں خبر

بشیر بن جذلم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی بن حسین علیہما السلام سے عرض کیا کہ مجھ سے (امام) مہدیؑ کے خروج کے اوصاف اور اس کی علامات بیان فرمائیں۔

آپؑ نے فرمایا:

آپؑ کے خروج سے پہلے الجزیرہ کے علاقے میں ایک شخص ہوگا جس کو عوف سلمی کہا جائے گا، اس کی پناہ گاہ بکریت ہوگی، اسے دمشق کی مسجد میں قتل کیا جائے گا۔

سمرقند سے شعیب بن صالح کا خروج ہوگا۔

سفیانی ملعون وادی یابس سے خروج کرے گا جو عتبہ بن ابوسفیان کی اولاد سے ہوگا۔

جب سفیانی کا خروج ہوگا تو مہدیؑ اپنے آپؑ کو مخفی رکھیں گے اور اس کے بعد خروج کریں گے۔(۱۶۰)

۱۶۔سولھویں خبر

جابر سے راویت ہے کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے عرض کیا کہ یہ امر کب ہوگا؟ آپؑ نے فرمایا: جابر اس وقت ہوگا جب حیرہ اور کوفہ کے درمیان لوگ کثرت سے قتل ہوں گے۔(۱۶۱)

۱۷۔سترہویں خبر

ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: خراسان سے کوفے کی طرف سیاہ علم اور جھنڈے اتریں گے، جب مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو آپؑ کی طرف بیعت لینے کا پیغام بھیجا جائے گا۔(۱۶۲)

۱۸۔اٹھارہویں خبر

جابر بن یزید جعفی سے روایت ہے کہ ابوجعفر محمد بن علی باقر علیہما السلام نے فرمایا: اے جابر اپنی جگہ جمے رہنا جب تک ان علامات کو نہ دیکھ لینا جن کا میں تم سے ذکر کر رہا ہوں، تو ان کا ادراک کرنا۔

پہلی علامت بنی عباس کا اختلاف ہے میں نہیں سمجھتا کہ اس چیز کا ادراک کر سکو مگر اس کو میری طرف سے بیان کرنا۔

ایک منادی آسمان سے ندا کرے گا۔

دمشق کی جانب سے تمھیں فتح کی آواز آئے گی۔

شام میں جابیہ نامی بستی (زمین میں) دھنس جائے گی۔

دمشق کی مسجد کی دائیں طرف کا ایک حصہ گر جائے گا۔

ترکوں میں سے ایک خارجی گروہ خروج کرے گا۔

اس کے پیچھے روم کی گڑ بڑ ہو گی۔

عنقریب ترک بھائی آگے بڑھ کر جزیرہ میں اتر پڑیں گے۔

روم کے خارجی آگے بڑھ کر رملہ میں اتریں گے

اے جابر! اس سال اوروں کی نسبت مغرب کی طرف بہت زیادہ اختلاف ہوگا، پہلا علاقہ جو برباد ہوگا وہ شام کا علاقہ ہے وہ تین پرچم پر اختلاف کریں گے، اصہب کا جھنڈا اور سفیانی کا جھنڈا، سفیانی کا البقع سے ٹکراؤ ہوگا۔ دونوں میں جنگ ہوگی جس کے نیتجے میں ابقع قتل ہوگا، پھر وہ اصہب کو قتل کرے گا، سفیانی پھر عراق کی طرف بڑھے گا اس کا لشکر قرقیسیا سے گزرے گا تو وہاں جنگ ہوگی، جباروں میں سے ایک لاکھ افراد مارے جائیں گے۔

سفیانی ستر ہزار کا ایک لشکر کوفہ کی طرف بھیجے گا جو اہل کوفہ کو قتل کرے گا، انہیں سولی پر لٹکائیں گے اور قید کریں گے۔

اس دوران خراسان کی جانب سے جھنڈے بہت تیزی سے منزلوں کو طے کرتے ہوئے آگے بڑھیں گے، ان کے ساتھ قائمؑ کے اصحاب میں سے چند افراد ہوں گے۔

اہل کوفہ کے موالیوں میں سے ایک شخص کمزور ساتھیوں کے ساتھ خروج کرے گا، اسے سفیانی کے لشکر کا سالار حیرہ اور کوفہ کے درمیان قتل کر دے گا۔

سفیانی کچھ لوگوں کو مدینہ کی طرف بھیجے گا۔

حضرت مہدیؑ وہاں سے مکہ کی طرف چلے جائیں گے جہاں آپؑ موسیٰؑ بن عمران کی سنت کے مطابق حالت خوف میں احتیاط سے داخل ہوں گے۔

سفیانی کے لشکر کے سالار کو جب یہ خبر ملے گی کہ مہدیؑ مکہ کی طرف نکل گئے ہیں تو وہ آپؑ کے پیچھے ایک لشکر بھیجے گا جو آپؑ کو پا نہیں سکے گا۔

جب سفیانی کے لشکر کا امیر بیداء (مکہ اور مدینہ کے درمیان میں ایک بیابان) میں اترے گا تو آسمان سے ایک منادی ندا کرے گا: اے بیداء اس قوم کو تباہ و برباد کر دے، چنانچہ زمین ان کو نگل جائے گی، ان ساروں میں سے صرف تین آدمی بچ سکیں گے جن کے چہرے پیچھے کی طرف مڑے ہوئے ہوں گے، یہ تینوں قبیلہ کلب میں سے ہوں گے۔

ان ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے:

یَآاَیُّهَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓی اَدْبَارِهَآ (النساء ۴۷)

اے وہ لوگ جن کو کتاب دی گئی ایمان لے آؤ اس پر جس کو ہم نے نازل کیا ہے یہ اس کی تصدیق کرتا ہے جو تمہارے پاس ہے، اس سے پہلے کہ ہم چہروں کو بگاڑ دیں اور ان کو ان کی پشت کی طرف پھیر دیں۔

آپؑ نے فرمایا:

قائمؑ اس دن مکہ میں بیت اللہ الحرام سے ٹیک لگائے ہوں گے اس سے پناہ مانگتے ہوں گے اور آپؑ ندا کریں گے:

اے لوگو! ہم اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے ہیں لوگوں میں سے جو ہماری بات کو قبول کرے تو ہم تمہارے نبی محمدؐ کے اہل بیت ہیں اور باقی لوگوں سے زیادہ ہم اللہ اور محمدؐ کے حقدار اور اولیٰ ہیں۔

جو آدمؑ کے سلسلے میں ہم سے حجت کرے تو میں باقی لوگوں کی نسبت آدمؑ کا زیادہ حق دار اور اولیٰ ہوں، جو مجھ سے نوحؑ کے بارے میں حجت کرے تو میں نوحؑ کے ساتھ دوسروں کے مقابلے میں اولیت رکھتا ہوں، جو محمدؐ کے بارے میں مجھ سے

حجت کرے تو میں محمدؐ کے ساتھ دوسروں کی نسبت اولیت رکھتا ہوں، باقی انبیاءؑ کے بارے میں جو مجھ سے حجت کرے تو میں دوسرے لوگوں کی نسبت انبیاءؑ کے ساتھ اولیت رکھتا ہوں۔

کیا خداوندتعالیٰ اپنی محکم کتاب میں نہیں فرماتا:

إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٣٣﴾ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِن بَعْضٍ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٣٤﴾ (آل عمران ۳۳۔۳۴)

بے شک خدا نے آدمؑ و نوحؑ اور آل ابراہیمؑ اور آلؑ عمران کو عالمین میں چنا جو ایسی ذریت ہیں جن میں سے بعض بعض دوسرے سے ہیں اور اللہ تعالیٰ سننے اور جاننے والا ہے۔

میں آدمؑ کا بقیہ اور نوح کا ذخیرہ اور ابراہیمؑ سے چنا ہوا اور محمدؐ سے منتخب شدہ ہوں، صلی اللہ علیہم اجمعین۔

یاد رکھو کہ جو شخص مجھ سے رسول اللہؐ کی سنت میں حجت کرے تو میں سب لوگوں سے رسول اللہؐ کی سنت میں اولیت رکھتا ہوں۔

چنانچہ جو میری آج کی گفتگو سنے اسے میں اللہ کی قسم دیتا ہوں، جو تم میں حاضر ہے وہ غائب تک پہنچائے، میں اللہ کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں، اس کے رسولؐ کے حق کا اور خود اپنے حق کا کہ میرا تم پر رسول اللہؐ کے زیادہ قریبی ہونے کا حق ہے کہ تم ضرور ہماری اعانت اور مدد کرو، جو ہمیں تلاش کرتے پھرتے ہیں ان سے ہماری حفاظت کرو کیونکہ ہمیں ڈرایا گیا ہے اور ہم پر ظلم کیا گیا ہے ہمیں ہمارے گھروں سے اور ہمارے بیٹوں سے دور دھکیلا گیا ہے، ہم پر زیادتی کی گئی ہے، ہمیں ہمارے

حق سے دور کیا گیا ہے اہل باطل نے ہم پر افترا باندھا، ہمارے معاملے میں اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو، ہمارا ساتھ نہ چھوڑو، ہماری نصر کرو، خداوند تعالیٰ تمہاری نصرت کرے گا۔

آپؑ نے فرمایا:

خداوند تعالیٰ ان کے تین سو تیرہ اصحاب کو جمع کرے گا، انہیں کسی پیشگی وعدے کے بغیر خریف کے بادلوں کے ٹکڑوں کی طرح یکجا کر دے گا، اس بات پر اے جابر! وہ آیت دلالت کرتی ہے جس کا خدا نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔

اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا یَاْتِ بِکُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۴۸﴾ (البقرہ۔۱۴۸)

جہاں کہیں بھی تم ہو گے خدا تم سب کو لے آئے گا بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

چنانچہ یہ رکن ومقام کے درمیان آپؑ کی بیعت کریں گے، ان کے پاس رسول اللہ کی طرف سے عہد و میثاق ہوگا، جس سے بیٹے آباؤ اجداد کے وارث ہوتے ہیں۔

اے جابر! قائمؑ امام حسینؑ کی اولاد میں سے ایک شخص ہیں جن کے معاملے کی خدا ایک ہی رات میں اصلاح کر دے گا اور اسے درست کر دے گا۔

اے جابر! یہ بات اگر لوگوں کی سمجھوں میں نہ آئے تو ان کی رسول اللہؐ کی اولاد ہونے میں اور یکے بعد دیگرے آنے والے آئمہؑ کے وارث ہونے میں تو کوئی شبہ نہیں، اگر یہ بھی ان کے لیے مشکل ہے تو آسمانی آواز تو ان کے لیے مشکل نہیں ہوگی، اس وقت جب ان کے نام، ان کے باپ کے نام اور ان کے دادا کے نام سے ندا دی جائے گا۔(۱۶۳)

۱۹۔انیسویں خبر

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام کو یہ کہتے سنا کہ ہم میں سے جو قائمؑ ہوں گے ان کی نصرت رعب و دبدبہ سے کی جائے گی، فتح و نصرت سے ان کی تائید کی جائے گا، ان کے لیے زمین سمٹ جائے گی (مسافتیں کم ہو جائیں گی) ان کے لیے سارے خزانے ظاہر ہوں گے ان کی سلطنت مشرق و مغرب میں پھیلی ہوئی ہوگی۔

اللہ عزوجل ان کے ذریعے اپنے دین کو تمام ادیان پر غلبہ دے گا، خواہ مشرکین اس کو ناپسند کریں، زمین میں کوئی غیر آباد جگہ ایسی نہ ہوگی جو آباد نہ ہو جائے۔

حضرت روح اللہ عیسیٰؑ بن مریمؑ نازل ہو کر ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: یابن رسول اللہؐ! آپؑ کے قائم کب خروج کریں گے؟

آپؑ نے فرمایا:

جب مرد عورتوں کے اور عورتیں مردوں کے مشابہ ہو جائیں گی، مرد مردوں پر اکتفا کریں گے اور عورتیں عورتوں پر اکتفا کریں گی، عورتیں (گھوڑوں کی) زینوں پر سواری کریں گی۔

جھوٹی گواہی قبول کی جائے گی اور عدل کی گواہیاں رد کر دی جائیں گی، لوگ خون بہانے کو اور زنا کے ارتکاب کو معمولی بات سمجھیں گے، سود کو حلال سمجھا جائے گا، برے لوگوں سے ان کی زبان کے خوف سے تقیہ کیا جائے گا۔

سفیانی کا شام سے خروج ہوگا اور یمانی کا یمن سے۔

بیداء (کے بیابان) میں (سفیانی کا لشکر) دھنس جائے گا۔

اہل بیت محمدؐ سے ایک نوجوان رکن اور مقام کے درمیان قتل کیا جائے گا،

اس کا نام محمد بن حسن ''نفس زکیہ'' ہوگا۔

آسمان سے ایک پکار (اور ندا) آئے گی کہ حق اس میں اور اس کے شیعوں میں ہے، اس وقت ہمارے قائمؑ کا خروج ہے۔

جب وہ خروج کریں گے تو کعبہ سے پیٹھ لگائے ہوں گے۔

ان کی طرف تین سو تیرہ افراد جمع ہوں گے۔

سب سے پہلے جو آپؑ نطق اور کلام کریں گے وہ یہ آیت ہوگی:

بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ

(ھود۸۶)

تمہارے لئے (بقیۃ اللہ) بہتر ہے اگر تم مومن ہو۔

پھر وہ کہیں گے میں اس کی زمین پر بقیۃ اللہ ہوں، اس کی حجت ہوں اور تم پر اس کا خلیفہ ہوں، جو بھی آپؑ کو سلام کرے گا وہ کہے گا:

''السلام علیک یا بقیہ اللہ فی الرضبہ'

جب آپؑ کے پاس دہائیوں کی تعداد (دس ہزار) لشکر جمع ہو جائے گا تو آپؑ خروج کریں گے، چنانچہ زمین میں اللہ عزوجل کے علاوہ (بت وغیرہ میں سے) کوئی معبود باقی نہیں رہے گا مگر یہ کہ اس میں آگ لگ جائے گی اور وہ جل جائے گا، یہ ایک طویل غیبت کے بعد ہوگا تا کہ خداوند عالم جان لے کہ غیب میں کون اس کی اطاعت کرتا ہے اور اس پر ایمان لاتا ہے۔(۱۶۴)

۲۰۔ بیسویں خبر

حضرت ابوجعفرؑ نے فرمایا: قائمؑ کے قیام سے پہلے دو ایسی نشانیاں نمودار ہوں گی جو حضرت آدمؑ کے زمین پر آنے سے لے کر اب تک ظاہر نہیں ہوئیں یعنی

پندرہ ماہ رمضان کوسورج گرہن لگے گا اور ماہ رمضان کے آخر میں چاند گرہن ہوگا۔

ایک شخص نے کہا: یابن رسول اللہؐ! مہینے کے آخر میں سورج گرہن ہوگا اور چاند گرہن پندرہ کوتو ابوجعفرؑ نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں تو جو بات کہہ رہا ہے مگر یہ دو نشانیاں ہیں جو ہبوط آدمؑ سے لے کر ابھی تک نہیں ہوئیں۔ (۱۶۵)

۲۱۔اکیسویں خبر

ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

قائم (کے ظہور) سے پہلے کا سال بہت زیادہ بارشوں کا سال ہوگا، درختوں کے اوپر ہی کھجوریں خراب ہوجائیں گی، اس میں شک نہ کرو۔ (۱۶۶)

۲۲۔بائیسویں خبر

ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بنی عباس میں اختلاف کا پڑنا حتمی اور یقینی ہے، ماہ رجب میں سفیانی کا خروج حتمی ہے، نفس زکیہ کا قتل ہونا حتمی ہے۔

دن کے اول حصے میں آسمان سے ایک منادی ندا کرے گا جسے ہر قوم اپنی زبان میں سنے گی کہ یادرکھو حق علیؑ اور ان کے شیعوں میں سے ہے۔ (۱۶۷)

۲۳۔تیئیسویں خبر

ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قائمؑ کے قیام سے پہلے یمانی اور سفیانی ہوگا، آسمان سے منادی ندا کرے گا۔

بیداء میں دھنسنا ہوگا، اور نفس زکیہ قتل ہوگا۔ (۱۶۸)

۲۴۔چوبیسویں خبر

ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

قائمؑ کے قیام کرنے سے پہلے لوگوں پر شدید خوف، فتنہ اور فساد چھایا ہوگا، زلزلے، مصیبت اور بلا میں لوگ گرفتار ہوں گے، اس سے پہلے طاعون اور وبائیں ہوں گی، مغرب میں قاطع تلوار (جنگ و جدال) ہوگی، لوگوں میں شدید قسم کا اختلاف ہوگا جس سے دین میں تفرقہ پڑے گا اور لوگوں کی حالت میں تبدیلی اور تغیر ہوگا۔

لوگوں کی شدت وسختی، ان کی دیوانگی اور ایک دوسرے کے نگل جانے کو دیکھ کر صبح وشام آپؑ کے قیام کی تمنا کی جائے گی۔

چنانچہ جب بھی آپؑ کا خروج ہو وہ اس وقت ہوگا جب لوگ فرج وکشائش سے مایوس اور ناامید ہوں گے۔

طوبیٰ اور خوشخبری ہے اس کے لیے جو آپؑ کا ادراک کرے گا اور آپؑ کے اعوان وانصار میں سے ہوگا۔

ہر قسم کی ہلاکت اور ویل ہے اس کے لیے جو آپؑ سے دور ہوگا اور آپؑ کا مخالف ہوگا، آپؑ کے امر خلافت کے خلاف ہوگا اور آپؑ کے اعداء اور دشمنوں میں سے ہوگا۔ (۱۶۹)

۲۵۔ پچیسویں خبر

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ کسی شخص نے ابوعبداللہؑ سے سوال کیا کہ آپؑ کے قائمؑ کب ظہور کریں گے۔ تو آپؑ نے فرمایا:

جب گمراہی زیادہ ہوجائے گی اور ہدایت کم ہوگی۔

یہاں تک کہ آپؑ نے فرمایا ی: ماہ رمضان کی تیئسویں رات قائمؑ کے نام کی منادی ہوگی، آپؑ عاشور کے دن قیام کریں گے۔ (۱۷۰)

۲۶۔چھبیسویں خبر

ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:

قائمؑ کے قیام سے پہلے لوگوں کو گناہوں سے روکا جائے گا۔

اس آگ کے ذریعے جو آسمان میں ظاہر ہوگی۔

بغداد میں زمین کے دھنس جانے سے۔

شہر بصرہ میں زمین کے دھنسنے سے، وہاں گھروں کے برباد ہونے اور ان گھروں میں رہنے والوں کے نابود ہونے سے، اور اہل عراق کو ایسے خوف کے لاحق ہونے سے جس سے انہیں قرار نہیں ہوگا۔(۱۷۱)

۲۷۔ستائیسویں خبر

ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:

قائمؑ کے قیام اور نفس زکیہ کے قتل کے درمیان پندرہ راتوں سے زیادہ مدت نہیں ہوگی۔(۱۷۲)

۲۸۔اٹھائیسویں خبر

ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:

تین افراد یعنی خراسانی، سفیانی اور یمانی کا خروج ایک ہی سال، ایک ہی مہینے اور ایک ہی دن ہوگا ان میں یمانی کے جھنڈے کے علاوہ کوئی زیادہ ہدایت کرنے والا جھنڈا نہیں ہوگا، جو حق کی طرف ہدایت کرے گا۔(۱۷۳)

۲۹۔انتیسویں خبر

ابوالحسن امام رضا علیہ السلام سے کسی نے فرج اور کشائش کا وقت دریافت کیا تو

آپؑ نے فرمایا: کیا اس کی تفصیل چاہتے ہو یا مختصر بتاؤں؟ اس نے عرض کیا مختصراً فرمائیں، آپؑ نے فرمایا کہ جب قیس کے جھنڈے مصر میں اور کندہ کے جھنڈے خراسان میں لہرائیں گے۔ (۱۷۴)

۳۰۔ تیسویں خبر

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

فرج وکشائش کی علامات میں سے ایک وہ حادثہ ہے جو حرمین کے درمیان رونما ہوگا، راوی نے عرض کیا وہ حادثہ کیا ہوگا؟ آپؑ نے فرمایا: تعصب جو حرمین کے درمیان رونما ہوگا اور فلاں شخص فلاں کی اولاد میں سے پندرہ سرداروں کو قتل کرے گا۔ (۱۷۵)

۳۱۔ اکتیسویں خبر

محمد بن بشیر کہتا ہے کہ میں نے محمد بن حنیفہ سے کہا کہ یہ معاملہ طویل ہو گیا ہے آخر یہ کب تک ہوگا، محمد بن حنیفہ نے اپنے سر کو حرکت دی اور کہا کہ کب ہوگا؟ ابھی تک تو زمانے نے ستایا ہی نہیں کب ہوگا؟ ابھی تک تو بھائیوں نے ایک دوسرے پر زیادتی اور سختی نہیں کی، کب ہوگا؟ ابھی تک تو بادشاہ نے ظلم وستم ہی نہیں کیا، کب ہوگا؟ ابھی تک زندیق اور منکر خدا نے قزوین میں قیام ہی نہیں کیا جو اس کے دروں کو پھاڑے گا اور اس سے نکلنے کو کفر قرار دے گا اور اس کی فصیل کو بدل دے گا، اس کی رونق اور حسن کو ختم کر دے گا جو اس سے بھاگے گا اسے پالے گا، جو اس سے جنگ کرے گا اسے قتل کرے گا، جو اس سے الگ ہوگا وہ فقیر ومحتاج ہو جائے گا، جو اس کی پیروی کریگا وہ کافر ہو جائے گا۔

حتی کہ دو رونے والے کھڑے ہوں گے، ایک اپنے دین پر رونے والا اور

دوسرا اپنی دنیا پرور رہا ہوگا۔(۱۷۶)

۳۲۔بتیسویں خبر

ابورزین سے روایت ہے، عمار بن یاسر نے کہا کہ مہدیؑ کی علامات یہ ہیں:

جب ترک تم پر تسلط جمالیں گے، تمہارا وہ خلیفہ جو مال جمع کرے گا وہ مر جائے گا اور چھوٹا بچہ خلیفہ بن جائے گا، دوسال بعد اس کی بیعت توڑ دی جائے گی۔

دمشق کی مسجد کے مغربی حصے میں زمین دھنس جائے گی۔

شام میں تین افراد خروج کریں گے۔

اہل مغرب مصر کی طرف خروج کریں گے تو وہ سفیانی کی امارت اور حکومت ہوگی۔(۱۷۷)

۳۳۔تتیسویں خبر

عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ مہدیؑ خروج نہیں کریں گے جب تک سورج کے ساتھ ایک آیت ونشانی طلوع نہ کرے۔(۱۷۸)

۳۴۔چوتیسویں خبر

عبداللہ بن عمر نے کہا:

بیداء میں لشکر کا زمین میں دھنس جانا مہدیؑ کے خروج کی علامت ہے۔(۱۷۹)

۳۵۔پینتیسویں خبر

سعید بن جبیر نے کہا:

جس سال مہدیؑ قیام کریں گے اس میں چوبیس بارشیں ہوں گی، ان

بارشوں کا اثر اور برکت نظر آئے گی۔(۱۸۰)

۳۶۔چھتیسویں خبر

سعید بن مسیب نے کہا:

شام میں ایک فتنہ کھڑا ہوگا، جب وہ ایک طرف سے رکے گا تو دوسری طرف برپا ہوگا، وہ ختم نہیں ہوگا یہاں تک کہ آسمان سے ایک منادی ندا دے گا: بے شک تمہارا امیر فلاں ہے۔(۱۸۱)

۳۷۔سینتیسویں خبر

شیخ مفید رحمۃ اللہ نے کہا:

آثار میں مہدی علیہ السلام کے قیام کے زمانے کی علامات کا ذکر آیا ہے، کچھ ان واقعات کا تذکرہ ہے جو آپ کے قیام سے پہلے ہوں گے۔

سفیانی کا خروج، حسینی کا قتل، ملک میں بنی عباس کا اختلاف اور جھگڑا، پندرہ رمضان کو سورج گرہن اور آخر ماہ رمضان میں خلاف عادت چاند گرہن، بیداء میں زمین کا دھنسنا، مشرق اور مغرب میں زمین کا دھنس جانا، زوال سے لے کر عصر کے وسط تک سورج کا رک جانا، مغرب سے اس کا طلوع کرنا، نفس زکیہ کا قتل (۷۰) صالح افراد کے ساتھ کوفہ کی پشت کی جانب قتل ہو جانا، رکن اور مقام کے درمیان ایک ہاشمی کا ذبح ہونا، مسجد کوفہ کی دیوار کا گر جانا، خراسان کی طرف سے سیاہ جھنڈوں کا آگے بڑھنا، یمانی کا خروج، مصر میں مغربی کا خروج کرنا اور اس کا شامات پر حاکم بن جانا، ترکوں کا الجزیرہ میں اترنا، روم کا رملہ میں اترنا،۔

مشرق میں ایک ستارے کا طلوع ہونا جو چودھویں کے چاند کی طرح چمکے گا پھر وہ ٹیڑھا ہوگا اس طرح کہ قریب ہوگا کہ دونوں کنارے مل جائیں۔

آسمان میں ایک سرخی ظاہر ہوگی جو اس کے اطراف میں پھیل جائے گی۔

مشرق کے طول میں ایک آگ ظاہر ہوگی جو تین دن یا سات دن تک فضا میں رہے گی۔

عرب بے لگام ہو کر شہروں پر قبضہ کرلیں گے اور عجم کے تسلط سے نکل جائیں گے، اہل مصر اپنے سربراہ کو قتل کر دیں گے، شام تباہ ہو جائے گا، اس میں تین مختلف جھنڈے ہوں گے قیس اور عرب کے جھنڈے مصر کی طرف نکلیں گے، کندہ کے جھنڈے خراسان کی جانب اور مغرب کی طرف سے گھوڑے آئیں گے جو حیرہ کے سامنے باندھے جائیں گے، اس کی طرف مشرق سے سیاہ جھنڈے بڑھیں گے۔

فرات میں سیلاب آئے گا یہاں تک کہ کوفہ کی گلیوں میں پانی داخل ہو جائے گا، ساٹھ جھوٹے افراد خروج کریں گے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے، آل ابو طالب سے بارہ افراد اپنی امامت کی طرف دعوت دیں گے۔

بنی عباس کے شیعوں میں سے ایک عظیم القدر شخص کو جلولا اور جانقین کے درمیان جلا دیا جائے گا۔

کرخ کے قریب بغداد میں پل بنے گا، وہاں دن کے پہلے حصے میں سیاہ آندھی اور زلزلہ آئے گا، حتی کہ اس کا بڑا حصہ زمین میں دھنس جائے گا، یہ اہل عراق اور اہل بغداد کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا، فوری موت واقع ہوگی اور مالوں، جانوں اور پھلوں کا بڑا نقصان ہوگا، ٹڈی دل وقت، بے وقت حملے کرے گا، اس کے نتیجے میں زراعت اور غلوں کو بہت نقصان پہنچے گا۔

عجم میں دو صنفوں میں اختلاف ہوگا، آپس میں بہت خون بہے گا، غلام اپنے آقاؤں کی اطاعت چھوڑ دیں گے اور انہیں قتل کریں گے۔

اہل بدعت میں سے ایک قوم مسخ ہوگی، یہاں تک کہ بندر اور خنزیر بنا دیئے

جائیں گے، غلام اپنے آقاؤں کے شہروں پر قبضہ کرلیں گے۔

آسمان سے ایک ندا آئے گی جس کو ساری دنیا کے لوگ سنیں گے ہر شخص اپنی اپنی زبان میں سنے گا۔

سورج میں ایک چہرہ اور سینہ لوگوں کے سامنے ظاہر ہوگا۔

مردے اپنی قبروں سے اٹھیں گے اور دنیا کی طرف پلٹیں گے ایک دوسرے سے اپنا تعارف کرائیں گے ایک دوسرے کی زیارت کریں گے۔

یہ سلسلہ چوبیس متصل بارشوں پر ختم ہوگا، ان بارشوں سے مردہ زمین دوبارہ زندگی پائے گی، اس کی برکتیں نظر آئیں گی۔ پھر حضرت مہدیؑ کے شیعوں سے جو حق کا اعتقاد رکھتے ہوں گے ہر قسم کی آفت اور مصیبت زائل ہوجائے گی۔

اس وقت انہیں مکہ میں آپؑ کے ظہور کا پتہ چل جائے گا، وہ آپؑ کی طرف آپؑ کی نصرت کے لیے متوجہ ہوں گے، جیسا کہ اس بارے میں روایت آئی ہیں۔

پھر شیخ مفید علیہ الرحمہ نے کہا: ان احادیث میں سے بعض حتمی ہیں اور بعض مشروط ہیں خدا بہتر جانتا ہے کہ ان میں کون سی کیا ہیں، ہم نے سب کا ذکر کر دیا ہے جس طرح کہ احادیث اور روایات آئی ہیں اور آثار منقولہ کے اندر موجود ہیں۔

اللہ سے ہم اعانت چاہتے ہیں اور اسی سے توفیق کا سوال کرتے ہیں۔(۱۸۳)

آپؑ کے بعض خطوط

ان صفحات میں ہم امام مہدی علیہ السلام کے بعض ان خطوط کو پیش کریں گے جو آپؑ نے اپنے شیعوں اور دوستوں کو بھیجے تھے ان میں سے کچھ تو مسئلوں کے جواب ہیں جو آپؑ کی خدمت میں پیش کئے گئے تھے، کچھ وہ ہیں جو آپؑ نے اپنے مخلص انصار واعوان کو خط لکھے تھے ان خطوط سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ آپؑ کا اپنے شیعوں سے تعلق برقرار رہتا تھا اور آپؑ ان کے معاملات پر مطلع رہتے اور ان کے حالات سے واقف تھے۔

ان خطوط میں سے چند یہاں تحریر کئے جا رہے ہیں:

ا۔ پہلا خط

آپؑ کا محمد بن ابراہیم بن مہزیار کے نام خط:

تمہارے اطراف میں رہنے والے ہمارے موالیوں کے بارے میں جو کچھ تم نے تحریر کیا ہے وہ ہم نے سمجھ لیا، ان سے کہو کہ کیا تم نے اللہ عزوجل کو یہ کہتے نہیں سنا:

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ (نساء ۵۹)

ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ اور تم میں سے جو اولی الامر ہیں ان کی اطاعت کرو۔

کیا خداوند تعالیٰ نے قیامت تک کے لئے یہ حکم نہیں دیا ہے؟ کیا تم دیکھتے نہیں کہ اللہ عزوجل نے تمہارے لئے پناہ گاہیں قرار دی ہیں جن کی طرف تم پناہ لیتے

ہو، نشان راہ قرار دیئے ہیں جن سے تم ہدایت حاصل کرتے ہو؟ یہ آدم علیہ السلام سے لے کر یہاں تک ماضی میں ظاہر ہوئے (گزرے ہوئے یعنی امام حسن عسکریؑ صلوات اللہ)، جب کوئی نشان غائب ہوا تو دوسرا نشان ظاہر ہوا، جب کوئی ستارہ غروب ہوا تو دوسرا ستارہ طلوع ہوا۔

جب اللہ تعالیٰ نے ان کی روح کو قبض کیا تو تمہیں گمان ہوا کہ اللہ عزوجل نے اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان سبب منقطع کر دیا، مگر ایسا قطعی نہیں ہوا اور نہ ایسا ہوگا یہاں تک کہ قیامت قائم ہوگی اور اللہ عزوجل کا امر ظاہر ہوگا جس کو وہ لوگ ناپسند کرتے ہیں۔

اے محمد بن ابراہیم! جس چیز کو میں نے پیش کیا ہے اس میں شک نہیں ہونا چاہیے بے شک اللہ تعالیٰ زمین کو حجت سے خالی نہیں چھوڑتا۔ (۱۹۴)

۲۔ دوسرا خط

ابوجعفر عمری کے والد کی تعزیت کے لئے آپؑ کا خط:

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ (بقرہ۔۱۵۶)

ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی جانب ہمیں پلٹ کر جانا ہے۔

تمہارے باپ نے اس کے امر کو تسلیم کرتے ہوئے اور اس کی قضا پر راضی رہتے ہوئے سعادتمندی کی زندگی بسر کی اور قابل تعریف حالت میں اس دنیا سے گئے خداوند تعالیٰ ان پر رحمت کرے اور انہیں اپنے اولیاء اور آئمہ علیہم السلام سے ملحق کر دے، کیونکہ وہ ان کے امر میں ہمیشہ جدوجہد اور کوشش کرتے رہے۔ اس بات میں کوشاں رہے جو انہیں اللہ عزوجل اور انؑ کے قریب کرے، خدا ان کے چہرے کو تر و تازہ رکھے اور ان کی کوتاہیوں کو معاف فرمائے۔

(یہ بھی اسی خط کا حصہ ہے) خدا تجھے ثواب جزیل دے اور تجھے اچھی تسلی اور تشفی دے، (جہاں) تجھے تکلیف پہنچی ہے (وہاں) مجھے بھی تکلیف پہنچی ہے، تجھے بھی اس کی جدائی سے رنج ہوا ہے اور مجھے بھی، خدا اس کی بازگشت میں اسے خوش رکھے اس کے کمال سعادت میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے تمہارے جیسا بیٹا دیا جو اس کے بعد اس کا جانشین اور اس کے امر و معاملہ میں اس کا قائم مقام بنے گا۔(۱۹۵)

۳۔ تیسرا خط

اسحاق بن یعقوب سے روایت ہے کہ میں نے محمد بن عثمان عمریؓ سے اس خط کے بارے میں سوال کیا جس میں مَیں نے بعض مشکل مسائل دریافت کئے تھے، پھر توقیع وارد ہوئی، ہمارے مولا صاحب الزمان علیہ السلام کے اپنے خط کے ساتھ:

باقی رہا وہ جو تم نے سوال کیا ہے خدا تمہیں رشد و ہدایت دے اور ثابت قدم رکھے، جو ہمارے خاندان والے اور چچا کے بیٹے جو میرا انکار کرتے ہیں ان کے بارے میں تم جان لو کہ اللہ عزوجل اور کسی فرد کے درمیان کوئی قرابت نہیں، چنانچہ جو میرا انکار کرے وہ مجھ سے نہیں اور اس کا راستہ حضرت نوحؑ کے بیٹے کا راستہ ہے۔

اب رہا میرے چچا جعفر کا راستہ تو وہ حضرت یوسفؑ کے بھائیوں کا راستہ ہے۔

فقاع (جو کی شراب) کا پینا حرام ہے، اور سلماب میں کوئی ہرج نہیں۔

تمہارے اموال ہمیں قبول نہیں مگر اس لئے کہ تم پاک رہو، جو چاہے اتصال پیدا کرے اور جو چاہے الگ ہو جائے، جو کچھ خدا نے مجھے دیا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو تمہیں دیا ہے۔

اب رہا ظہور فرج تو یہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، جو لوگ اس کا وقت مقرر کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں، جو لوگ گمان کرتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام قتل نہیں کئے گئے تو یہ کفر، تکذیب اور گمراہی ہے۔

نئے پیدا ہونے والے واقعات کے سلسلے میں ہماری حدیث کی روایت کرنے والوں کی طرف رجوع کرو، کیونکہ وہ تم پر میری حجت ہیں اور میں ان پر اللہ کی حجت ہوں۔

محمد بن عثمان عمری رضی اللہ عنہ وعن ابیہ (خدا ان سے اور ان کے باپ سے راضی رہے) میرے ثقہ اور قابل وثوق ہیں، ان کی تحریر اور خط میرا خط ہے اب رہے محمد بن علی بن مہز یار تو اللہ تعالیٰ عنقریب ان کے دل کی اصلاح کرے گا اور ان کے شک کو دور کرے گا۔

وہ جو تم نے ہمیں بھیجا ہے وہ ہمارے نزدیک قابل قبول نہیں مگر جو پاک و طاہر ہے گانے والی کی اجرت حرام ہے۔

محمد بن شاذان بن نعیم ہم اہل بیتؑ کے شیعوں میں سے ایک ہے۔

ابوالخطاب محمد بن ابو زینت الاجدع بھی ملعون ہے اور اس کے ساتھی بھی ملعون ہیں۔ ان کے نظریئے اور عقیدے والوں کے پاس نہ بیٹھا کرو کیونکہ میں اور میرے آباؤ اجداد علیہم السلام اس سے بری اور بیزار ہیں۔

وہ لوگ جو ہمارے اموال میں خلط ملط کرتے ہیں تو جو اس میں کسی چیز کو حلال سمجھے اور کھائے وہ جہنم کی آگ کھا رہا ہے۔

اب رہا خمس تو وہ ہمارے شیعوں کے لئے مباح ہے اور ہمارے امر کے ظہور تک ان کے لئے حلال ہے (۱۹۶) تا کہ ان کی ولادت پاکیزہ ہو اور اس میں خبث اور پلیدگی نہ آئے۔

اب رہی ان لوگوں کی ندامت اور پشیمانی جنہوں نے اللہ عزوجل کے دین میں شک کیا اس چیز کے ذریعے جس سے انہوں نے ہم سے وصل کیا تو جو معافی طلب کرے ہم اسے معاف کرتے ہیں، ہاں شک میں رہنے والوں کے کسی صلہ کی ہمیں

ضرورت نہیں۔

اب رہی غیبت کی وجہ اور علت تو اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ (المائدہ۔۱۰۱)

اے ایمان والو ان چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو جو اگر تمہارے لئے ظاہر ہوں تو تمہیں بری لگیں۔

میرے آباؤ علیہم السلام میں سے کوئی بھی ایسا نہیں تھا جس کی گردن میں ان کے زمانے کے طاغوت سے مسالمت اور مصالحت کی رسی نہ تھی، مگر میں جب خروج کروں گا تو کسی طاغوت سے مسالمت اور مصالحت کی رسی میری گردن میں نہیں ہوگی۔

اب رہا میری غیبت میں مجھ سے استفادہ کرنے کا ذریعہ تو وہ سورج سے اس وقت استفادہ کرنے کے مثل ہے جب اس کو بادل آنکھوں سے اوجھل کر دے۔

بیشک میں اہل زمین کے لئے امان ہوں جس طرح ستارے اہل آسمان کے لئے امان ہیں۔

لایعنی چیزوں کے بارے میں سوالات کا دروازہ بند کر دو اور جس چیز کی تمہارے لئے کفایت کی گئی ہے اس میں تکلف نہ کرو۔

تعجل فرج کی دعا زیادہ کیا کرو کیونکہ یہی تمہاری فرج و کشائش ہے۔

تم پر سلام ہو اے اسحاق بن یعقوب اور اس پر جو ہدایت کی اتباع اور پیروی کرے۔(۱۹۷)

۴۔ چوتھا خط

شیخ موثق ابوعمر عامری رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ ابن ابوغانم قزوینی

اور شیعوں کی ایک جماعت میں خلف (امام حسن عسکریؑ کے جانشین) کے بارے میں اختلاف ہو گیا، ابن ابو غانم نے ذکر کیا کہ جب ابو محمدؑ اس دنیا سے چلے گئے تو آپؑ کا کوئی جانشین نہیں تھا، انہوں نے اس بارے میں ایک خط لکھ کر ناحیہ (امام زمانہؑ) کی جانب بھیجا اور اس میں اس اختلاف کا ذکر کیا۔

ان کے خط کا جواب آنجناب (علیہ السلام) کے خط و تحریر میں وارد ہوا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ ہمیں اور تمہیں فتنوں سے عافیت میں رکھے اور ہمیں اور تمہیں روح یقین بخشے اور ہم کو اور تم کو بری بازگشت سے پناہ دے۔

تحقیق تم میں سے ایک جماعت کے دین میں شک کی مجھ تک خبر پہنچی، اس میں والیان امر کے متعلق جو شک اور حیرت موجود ہے اس کا غم و غصہ ہمیں تمہارے لئے ہوا نہ کہ اپنے لئے، ہمیں تمہارے بارے میں برا لگا نہ کہ ہمارے اپنے بارے میں کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے، ہمیں اس سے قطعی گھبراہٹ نہیں کہ کون ہم سے کٹ گیا۔

ہم اپنے پروردگار کی صنعت ہیں اور باقی مخلوق ہماری صنعت (یعنی ہماری وجہ سے ہیں) اے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ شک و ریب میں پڑے جاتے ہو اور حیرت میں اوپر نیچے ہوتے ہو۔

کیا تم نے اللہ عزوجل کا فرمان نہیں سنا:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۚ (نساء ۵۹)

اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ اور تم میں سے

جو صاحبان امر ہیں ان کی اطاعت کرو۔

تمہارے گزرے ہوئے آئمہ کے بارے میں آثار میں ان پر ہونے والے جو کچھ حوادث اور واقعات آئے ہیں وہ تمہیں معلوم نہیں۔

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خداوند تعالیٰ نے کس طرح تمہارے لئے پناہ گاہیں قرار دیں ہیں اور نشان راہ بنائے ہیں جن سے تم ہدایت پاتے ہو، آدمؑ سے لے کر ماضی (امام حسن عسکریؑ) کے ظہور تک جب بھی کوئی نشان غائب ہوا تو دوسرا نشان ظاہر ہوا، جب ایک ستارہ ڈوبا تو دوسرا ستارہ نکل آیا۔

جب اللہ نے ان کی روح کو اپنی طرف قبض کیا تو تم خیال کرنے لگے کہ اللہ نے اپنے دین کو باطل کر دیا اور اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان سبب کو منقطع کر دیا، ایسا کبھی نہیں ہوا اور نہ کبھی ہوگا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔

اللہ کا امر ظاہر ہو کر رہے گا جب کہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں گے۔

بے شک گزرنے والے (امام حسن عسکریؑ) سعید و فقید ہو کر اپنے آباؤ اجداد کے طریقہ پر چلے گئے جس طرح ایک فعل اپنے دوسرے کے سامنے ہوتا ہے، ہم میں ان کی وصیت اور ان کا علم ہے اور ان ہی (امام عسکریؑ) سے ان کا خلف اور جانشین ہے جو ان کی جگہ پر کئے ہوئے ہے۔

ان کے مقام و جگہ کے سلسلے میں ہم سے نہیں جھگڑے گا مگر جو ظالم ہوگا اور میرے علاوہ نہ کوئی دعویٰ کرے گا مگر وہ جو منکر اور کافر ہوگا۔

اگر یہ نہ ہوتا کہ امر خدا مغلوب نہیں ہوسکتا، اس کا راز ظاہر نہیں ہوتا، تو پھر ہمارے حق میں سے تمہارے لئے وہ کچھ ظاہر ہوسکتا جس سے تمہارے عقلیں حیران ہو جاتیں اور تمہارے شکوک وشبہات زائل ہو جاتے۔

مگر جو کچھ خدا چاہتا ہے وہی ہوتا ہے، ہر اجل و موت کی کتاب وتحریر ہے،

اللہ سے ڈرو اور ہمیں تسلیم کرو، امر و حکم کو ہماری طرف پلٹاؤ۔

ہم پر اسی طرح صادر ہوتا ہے جس طرح ہماری طرف سے وارد کیا جاتا ہے۔

جو تم سے چھپایا گیا ہے اسے منکشف کرنے کا قصد نہ کرو، دائیں جانب اور بائیں جانب نہ جھکو بلکہ ہماری طرف اپنی میانہ روی اختیار کرو، مؤدت و محبت کے ساتھ اور واضح طریقے پر قائم رہ کر۔

تحقیق میں نے تمہیں نصیحت کر دی، خدا مجھ پر اور تم پر گواہ ہے۔

تمہاری اصلاح کے لئے ہماری لگن اور محبت اور تم پر مہربانی اور شفقت ایسی ہے کہ ہم اسی کے ساتھ اس میں بھی مشغول ہیں جس کا ہم سے امتحان لیا گیا ہے، یعنی ظالم سے نزاع کرنے میں کہ وہ جو سرکش گمراہ ہے اور اپنی گمراہی میں مسلسل لگا ہوا ہے اپنے پروردگار کا مخالف اور عدو ہے اور اس چیز کا دعویٰ کرتا ہے جو اس کے لئے نہیں، وہ ان کے حق کا انکار کرتا ہے جن کی اطاعت اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہے اور جو ظالم و غاصب ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دختر نیک اختر میں میرے لئے اسوہ حسنہ (اور اچھا نمونہ) ہے۔

عنقریب جاہل اپنے عمل کی چادر اوڑھ لے گا، عنقریب کافر جان لے گا کہ دار عقبیٰ اور آخرت کس کے لئے ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں ہلاکتوں اور برائیوں اور آفتوں سے بچائے، اپنی رحمت کے ساتھ، وہ اس کا ولی و حاکم ہے اور جو چاہے اس پر قدرت رکھتا ہے۔

وہ ہمارا اور تمہارا ولی اور سرپرست اور محافظ و نگہبان ہے۔

سلام ہو تمام اوصیاء اولیاء اور مومنین پر اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں اور اللہ صلوات بھیجے محمد نبیؐ پر اور ان کی آلؑ پر اور سلامتی جو حق ہے سلامتی کا۔ (۱۹۸)

۵۔ پانچواں خط

آپؑ کا خط عمری اور ان کے بیٹے رحمہا اللہ کی طرف:

خدا تم دونوں کو اپنی اطاعت کی توفیق دے، اور تم دونوں کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھے، تم دونوں کو اپنی مرضات اور خوشنودی کی بنا پر سعادت بخشے۔

تم دونوں کو میسمی نے، جو مختار کے مناظرے کی خبر دی ہے اس کا مجھے پتہ چلا، نیز اس کی یہ حجت کہ جعفر بن علیؑ کے علاوہ کوئی خلف اور (امامت کا) جانشین نہیں اور وہ اس کی تصدیق بھی کرتا ہے یہ سب کیفیات جو تم دونوں نے لکھی ہیں جو کچھ تمہارے کچھ ساتھیوں نے ان کے بارے میں کہی ہیں، مجھ تک پہنچی ہیں۔

میں اللہ تعالیٰ سے جلاء اور روشنی کے بعد اندھے پن سے پناہ مانگتا ہوں اور ہدایت کے بعد گمراہی سے اور تباہ کرنے والے اعمال اور ہلاک کرنے والے فتنوں سے کیونکہ خدا عزوجل فرماتا ہے:

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ يُّتۡرَكُوۡۤا اَنۡ يَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا وَهُمۡ لَا يُفۡتَنُوۡنَ﴿۲﴾ (العنکبوت)

کیا لوگوں نے گمان کر لیا ہے کہ انہیں اس بات پر چھوڑ دیا جائے گا کہ وہ کہیں کہ ہم ایمان لے آئے اور انہیں آزمایا نہیں جائے گا۔

وہ کس طرح فتنوں میں ایک دوسرے پر گرے پڑے ہیں اور حیرت و سرگردانی میں آنا جانا لگائے رکھتے ہیں۔ دائیں بائیں (انحرافات) کی طرف جاتے ہیں، وہ دین سے جدا ہو گئے ہیں یا دین میں شک و شبہ میں پڑ گئے ہیں یا حق سے عناد اور دشمنی رکھتے ہیں، یا جو کچھ سچی روایات اور صحیح احادیث نے بتلایا ہے اس سے جاہل

ہیں، یا سب کچھ جانتے ہوئے انہیں چھوڑے ہوئے ہیں۔

بلا شبہ زمین کبھی حجت سے خالی نہیں رہتی، خواہ وہ ظاہر ہو یا مخفی۔ کیا انہوں نے اپنے نبیؐ کے بعد اپنے آئمہؑ کے انتظام کو یکے بعد دیگرے نہیں دیکھا یہاں تک کہ اللہ عزوجل کے امر سے یہ سلسلہ حسنؑ بن علیؑ تک پہنچا، آپؑ اپنے آباء علیہم السلام کے مقام پر قائم ہوئے کہ حق کی طرف ہدایت کریں۔

وہ جنابؑ سیدھے راستے کی طرف ایک نور ساطع، چمکنے والا ستارہ اور چودھویں کا چاند تھے۔

پھر اللہ عزوجل نے ان کے لئے وہ کچھ اختیار کیا جو اس کے پاس ہے وہ جنابؑ اپنے آباؤ اجداد علیہم السلام کے طریقے پر چلے گئے (جس طرح ایک جوتا دوسرے جوتے کے مطابق ہوتا ہے)۔

ایک ان کا عہد و میثاق اور وصیت جو انہوں نے اپنے وصی کے لئے کی ہے اور جس کو اللہ عزوجل نے اس کی غایت تک اپنے امر سے پوشیدہ کر دیا ہے اور اپنی مشیت سے اس کی جگہ کو اپنی سابقہ قضا اور فیصلے کی بنا پر اور نافذ ہونے والی تقدیر کی وجہ سے مخفی رکھا ہے۔

ہم میں ہے اس کی جگہ اور مقام اور ہمارے لئے ہے اس کا فضل و کرم۔

اگر اللہ عزوجل نے جس سے منع کیا ہے، اس میں اذن دیتا اور جس پر اس کا حکم جاری ہوا ہے اس کو زائل کر دیتا تو ہم انہیں عمدہ تدبیر، واضح ترین دلائل اور روشن علامت کے ساتھ حق ظاہر کر کے دکھاتے۔

مگر اللہ عزوجل کی تقدیریں مغلوب نہیں ہوتیں، اس کے ارادے کو بدلا نہیں جا سکتا اور اس کی توقیع اور تحریر سے آگے نہیں بڑھا جا سکتا۔

انہیں چاہیے کہ وہ اپنی خواہشات کی پیروی چھوڑ دیں، وہ اسی اصل پر قائم

رہیں جس پر وہ پہلے تھے اور اس امر میں بحث نہ کریں جو ان سے پوشیدہ رکھا گیا ہے، ورنہ وہ گناہ گار رہوں گے۔

اللہ کے راز کو منکشف نہ کریں ورنہ پشیمان ہوں گے۔

انہیں یقین رکھنا چاہیے کہ حق ہمارے ساتھ ہے اور ہم میں ہے۔

ہمارے علاوہ کوئی یہ بات نہیں کہے گا مگر وہ جھوٹا جو باطل میں منہمک اور مشغول ہے۔

ہمارے علاوہ کوئی دعویٰ نہیں کرے گا مگر گمراہ اور بے راہ ہوگا۔

ہماری طرف سے اتنی ہی بات کو کافی سمجھو، تفسیر وتشریح کو چھوڑ واور اشارہ و کنایہ پر قناعت کرو، انشاءاللہ۔ (۱۹۹)

۶۔ چھٹا خط

شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ کے لئے آپؑ کا ایک خط۔ ماہ صفر ۴۱۰ ہجری

برادر سعید و رشید اور ہدایت یافتہ دوست شیخ مفید ابو عبداللہ محمد بن محمد بن نعمان خدا اس کے اعزاز کو ہمیشہ رکھے، جس سے بندوں سے لئے گئے عہد کی سپردگی چاہی گئی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اما بعد! تم پر سلام ہو اے دین میں مخلص دوست وہ دین جو ہم پر یقین سے مخصوص ہے، ہم تمہارے لئے اس اللہ کی حمد کرتے ہیں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔

ہم اس سے سوال کرتے ہیں ہمارے آقا و مولا ہمارے بنی محمدؐ اور ان کی پاکیزہ آل پر درود وصلوات کا، سنو خدا حق کی نصرت کے لیے تمہاری توفیق کو دائم رکھے، سچائی سے ہماری طرف سے بات کرنے پر تمہیں ثوابِ جزیل وکثیر عطا کرے۔

تمہیں خط وکتابت سے مشرف کرنے کا ہمیں اذن دیا گیا ہے، (اس بنا پر) کہ تم ہماری طرف سے ہمارے ان دوستوں تک اس چیز کو ادا کرنے کی ذمہ داری اٹھائے ہو جو تمہارے پاس ہیں۔

خدا انہیں اپنی اطاعت کی وجہ سے عزت دے اور ان کی رعایت وحفاظت کر کے ان کی مہم اور غرض کی کفایت کرے۔

خدا تمہیں اپنی مدد سے اس چیز میں ترقی دے (جس کا ہم ذکر کریں گے) اپنے ان دشمنوں کے مقابل جو اس کے دین سے نکلے ہوئے ہیں۔

اسے ادا کرنے اور اس شخص تک پہنچانے میں جس پر تمہیں اطمینان ہو، عمل کرو، اس طرح کہ جیسے ہم تمہارے لئے تعریف وتوصیف بیان کرتے ہیں۔

فاسقوں کی حکومت جب تک ہے اللہ تعالیٰ ہمارے اور ہمارے شیعہ مومنین کے لئے بہتر سمجھتا ہے، اس کی بنا پر اگر چہ ہم ظالموں کے گھروں سے دور ہیں، پھر بھی ہمارا علم تمہاری خبروں پر محیط ہے، تمہاری خبروں میں سے کوئی بات ہم سے اوجھل نہیں۔

جب سے تم میں سے بہت لوگ اس طرف مائل ہوئے ہیں جس سے سلف صالح الگ تھلگ تھے اور جو ان سے عہد و میثاق لیا گیا تھا اسے انہوں نے اپنی پیٹھ کے پیچھے اس طرح پھینک دیا ہے گویا وہ کچھ جانتے نہیں ہم تمہاری مراعات ونگہبانی کو نہیں چھوڑتے اور نہ ہی تمہاری یاد کو بھولتے ہیں، اگر ایسا نہ ہوتا تو تم پر مصیبت کی بجلیاں گرتیں اور دشمن تمہیں مغلوب کر لیتے۔

اللہ جل جلالہ سے ڈرو اور جو فتنہ تم پر اٹھا ہوا ہے اس سے الگ رہ کر ہماری تائید وحمایت کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(۲۰۰)

آپ علیہ السلام کی سلطنت وحکومت

بلاشبہ آپؑ کی حکومت ساری دنیا پر محیط ہوگی اور آپؑ کے عدل وانصاف سے پوری انسانیت مستفید ہوگی، ساری دنیا پر دین اسلام کا غلبہ ہوگا۔

یہ حدیث شریف متواتر ہے:

"یملاء الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما و جورا"

آپؑ زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔

جس کتاب میں بھی امام مہدی علیہ السلام کا ذکر ہے اس میں یہ حدیث ضرور ہوگی۔

آئمہ اہل بیت علیہم السلام سے مروی ہے کہ آپؑ کی حکومت وسلطنت ساری دنیا پر ہوگی اور پوری دنیا میں آپؑ کا عدل وانصاف کارفرما ہوگا۔

غلبۂ اسلام اور امام مہدیؑ قرآن کی نظر میں

جن آیات شریفہ میں دین اسلام کے باقی تمام ادیان پر غلبہ پانے کا ذکر ہے ان کی بعض تفاسیر میں آیا ہے کہ یہ بات امام مہدی علیہ السلام کے زمانے میں ہوگی۔

یہاں چند آیات کا ذکر کیا جاتا ہے:

۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا (آل عمران۔۸۳)

جو آسمانوں اور زمین میں ہیں وہ سب خوشی یا تنگی سے اس کے
سامنے اپنی گردن جھکا دیں گے۔

ابوجعفر علیہ السلام سے ایک طویل حدیث میں روایت ہے کہ زمین کا کوئی گوشہ باقی نہیں رہے گا کہ جہاں لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ اور ان محمداً رسول اللہ کی شہادت کی ندا نہ ہوگی، اسی بات کی طرف خدا کے اس ارشاد میں اشارہ ہے کہ:

وَلَهٗۤ اَسۡلَمَ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ طَوۡعًا
وَّكَرۡهًا وَّاِلَيۡهِ يُرۡجَعُوۡنَ﴿۸۳﴾ (آل عمران۔۸۳)

اسی کے سامنے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں سر تسلیم خوشی سے
یا مجبوراً خم کر دیں گے اور اسی کی طرف تم لوٹ جاؤ گے۔

رفاعہ بن موسیٰ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورہ آل عمران میں خدا کے اس قول:

وَلَهٗۤ اَسۡلَمَ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ طَوۡعًا
وَّكَرۡهًا.

کے بارے میں فرمایا کہ جب قائم مہدیؑ قیام کریں گے تو زمین کا کوئی حصہ باقی نہیں رہے گا جہاں لا الہ الل اللہ اور محمد رسول اللہ کی ندا نہ گونجے۔(۲۰۱)

آنجنابؑ ہی سے روایت ہے کہ کوئی اہل دین ایسا نہیں ہوگا جو دین اسلام کا اظہار نہ کرے اور ایمان کا اعتراف نہ کرے، کیا تم نے اللہ عزوجل کا یہ قول نہیں سنا کہ:

وَلَهٗۤ اَسۡلَمَ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ طَوۡعًا

وَّ كَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ﴿۸۳﴾

۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴿۳۳﴾

(توبہ۔۳۳)

وہ خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اپنے دین کو تمام ادیان پر غالب بنائے چاہے مشرکین کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ کوئی بستی ایسی باقی نہیں رہے گی جس میں لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی شہادت اور گواہی کی پکار صبح وشام نہ ہو۔(۲۰۳)

مفضل نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خداوند تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں سوال کیا:

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ (انفال۔۳۹)

ان سے اس وقت تک قتال اور جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور سارے کا سارا دین اللہ کے لئے ہوجائے۔

آپؑ نے فرمایا: خدا کی قسم اے مفضل ملل واقوام اور مذاہب وادیان کے درمیان اختلاف ختم ہوجائے گا، سارے کا سارا ایک ہی دین ہوجائے گا جیسا کہ: خداعزوجل فرماتا ہے:

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ (آل عمران۔۱۹)

بے شک اللہ کے نزدیک دین اسلام ہے۔

اور خداوند تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿۸۵﴾ (آل عمران۔۸۵)

جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں ہوگا، وہ آخرت میں خسارا اور گھاٹا اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔(۲۰۴)

۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ﴿۱۰۵﴾ (انبیاء۱۰۵)

ہم نے زبور میں ذکر (تورات) کے بعد لکھ دیا ہے کہ زمین کے وارث میرے صالح بندے ہوں گے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپؑ دونوں نے فرمایا کہ اس سے مراد حضرت قائمؑ اور ان کے اصحاب ہیں۔(۲۰۵)

۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ﴿۴۱﴾ (حج۔۴۱)

یہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین پر قابو دے دیں تو پابندی سے نماز ادا کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے، اچھے کاموں کا حکم دیں گے اور بری باتوں سے روکیں گے، (یوں تو) سب کاموں کا انجام خدا ہی کے اختیار میں ہے۔

ابو جارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: یہ آیت حضرت مہدیؑ اور آپؑ کے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے جنہیں خداوند عالم زمین کے مشرق ومغرب کا مالک بنائے گا اور ان کے ذریعے دین کو غلبہ دے گا یہاں تک کہ ظلم اور بدعتوں کا نام ونشان نظر نہیں آئے گا۔(۲۰۶)

۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَـيْـــًٔا ۭ (نور۔۵۵)

(اے ایمان والو) تم میں سے جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے ان سے خدا نے وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں (ایک نہ ایک دن) روئے زمین پر (اپنا) نائب بنائے گا، جس طرح ان لوگوں کو نائب بنایا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں، جس دین کو خدا نے ان کیلئے پسند فرمایا ہے اس میں ضرور بالضرور انہیں پوری قدرت دے گا، ان کے خوفزدہ ہونے

کے بعد (ان کے ہراس کو) امن سے ضرور بدل دے گا تا کہ وہ (اطمینان سے) میری ہی عبادت کریں اور کسی کو ہمارا شریک نہ بنائیں۔

ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: (وہ) حضرت قائمؑ اور ان کے اصحاب ہیں۔(۲۰۷)

۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَىِٕمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝۵ (قصص۔۵)

ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ جو لوگ زمین میں کمزور کر دیئے گئے ہیں، ان پر احسان کریں اور ان ہی کو (لوگوں کا) پیشوا اور امام بنائیں اور ان ہی کو اس (سرزمین) کا وارث (ومالک) بنائیں۔

امیر المومنینؑ سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: وہ آل محمدؐ ہیں، خدا ان کے مہدیؑ کو ان کی جہد و مشقت کے بعد مبعوث کرے گا، انہیں عزت دے گا اور ان کے دشمن کو ذلیل وخوار کرے گا۔(۲۰۸)

اہل بیت علیہم السلام سے احادیث آئی ہیں کہ آپؑ کی حکومت آخری حکومت ہے، آپؑ کا حکم سب لوگوں کے بعد اس لئے ہوگا کہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ اگر ہمیں سلطنت اور حکومت دی جاتی تو ہم ان ہی کی طرح حکم کرتے۔

ابو جعفر امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہماری حکومت آخری حکومت ہوگی، کوئی

گھرانہ ایسا نہیں بچے گا جسے ہم سے پہلے حکومت نہ مل جائے تاکہ جب ہماری سیرت دیکھیں تو یہ نہ کہیں کہ ہم مالک بنتے تو ہماری یہی سیرت ہوتی۔ اللہ عزوجل کا یہ ارشاد اسی طرف اشارہ کرتا ہے۔

وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝۸۳ (قصص۔۸۳)

اورانجام کار متقیوں کے لیے ہے۔(۲۰۹)

ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: یہ امر (امام مہدیؑ کا ظہور) نہیں ہوگا جب تک لوگوں کی کوئی صنف نہیں بچے گی کہ وہ لوگوں پر حکومت کر چکی ہوگی، تاکہ یہ نہ کہہ سکیں کہ اگر ہم والی امر ہوتے تو ہم بھی عدل وانصاف کرتے، اس کے بعد ہی قائم حق وعدل کے ساتھ قیام کریں گے۔(۲۱۰)

عمار بن یاسر نے کہا: تمہارے پیغمبرؐ کے اہل بیتؑ کی حکومت آخری زمانے میں ہوگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پھر مہدی علیہ السلام خروج کریں گے، ان کا علم بردار شعیب بن صالح ہوگا۔(۲۱۱)

یہ احادیث ان زمانوں کی حکومتوں کی طرف اشارہ کرتی ہیں، لوگوں میں سے جماعتیں ابھرتی ہیں اور اپنے ہاتھ میں حکمرانی لیتی ہیں لوگ ان کے ظلم وجور سے تنگ آجاتے ہیں اس کے بعد دوسری جماعت برسراقتدار آجاتی ہے، اس طرح سلسلہ جاری رہتا ہے۔

انشاء اللہ اہل بیتؑ کی حکومت قریب آرہی ہے اللہ تعالیٰ ان کی فرج اور کشائش میں جلدی فرمائے گا۔

آپؑ کی سیرت

اسلام کی نشر واشاعت اور اعلاء کلمتہ اللہ میں خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا بڑا عمل دخل تھا، آپؐ کی سیرت بھی آپؐ کی دعوت کا انداز متعین کرتی ہے اور آپؐ کے انقلاب کا ایک ستون شمار ہوتی ہے۔

آئمہ اہل بیت علیہم السلام بھی آپؐ ہی کے نقش قدم پر چلے، ان کی زندگیاں بھی آنحضرتؐ ہی کی سیرت کا پرتو تھیں۔

اس باب میں امام مہدی علیہ السلام کی سیرت اور آپؑ کی حکومت کے طور طریقے کے بارے میں رسول اعظمؐ اور آئمہ طاہرینؑ سے جو باتیں آئی ہیں وہ پیش کی جا رہی ہیں:

۱۔ پہلا فرمان

آنحضرتؐ نے فرمایا: وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔ (۲۱۲)

۲۔ دوسرا فرمان

آنحضرتؐ نے فرمایا: ضرور خدا میری عترت میں سے ایک شخص کو مبعوث کرے گا جس کے دانت ملے ہوئے نہیں ہوں گے، جو روشن اور کھلی پیشانی والا ہوگا، جو زمین کو عدل وانصاف سے پر کرے گا اور مال کا فیض عام کرے گا۔ (۲۱۳)

۳۔ تیسرا فرمان

آپؐ نے فرمایا: مہدیؑ کی تمہیں بشارت ہو جو قریش میں سے میری عترت میں سے ایک شخص ہے، وہ لوگوں کے اختلاف کے زمانے اور زلزلوں کے زمانے میں

خروج کرے گا، وہ زمین کو عدل وانصاف سے پر کرے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے پر ہوگی، اس سے زمین وآسمان کے رہنے والے راضی ہوں گے وہ مال کو صحیح صحیح مساوی طور پر تقسیم کرے گا اور امت محمدیہؐ کے افراد کے دلوں کو غنی اور تونگری سے بھر دے گا، اس کا عدل انہیں گھیر لے گا حتیٰ کہ وہ منادی کو حکم دے گا کہ ندا کرے کہ جس کو ضرورت اور حاجت ہو وہ میرے پاس آئے، ایک شخص کے سوا کوئی نہیں آئے گا (سب سیر ہو چکے ہوں گے) وہ آپؑ سے سوال کرے گا تو آپؑ اس سے کہیں گے کہ خزانچی کے پاس جا وہاں تجھے مل جائے گا، وہ خزانچی کے پاس جا کر کہے گا کہ میں مہدیؑ کے ہاں سے آیا ہوں تجھ سے مال لینے، خزانچی فوراً اسے اس قدر مال دے دے گا کہ وہ اٹھا نہیں سکے گا، وہ اس میں سے صرف اتنا لے گا جتنا وہ اٹھا سکے، جب وہ اس مال کو لے کر چلے گا تو خود پشیمان ہوگا اور (اپنے آپ سے) کہے گا کہ میں نفس کے لحاظ سے امت محمدیہؐ میں سب سے زیادہ حریص ہوں، بلایا سب کو گیا تھا مگر صرف میں ہی آیا، چنانچہ وہ مال واپس کرنے جائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ دی ہوئی چیز ہم واپس نہیں لیتے۔

آپؑ اس (انداز) میں چھ سال یا سات سال یا آٹھ سال یا نو سال رہیں گے، آپؑ کے بعد دنیا میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے۔ (۲۱۴)

۴۔ چوتھا فرمان

آنحضرتؐ نے فرمایا: وہ جنابؑ مال ''صحاحاً'' تقسیم کریں گے، ہم نے عرض کیا کہ صحاح کیا ہے، آپؑ نے فرمایا: بالسویہ، برابر برابر۔ (۲۱۵)

۵۔ پانچواں فرمان

فرمایا: وہ زیادہ سے زیادہ مٹھی بھر بھر کر مال دیں گے، گن گن کر نہیں۔ (۲۱۶)

۶۔ چھٹا فرمان

ابودردا اور حکم نے یہ روایت بیان کی ہے کہ مہدیؑ سات سال یا نو سال تک حکومت کریں گے، آپؑ کے پاس ایک شخص آ کر کہے گا کہ مجھے کچھ دیجئے تو آپؑ اس کے کپڑے میں اتنا انڈیل دیں گے جتنا وہ اٹھانے کی استطاعت رکھتا ہوگا۔(۲۱۷)

۷۔ ساتواں فرمان

آنحضرتؐ نے فرمایا: وہ میرے نقش قدم پر چلے گا اور اس سے تجاوز اور خطا (کمی بیشی) نہیں کرے گا۔(۲۱۸)

۸۔ آٹھواں فرمان

امیرالمومنینؑ نے فرمایا: مہدیؑ لوگوں کے درمیان عدل و انصاف کرنے کا پیغام دوسرے شہروں میں اپنے حکام کے پاس بھیجیں گے۔(۲۱۹)

۹۔ نواں فرمان

امیرالمومنینؑ نے فرمایا: صاحب رايته الاحمديه (احمد مجتبیٰؐ کے علم کا وارث) تلوار کے ساتھ قیام کرے گا، صاحب حال، جو مقال میں صادق اور سچا ہوگا ظہور کریگا، زمین کو ہموار کرے گا، سنت اور فرض کو زندہ کریگا، (۲۲۰)

۱۰۔ دسواں فرمان

ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: وہ سال میں تمہیں دوبار عطا اور بخشش دے گا اور مہینے میں دو مرتبہ رزق اور اخراجات دے گا۔(۲۲۱)

۱۱۔ گیارہواں فرمان

ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب ہم اہل بیتؑ کے قائمؑ قیام کریں گے تو برابر تقسیم کریں گے، رعایا میں عدل وانصاف ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپؑ کے پاس ساری دنیا کی دولت جمع ہوگی، آپؑ لوگوں سے کہیں گے آؤ اس (مال) کی طرف جس میں تم نے قطع رحمی کی تھی اور جس میں تم نے خون بہائے تھے اور اللہ عزوجل نے جن چیزوں کو حرام کیا تھا اس کے تم مرتکب ہوئے تھے۔

پھر آپؑ اتنا دیں گے کہ آپؑ سے پہلے کسی نے بھی اتنا عطیہ نہ دیا ہوگا۔

آپؑ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم وجور اور شر اور برائی سے بھری ہوگی۔(۲۲۲)

۱۲۔ بارہواں فرمان

ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: مہدیؑ اور آپؑ کے اصحاب کو خداوند عالم زمین کے مشارق ومغارب کا مالک بنا دے گا، دین کا غلبہ ہوگا، خدا آپؑ کے اور آپؑ کے اصحاب کے ذریعہ بدعتوں اور باطل کو ختم کر دے گا، جس طرح حماقت اور بے وقوفی نے حق کو ختم کر دیا تھا، یہاں تک کہ ظلم کا نام ونشان نظر نہیں آئے گا، آپؑ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں گے۔(۲۲۳)

۱۳۔ تیرہواں فرمان

ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: آپؑ رسول اللہ کی سیرت کے مطابق لوگوں میں بسر کریں گے اور آپؑ جیسا ہی عمل کریں گے۔(۲۲۴)

۱۴۔ چودھواں فرمان

ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب قائمؑ نے قیام کیا تو آپؑ عدل کے مطابق احکام صادر فرمائیں گے، آپؑ کے زمانے میں ظلم و جور اٹھ جائے گا، آپؑ کی وجہ سے راستے پر امن ہو جائیں گے، زمین اپنی برکات باہر لے آئے گی، ہر حق اپنے اہل کی طرف پلٹ آئے گا، کسی دین کا پیرو باقی نہیں رہے گا بجز اس کے کہ وہ اسلام کا اظہار کرے اور ایمان کا اعراف کرے۔ کیا تم نے خدا کا یہ قول نہیں سنا؟

وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ (آل عمران۔ ۸۳)

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اسی کے سامنے بخوشی یا مجبوراً سر تسلیم خم کر دیں گے، اسی کی جانب سب کو پلٹ کر جانا ہے۔

آپؑ لوگوں میں حضرت داؤدؑ کی طرح حکم کریں گے اور وہ محمدؐ کا حکم ہوگا، اس وقت زمین اپنے خزانے ظاہر کر دے گی، اس کی برکتیں ظاہر ہوں گی، تم میں سے کسی شخص کو صدقہ دینے کے لئے کوئی مستحق نہیں ملے گا نہ ہی کوئی احسان کرنے کے لیے، وجہ اس کی وہ غنی اور تونگری ہوگی جو تمام مومنین کو حاصل ہوگی۔ (۲۲۵)

۱۵۔ پندرھواں فرمان

امام ابو عبداللہ جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: آپؑ کا لباس کھردرا اور موٹا جھوٹا ہوگا اور کھانا بے ذائقہ جو کا ہوگا۔ (۲۲۶)

۱۶۔ سولھواں فرمان

ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مہدیؑ کے بارے میں فرمایا: آپؑ ہر

بدعت کو زائل کر کے چھوڑیں گے، ہر سنت کو قائم کر کے رہیں گے، قسطنطنیہ، چین اور دیلم کے پہاڑوں کو فتح کریں گے۔(۲۲۷)

۱۷۔ستر ہواں فرمان

حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب خداوند تعالیٰ قائم علیہ السلام کو خروج کا اذن دے گا تو آپ منبر پر تشریف لے جائیں گے اور لوگوں کو اپنی طرف دعوت دیں گے، انہیں خدا کی قسم دیں گے اور اپنے حق کی طرف بلائیں گے۔

آپؑ رسول اللہؐ کی سیرت پر چلیں گے اور آنحضرتؐ جیسا عمل کریں گے۔(۲۲۸)

۱۸۔اٹھارہواں فرمان

حضرت عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: آنجنابؑ لوگوں میں رسول اللہ کی سنت کے مطابق چلیں گے اور آپ جیسا عمل کریں گے۔(۲۲۹)

۱۹۔انیسواں فرمان

ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قائمؑ کا نام مہدیؑ اس لیے ہے کہ آپؑ ایسے امر کی طرف ہدایت کریں گے جس سے گمراہی اختیار کر لی گئی ہے اور قائمؑ کے نام سے اس لئے موسوم ہیں کہ آپؑ حق کے ساتھ قیام کریں گے۔(۲۳۰)

۲۰۔بیسواں فرمان

حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب قائمؑ قیام کریں گے تو بنی شیبہ کے ہاتھ کاٹیں گے، انہیں کعبے کے ساتھ لٹکائیں گے اور ان پر لکھیں گے کہ یہ کعبہ کے چور ہیں۔(۲۳۱)

آپؑ کی مدح میں اشعار اور قصدے

کچھ نایاب اور نادر قصیدے اور اشعار محققین اور دانشور حضرات کے استفادہ کے لئے یہاں درج کئے جاتے ہیں۔(ادارہ)

۱۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا:

فلله دره من امام سميدع
بذل جيوش المشركين بصارهم
ويظهر هذا الدين فى كل بقعه
ويرغم انف المشركين الغواشم
فياويل اهل الشرك من سطوة لفنا
وياويل كل الويل من كان ظالم
ينقى بساط الارض من كل افه
ويرغم فيها كل من كان غاشم
ويامر بمعروف وينهى لمنكر
ويطع نجم الحق بالحق قائم
وينشر بساط العدل شرقا و مغربا
وينصر لدين الله والحق عالم
وما قلت هذا القول فخرا وانما
قد اخبرنى المختار من ال هاشم

۲۔ جناب امیرؑ کے یہ بھی اشعار ہیں:

سقى الله قائمنا صاحب آل

قيامه والناس فى دابها
هوالمدرك الثار لى يا حسين
بل لك فاصبر لا تعابها
لكل دم الف الف وما
يقصر فى قتل احزابها
هنالك لا ينفه الظالمين
قول بعذر واعقابها

(۲۳۳)

۳۔ آپؑ ہی کے یہ اشعار بھی ہیں:

بنى اذا ما جاشت الترك فانتظر
ولا يه مهدى يقوم و يعدل
وذل ملوك الارض من ال هاشم
وبويع منهم من يلذ و يهزل
صبى من الصبيان لا واى عنده
ولا عنده جد ولا هو يعقل
فثم يقوم القائم الحق مكنم
وبالحق يا تيكم وبالحق يعمل
سمى نبى الله نفسى فدائه
فلا تخذ لوه يا بنى و عجلوا

(۳۳۴)

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

لکل اناس دوله یرقبونها
ودولتنا فی اخر الدهر تظهر

(۲۳۵)

۵۔ حموینی شافعی کی کتاب فرائد السمطین میں احمد بن زیاد سے دعبل بن علی الخزاعی سے روایت ہے کہ میں نے آقا حضرت امام رضا علیہ السلام کو یہ قصیدہ سنایا:

مدارس آیات خلت من تلاوة
ومنزل وحی مقفر العرصات
اری فیئهم فی غیر هم متقسما
وایدیهم من فیئهم صفرات
وقبر ببغداد لنفس زکیه
تضمنها الرحمان بالغرفات

مجھ سے امامؑ سے فرمایا: کیا میں نے تمہیں اس قصیدے کے دو اشعار کے متعلق ہدایت نہیں کی؟ میں نے کہا جی ہاں اے ابن رسول اللہ۔ اور عرض کیا:

وقبر بطوس یالها من مصیبه
الحت علی الا حشاء بالزفرات
الی الحشر حتی یبعث الله قائما
یفعرج عنا الهم والکربات

(۲۳۶)

۶۔ عیسیٰؑ بن فتح نے حضرت امام حسن عسکریؑ سے سوال کیا: اے میرے سردار اور آقا! کیا آپؑ کا فرزند بھی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میرا ایک بیٹا بھی ہے ایک وقت آئے گا کہ وہ

زمین پر ظاہر ہوگا اور عدل کرے گا اور اب بھی ہے۔ پھر امامؑ نے یہ اشعار کہے:

لعلك یوما ان ترانی کانما
بنی حوالی الا سود اللوابد
فان تمیما قبل ان قلد الحصی
اقام زمانا وھو فی الناس واھد

(۲۳۷)

۷۔ ابی صلتؓ سے روایت ہے کہ دعبلؓ کہتے ہیں کہ میں نے یہ قصیدہ امام علی رضا علیہ السلام کے سامنے پڑھا اور اس شعر تک پہنچا:

خروج امام لا محاله قائم
یقوم علی اسم الله والبرکات
یمیز فینا کل حق و باطل
ویجزی علی النعماء والنقمات

امام رضا علیہ السلام رو دیئے پھر سر اٹھا کر فرمایا: اے خزاعی! اس بیت کے پڑھتے وقت روح القدس نے تمہاری زبان سے نطق کیا ہے اور شعر کو ادا کیا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ یہ کون امامؑ ہیں جن کے بارے میں تم نے اس شعر میں اظہار خیال کیا ہے؟ میں نے عرض کیا مجھے نہیں معلوم مگر یہ میں نے سنا ہے کہ اے میرے مولا اور آقا! آپؑ میں سے ایک امامؑ خروج کریں گے اور زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔

آپؑ نے فرمایا: اے دعبل! میرے بعد میرا بیٹا محمدؑ امام ہے، ان کے بعد ان کا بیٹا علیؑ ان کے بعد ان کا بیٹا حسنؑ ہے اور حسنؑ کے بعد ان کا بیٹا محمدؑ حجت ہے، جو قائم ہے، ان کی غیبت میں منتظر ہوں گے، ظہور میں ان کی اطاعت اور پیروی کی

جائے گی۔

اگر دنیا کی زندگی کا صرف ایک دن بھی باقی رہ گیا تو خدا اس دن کو اس قدر طول کر دے گا کہ ہمارے قائمؑ خروج کریں گے، پھر وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔(۲۳۸)

۸۔ نعثل یہودی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت سے امور میں سوال کئے اور آپؐ نے ان کے جوابات دیئے، ان میں آئمہؑ کے نام بھی تھے جو آپؐ نے بتائے۔

صلی الالہ ذو العلی
علیك یا خیر البشر
انت النبی المصطفیٰ
والھا شمی الفتخر
بك قد ھدانا ربنا
ومعشر سمیتھم ائمه اثنی عشر
حبا ھم رب العلی
ثم اصطفاھم من کدر
قد فاز من و الا ھم
و خاب من عادی الزھر
اخرھم یسقی الظما
وھو الامام المنتظر
عترتك الاخیار لی
والتابعین ما امر

من کان عنهم معرضا

فسوف تصلاه سقر

(۲۳۹)

۹۔ ورد بن زید، اس کا بھائی کمیت بن زید اسدی امام ابوجعفر محمدؑ بن علیؑ بن حسینؑ (امام باقر علیہ السلام) کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپؑ کی شان میں قصیدہ کہا جس کا مطلع یہ ہے:

كم حزت فيك من احواز و ايفاع

واوقع الشوق بى قاعا الى قاع

اور پھر یہ اشعار پڑھے:

متى الوليد بسامرا اذا بنيت

يبدو كمثل شهاب الليل طلاع!

حتى اذا اقذفت ارض العراق به

الى الحجاز انا خوه بجعجاع !

وغاب سبتاو سبتا من ولا دته

مع كل ذى جوب للارض قطاع

لا يسامون به الجواب قد تبعوا

اسباط هارون كيل الصاع بالصاع

شبيه موسى و عيسى فى مغابهما

لو عاش عمر يهما لم ينعه ناع

تتمه النقباء المسرعين الى !

موسى بن عمران كانوا خير سراع

اوکالعیون الی یوم العصا انفجرت
فانصاع منها الیه کل منصاع !
انی لا رجوله رویا فادر که
حتی اکون له من خیر اتباع
بذاك انبانا الراوون عن نفر
منهم ذوی خشیه لله طواع
روته عنکم رواة الحق ماشرعت
ابائکم خیر اباء و شراع

(۲۴۰)

۱۰۔ سفیان بن مصعب عبدی نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی مدح میں یہ اشعار کہے ہیں، وہ آپؑ کا ہم عصر تھا۔

وانتم ولات الحشر والنشر والجزا
وانتم لیوم لمفزع الهول مفزع
وانتم علی الاعراف وهی کتائب
من المسك ریاها بکم یتضوع
ثمانیه بالعرش اذ یحملونه
ومن بعد هم فی الارض هارون اربع

۱۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کی شان میں ایک اور قصیدے کا شعر:

نجوم هی اثنا عشرة کن سبقا
الی الله فی علم من الله سابق

(۲۴۲)

۱۲۔ مصعب بن وہب نوشجانی کے اشعار۔ یہ امام علی رضا علیہ السلام کا ہم عصر تھا۔

فان تسئلانی ما الذی انا دائن
به فالذی ابدیه مثل الذی اخفی
ادین بان الله لا شئی غیره
قوی عزیز باری الخلق من ضعف
وان رسول الله افضل مرسل
به بشر الماضون فی محکم الصحف
وان علیا بعده احد عشرة
من الله وعد لیس فی ذاك من خلف
ائمتنا الهادون بعد محمد
لهم صفودوی ما حیبت لهم اصفی
ثمانیه منهم مضوا لسبیلهم
واربعه یرجون للعدالموف

(۲۴۳)

۱۳۔ سید حمیری نے کہا:

وکذا روینا عن وصی محمد
ولم یك فیما قاله بالمکذب
بان ولی الامر یفقد لا یری
مسنین کفعل الخائف المترقب
ویقسم اموال العقود کانما

تضمنه تحت الصفيح المنصب
فيمكث حياتم ينبع نبعه
كنبعه درى من الارض يوهب
له غيبه لا بد ان سيغيبها
فصلى عليه الله من متغيب

(۲۴۴)

۱۴۔ یحییٰ بن اعقب کے اشعار:

اسمر اللون مشرق الوجه بالنور
مليح اليها طريا جنيا
بظهر الحق والبرهين والعدل
فتلقى اذا اماما عليا
وتطيع البلاد من مشرق الارض
الى المغربين طوعا جليا
وترى الذاهب عنده الشاة ترعى
ذاك بالعدل والامان حفيا
بحكم الاربعين فى الارض ملكا
ويوفى وكل حى وفيا

(۲۴۵)

۱۵۔ علی بن عبداللہ خوافی کے اشعار جو اصحاب امام رضا علیہ السلام میں تھے:

يا ارض طوس سقاك الله رحمة
ماذا حويت من الخيرات يا طوس

فی کل عصر لنا منکم امام هدی
فربعه اهل منکم و مانوس
امست نجوم سماء الدین افله
وظل اسد الشری قد ضمها الخیس
غابت ثمانیه منکم واربعه
یرجی مطالعها ما حنت العیس
حتی متی یظهر الحق المنیر بکم
فالحق فی غیر کم داج ومطوس

(۲۴۶)

۱۶۔ عبداللہ بن ایوب حزیبی ابوجعفر جواد علیہ السلام کی مدح میں کہتے ہیں، یہ اصحاب امام زمانہ علیہ السلام میں تھے:

یا ابن الثما نیه الا ئمه غربوا
وابا الثلاثه شرقوا تشریقا
ان المشارق و المغارب انتم
جاء الکتاب بذالك تصدیقا

(۲۴۷)

۱۷۔ محمد بن اسمعیل بن صالح صیمری کے اشعار:

عشر نجوم افلت فی فلکها
ویطلع الله لنا امثالها!
بالحسن الهادی ابی محمد
تدرك اشیاع الهدی المالها

وبعده من یر تجی طلوعه
یظل جواب الفلا جزالها
ذوالغیبتین الطول الحق التی
لا یقبل الله من استطالها
یا حج الرحمن احدی عشرة
الت فثانی عشرها المالها

(۲۴۸)

۱۸۔ شاعر آل محمد ابوالغوث اسلم بن مہوز طہوی کا قصیدہ:

ولهت الی رویا کم وله الصادی
بذاد عن الورد الروی بذواد
هم حجج الله اثنتا عشرة متی
عددت فثانی عشرهم خلف الحادی
بمیلاده الا نباء جاء ت شهیرة
فاعظم بمولودو اکرم بمیلاد

(۲۴۹)

۱۹۔ القاسم بن یوسف کاتب کے مرثیہ امام حسن علیہ السلام کے اشعار:

انی لا رجو ان تنالهم
منی ید تشفی جوی الصدر
بالقائم المهدی ان عاجلا
او اجلا ان مدفی العمر
او نیقضی من دونه اجلی

فالله اولی فیه بالعذر

(۲۵۰)

۲۰۔ ابن الرومی کا قصیدہ:

غررتم لان صدقتم ان حاله
تدوم لکم والدهر لو نان اخرج
لعل لهم فی منطوی الغیب ثائرا
سیمو لکم والصبح فی اللیل مولج
بجیش تضیق الارض من زفراته
له زجل ینفی الوحوش و هزج
یئویده رکنان ثبتان رجله
وخیل کار سال الجراد واوشج
تدانوا فما للنفع فیهم خصاصه
تنفسه عن خلیهم حین ترهج
فیدرك ثار الله انصار دینه
ولله اوس اخرون و خزرج
ویقضی امام الحق فیکم قضاء
تماما وما کل الحوامل تخدج
وتطعن خوف السبی بعد اقامه
ظعائن لم یضرب علیهن هودج

(۲۵۱)

۲۱۔ شمس الدین محمد بن طولون کے اشعار:

علیك بالا ئمه الا ثنی عشر
من اهل بیت المصطفی خیر البشر
ابو تراب حسن حسین
وبغض زین العابدین شین
محمد الباقر کم علم دری
والصادق ادع جعفر ابین الواری
موسی هوالکاظم و ابنه علی
لقبه بالرضا و قدره علی
محمد التقی قبله معمود
علی النقی دره منشور
العسکری الحسن المطهر
محمد المهدی سوف یظهر

(۲۵۲)

۲۲۔ مشہور عالم دین فضل بن روز بہان کا قصیدہ:

سلام علی القائم المنتظر
ابی القاسم القرم نور الهدی
سیطلع کالشمس فی غاسق
ینجیه من سیفه المنتقی
سلام علیه و ابائه !
وانصاره ما تدوم السما

(۲۵۳)

۲۳۔ شیخ جلیل عبدالکریم یمانی قدس سرہ کے اشعار:

فی یمن امن یکون لا هلها
الی ان تری نور الهدایه مقبلا
بمیم مجید من سلاله حیدر
ومن اهل بیت طاهرین بمن علا
یسمی بمهدی من الحق ظاهر
بسنه خیر الخلق بحکم اولا

(۲۵۴)

۲۴۔ شیخ محی الدین ابن عربی کے اشعار:

فعند فنا خاء الزمان دو الها
علی فاء مدلول الکرور یقوم
مع السبعه الا علام والناس عقل
علیم بتدبیر الامور حکیم
فاشخاصه خمس و خمس و خمسه
علیهم تری امر الوجود یقیم
ومن قال ان الا ربعین نهایه
لهم فهو قول یر تضیه کلیم
وان شئت فاخبر عن ثمان ولا تزد
طریقهم فرد الیه قویم
فسبعتهم فی الارض لا یجهلو نها
وثامنهم عند النجوم لزیم

(۲۵۵)

۲۵۔ یہ اشعار بھی ابن عربی کے ہیں:

اذا دار الزمان علی حروف
ببسم الله فالمهدی قاما
ویخرج بالحطیم عقیب صوم
الا فاقراه من عندی السلامه

(۲۵۶)

۲۶۔ یہ اشعا بھی ابن عربی کے ہیں:

الا ان ختم الاولیاء شهید
وعین امام العالمین فقید
هو السید المهدی من آل احمد
هو الصارم الهندی حین یبید
هوالشمس یجلو کل غم و ظلمه
هوا لوابل الوسمی حین یجود

(۲۵۷)

۲۷۔ شیخ کبیر عبدالرحمن بسطامی، صاحب کتاب درۃ المعارف، کے اشعار:

ویظهر میم المجد من آل احمد
ویظهر عدل الله فی الناس اولا
کما قد روینا عن علی الرضا
وفی کنزعلم الحرف اضحی محصلا

ويخرج حرف الميم من بعد شينه
بمكه نحو البيت بالنصر قد علا
فهذا هوالمهدى بالحق ظاهر
سياتى من الرحمن للخلق مرسلا
ويملا كل الارض بالعدل رحمه
ويمحو ظلام الشرك والجور اولا
ولا يته بالامر من عندربه
خليفه خير الرسل من عالم العل

ا(۲۵۸)

۲۸۔ ابوالفضل یحییٰ بن سلامت خصکفی کے اشعار:

وسائل عن حب اهل البيت هل
اقر اعلانا به ام اجحد!
هيهات ممزوج بلحمى و دمى
حبهم و هم الهدى والرشد
حيدرة والحسنان بعده
ثم على و ابنه محمد!
وجعفر الصادق وابن جعفر
موسى و يتلوه على السيد
اعنى الرضا ثم ابنه محمد
ثم على وابنه المسدد!
والحسن التالى و يتلو تلوه

محمد بن الحسن المفتقد
فانهم ائمتی و سادتی
وان لحانی معشر و فندوا
ائمته اکرم بهم ائمته
اسمائهم مسرورة تطرد
هم حجج الله علی عباده
وهم الیه منهج و مقصد
کل النهار صوم لربهم
وفی الدیا جی رکع و سجد
قوم اتی فی هل اتی مدیهم
هل شك فی ذلك الا ملحد
قوم لهم فی کل ارض مشهد
لا بل لهم فی کل قلب مشهد
قوم منی و المشعران لهم
والمروتان لهم ولمسجد
قوم لهم مکه ولا بطح وآل
خیف و جمع والبقیع الغرقد
قوم لهم فضل و مجد بأذخ
یعرفه المشرك والموحد

(۲۵۹)

۲۹۔ شیخ عارف عامر بن عامر بصری اپنے قصیدے میں کہتے ہیں:

امام الهدی حتی متی انت غائب
فمن علینا یا ابانا باویه !
ترائت لنا رایات جیشك قادما
ففاحت لنا مجها روائح مسکه
وبشرت الدنیا بذلك فاغتدت
مباسمها مفترة عن مسرة
مللنا وطال الا نتظار فجدلنا
بربك یا قطب الوجود بلقیه
فعجل لنا حتی نراك فلذه
المحب لقا محبوبه بعد غیبه
زرعت بزور العلم فی حربرة
فجاء ت کما تهوی باینع خضرة
وریع منها کلما زاکیا !
فقد عطشت فامدد قواها بسقیه
ولم یروها الا لقال فجدبه !
ولو شربت ماء الفرات و دجله

(۲۶۰)

۳۰۔ شیخ الفاضل العارف ابوالمعالی صدرالدین قونوی کے اشعار:

یقوم بامر الله فی الارض ظاهرا
علی رغم شیطانین یمحق للکفر
یوید شرع المصطفیٰ وهو ختمه

ویمتد من میم باحکا مها یدری

ومدته میقات موسی و جنده

خیار الوری فی الوقت یخلو عن محصر

علی یده محق اللئام جمیعهم

بسیف قوی المتن علک ان تدری

حقیقه ذاك السیف والقائم الذی

تعین للدین القویم علی الامر

لعمری هو الفرد الذی بان سره

بکل زمان فی مضاء له یسری

تسمی باسماء المراتب کلها

خفاء و اعلاء ناکذاك الی الحشر

الیس هوالنور الاتم حقیقه

ونقطعه میم منه امداداها یجری

یفیض علی الا کوان ماقد افاضه

علیه اله العرش فی ازل الدهر

فما ثم الا المیم لا شئی غیره !

وذوالعین من نوابه مفرد العصر

هوالروح فاعلمه و خذ عهده اذا

بلغت الی مد مدید من العمر

کانك بالعذکور تصدر اقیا

الی ذروة المجد الا ثیل علی القدر

وما قدره الا الوف بحكمه
على حد مرسول الشريعه بالامر
بذاقال اهل الحل والعقد فاكتفى
بنصهم المبثوت فى الصحف الزبر
فان تبغ ميقات الظهور فابه
يكون بدرو جامع مطلع الفجر
بشمس تمد الكل من ضوء نورها
وجمع درارى الاوج فيها مع البدر
وصلى على المختار من آل هاشم
محمد المبعوث بالنهى والامر
عليه صلاة الله مالاح بارق!
وما اشرقت شمس الغزاله فى الظهر
وآل واصحاب اولى الجود و التقى
صلاة و تسليما يد و مان للحشر

(۲۶۱)

۳۱۔ امام العلامہ ابوسالم کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی کے اشعار:

فهذا الخلف الحجه قد ايده الله
حداه منهج الحق واتاه سجاياه
واعلى فى ذوى العليا بالتاييد مرقاه
واتاه حلى فضل عظيم فتحلاه
وقد قال رسول الله قولا قد رويناه

وذوالعلم بما قال اذا ادرك معناه
یر الاخبار فی المهدی جاء ت بمسماه
وقد ابداه بالنسبه والوصف وسماه
ویکفی قوله منی لا شراق محیاه
ومن بضعته الزهراء مرساه ومسراه
ولن یبلغ ما اوتیه امثال و اشباه !
فمن قالوا هوالمهدی مامانوا بما فاه

(۲۶۲)

۳۲۔ زید بن علی بن حسین علیہما السلام کے اشعار:

نحن سادات قریش
وقوام الحق فینا
نحن الانوار التی
من قبل کون الخلق کنا
نحن منا المصطفی ال
مختار و المهدی منا
فبنا قد عرف الله
و با لحق اقمنا
سوف یصلاه سعیر
من تولی الیوم عنا
(۲۶۳)

۳۳۔ عبداللہ بن بشار کے اشعار:

اذا کملت احدی و ستین حجه
الی تسعه من بعد هن ضرایح
وقام بنو لیث بقصر ابن احمد
یهزون اطراف القنا والصفایح
نعر فهم شعث النواصی یقودها
من المنزل الاقصی شعیب بن صالح
وجدی هذا اعلم الناس کلهم
ابو حسن اهل التقی والمدایح
(۲۶۴)

۳۴۔ سید عبدالوہاب البدری کے اشعار:

یا حادی الرکب یمم روضه النعم
وکعبه الفضل والا مال والکرم
عرج علی من بسامراء حضرتهم
تلق الائمه اهل الیت والحرم
آل النبی الذی جاء رحمه و هدی
للعالمین امام العرب والعجم
زر الامام(النقی)ابن الجواد تنل
فوزا بحبل و داد غیر منصرم
بالعسکری الامام(المقتدی) حسن
ونجله المرتجی(المهدی) واعتصم
اسباط خیر الوری اشبال(حیدرة)

ابناء(فاطمه الزهراء) فلذبهم!
هم عترة المصطفى والوارثون له
حقا اتى نعتهم فى محكم الكلم !
وهم نجوم سماء المهتدين وهم
فلك النجاة وان سارت بملتطم

(۲٦۵)

آپؑ صحاح ستہ میں

حدیث کی کتابیں امام مہدی علیہ السلام کے ذکر سے بھری پڑی ہیں جن میں رسول اعظمؐ کی احادیث میں آپؑ کی غیبت کا ذکر، آپؑ کے ظہور کی علامات، آپؑ کے خروج، آپؑ کے لشکروں، آپؑ کی حکومت اور آپؑ سے متعلق دوسرے امور درج ہیں، ان احادیث کو جمہور علمائے امت نے اور ان کے بزرگوں نے صحیح ومعتبر اسناد سے صحابہ کبار اور تابعین سے روایت کیا ہے۔

صحاح الستہ۔یعنی: صحیح البخاری تالیف محمد بن اسماعیل البخاری و صحیح مسلم تالیف مسلم ابن الحجاج القشیری و مسند ابی داؤد تالیف ابی داؤد سلمان بن الاشعث السجستانی وصحیح الترمذی تالیف محمد بن عیسیٰ الترمذی، وسنن المصطفیٰ تالیف محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی وسنن النسائی تالیف احمد بن شعیب النسائی۔

یہ ساری کتابیں اہل سنت کے نزدیک حدیث کے قابل وثوق مصادر ہیں، ان ساری کتابوں نے ایسی احادیث کا اندراج کیا ہے جن میں سے ہر صحیح سے ایک ایک حدیث کے حساب سے یہاں احادیث پیش کی جارہی ہیں۔

۱۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: تمہاری حالت وکیفیت کیا ہوگی جب ابن مریمؑ تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امامؑ تم ہی میں سے ہوگا۔(۲۶۶)

۲۔ تمہارے خلفاء میں سے ایک ایسا خلیفہ ہوگا جو مٹھیاں بھر بھر کے مال دے گا، گن گن کر نہیں۔(۲۶۷)

۳۔ آپؐ نے فرمایا: مہدیؑ میری عترت میں سے اولاد فاطمہؑ سے ہوں گے۔(۲۶۸)

۴۔ حضورؐ نے فرمایا: دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک

میرے اہل بیتؑ میں سے ایک شخص عربوں پر بادشاہی نہیں کرلے گا جس کا نام میرے جیسا ہوگا۔(۲۶۹)

۵۔ عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھے کہ اچانک بنی ہاشم میں سے کچھ نوجوان سامنے آئے، رسول اللہؐ نے جب انہیں دیکھا تو آپؐ کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا گئیں اور آپؐ کا رنگ متغیر ہوگیا۔

عبداللہ کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا کہ میں آپؐ کے چہرے پر ایسی چیز دیکھتا ہوں جو مجھے دکھی کرتی ہے، آپؐ نے فرمایا ہم ایسے اہل بیت اور خانوادہ ہیں کہ اللہ نے ہمارے لئے دنیا کی نسبت آخرت کو اختیار اور پسند فرمایا ہے۔

میرے اہل بیتؑ میرے بعد عنقریب بلا اور مصیبت سے دوچار ہوں گے، جلاوطن کئے جائیں گے اور گوشہ نشینی پر مجبور کئے جائیں گے، یہاں تک کہ مشرق کی جانب سے ایک قوم آئے گی، جن کے ساتھ سیاہ جھنڈے ہوں گے وہ خیر وبھلائی کا سوال کریں گے جو انہیں نہیں دی جائے گی، چنانچہ وہ جنگ وقتال کریں گے جس سے انہیں نصر وغلبہ حاصل ہوگا، پھر انہیں وہ کچھ دیا جائے گا جس کا انہوں نے سوال کیا تھا، وہ اسے قبول نہیں کریں گے یہاں تک کہ اسے میرے اہل بیتؑ کے ایک شخص کے سپرد کریں گے، وہ اسے عدل وقسط سے پر کرے گا جس طرح انہوں نے اسے ظلم وجور سے بھر رکھا ہوگا، جو شخص اس زمانے کا ادراک کرلے (اور شناخت کرے) تو وہ ان کے پاس آئے، خواہ اسے برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے۔(۲۷۰)

۶۔ حضورؐ نے فرمایا:

میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جنہیں خدا جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے گا ایک وہ گروہ جو اہل ہند سے جنگ کرے گا اور دوسری وہ جماعت جو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہوگی۔(۲۷۱)

آپؑ کے بارے میں اہل سنت کی کتابیں

امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں رسول اعظمؐ سے بہت سی احادیث کو اکابر علمائے مسلمین نے اپنے صحاح میں لکھا ہے جو آپؑ کی غیبت، آپؑ کے خروج، آپؑ کی حکومت وسلطنت کے متعلق آئی ہیں، جمہور علماء نے انہیں اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے مسلمانوں نے آپؑ کے خروج پر اجماع واتفاق کیا ہے اوراس پر بھی کہ آپؑ ہی وہ ہیں جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔

سید امین رحمہ اللہ نے ''اعیان الشیعہ'' کے جزء چار، قسم ثالث کے ص ۳۴۰ پر لکھا ہے کہ آخری زمانے میں مہدیؑ کے خروج کرنے پر تمام مسلمان متفق ہیں، آپؑ ابن ابی طالبؑ اور فاطمہ علیہا السلام کی اولاد میں سے ہیں۔آپؑ کا نام نبی اکرمؐ کے جیسا ہے اس سلسلے کی روایات واحادیث فریقین کے یہاں متواتر ہیں جنہیں ثقہ راویوں نے روایت کیا ہے اوراپنی کتابوں اورتصانیف میں انہیں درج کیا ہے۔

اس سلسلے کی خصوصیت دونوں فریقوں کی کتابوں میں تالیف ہوئی ہیں، آیندہ صفحات پر توجہ کرنے سے ان کا تواتر معلوم ہوگا، یہ زیادہ تر اہل سنت کی روایات ہیں ان میں چند شیعہ روایات بھی ہیں، شیعہ روایات بہت ہیں مگر اختصار کے خیال سے ان سب کو پیش نہیں کیا جارہا ہے۔

امام مہدی علیہ السلام کا اعتقاد رکھنا اسلام کے اہم امور میں اورمتواترات میں سے ہے بلکہ یوں کہا جائے کہ اس کی ضروریات اور مسلمات میں سے ہے، وہ حدیث اسے ثابت کرتی ہے جو بعض کتابوں میں آتی ہے یعنی مہدیؑ اوردجال کا انکار کرنے والا کافر ہے۔(۲۷۲)اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے اوراس میں کوئی اختلاف نہیں۔

کوئی تعجب نہیں کہ باوجود مسلک و مذہب کے اختلافات کے علمائے اسلام امام مہدیؑ کے متعلق کتابیں تصنیف کرنے اور آپؑ کے بارے میں احادیث جمع کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت کریں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

۱۔ ابراز الوهم المكنون من كلام ابن خلدون۔تاليف:
احمد بن صديق البخاری، طبع بمطبعه الترقی دمشق،سنه۱۳۴۷(۲۷۳)

۲۔ احوال صاحب الزمان،تاليف:سعد الدين الحموی(۲۷۴)

۳۔ اخبار المهدی، تاليف:حمادبن يعقوب الرواجنی(۲۷۵)

۴۔ اربعين حديث فی المهدی،تاليف:ابی العلاء الهمدانی(۲۷۶)

۵۔ اربعين حديث فی المهدی ،تاليف:
الحافظ ابی نعيم احمدبن عبدالله الاصفهانی (۲۷۷)

۶۔ البيان فی اخبار صاحب الزمان، تاليف: القرشی الكنجی الشافعی(۲۷۸)

۷۔ البرهان فی علامات مهدی اخر

الزمان،تالیف:علی ابن حسام الدین المتقی الھندی۔مولف کنزالعمال۔

جن کا ایک نسخہ نجف اشرف میں مکتبہ امیرالمومنین العامہ میں اور دوسرا ترک کی مکتبہ بایزید شمارہ ۸۲۹ میں موجود ہے۔(۲۷۹)

۸۔ تحدیق النظر فی اخبا المھدی المنتظر، تالیف:محمد بن عبدالعزیز بن مانع۔

جو چودہویں صدی کے نجد کے علماء میں سے ہیں، اس کا ایک نسخہ دارالکتب میں ہے مطابق فہرست ''۱۲۷''(۲۸۰)

۹۔ تلخیص البیان فی علامات مھدی اخر الزمان، تالیف:ابن کمال باشا حنفی المتوفی سنہ۔۹۴۰ھ

استنبول کے کتب خانوں میں کئی مطبوعہ نسخے ہیں ان میں سے ایک نسخہ عاشر آفندی کے مکتبہ سلیمانیہ میں ایک مجموعہ کے ضمن میں ہے جس کا شمارہ ۴۴۶ ہے۔(۲۸۱)

۱۰۔ تلخیص البیان فی الخبار مھدی اخر الزمان،تالیف:علی بن حسام الدین المتقی الھندی المتوفی سنہ۹۷۵ھ(۲۸۲)

۱۱۔ التوضیح فی تواتر ماجاء فی المھدی المنتظر والدجال والمسیح۔تالیف:قاضی

القضاۃ محمد بن علی الشو کانی المتوفی سنہ۔۱۲۵ا(۲۸۳)

۱۲۔ جمع الا حادیث الوار دۃ فی المھدی،تالیف: ابی بکر بن خیثمہ(۲۸۴)

۱۳۔ الردعلی من حکم و قضی ان المھدی الموعود جاء و مضی، تالیف:ملا علی القاری المتوفی سنہ۲۰۱۴ھجری۔

اس کا ایک نسخہ نجف اشرف میں مکتبہ امیر المومنینؑ العامہ میں موجود ہے جب کہ دوسرا نسخہ لکھنو کے مکتبہ ناصریہ العامہ میں پڑا ہے۔(۲۸۵)

۱۴۔ رسالہ فی الاحادیث القاضیہ۔بخروج المھدی، تالیف: بدر الملہ محمد بن اسماعیل الیمنی الصنعانی المتوفی سنہ۱۵۱۷ھجری(۲۸۶)

۱۵۔ رسالہ فی المھدی ضمن مجموعہ شمارہ ۳۷۵۸۔

اسعد آفندی کے کتاب خانہ سلیمانیہ ترک میں موجود ہے۔(۲۸۷)

۱۶۔ العرف الواردی فی اخبار المھدی، تالیف:جلال الدین السیوطی الشافی۔(۲۸۸)

۱۷۔ العطر الوردی فی شرح القطر الشھدی فی اوصاف المھدی، تالیف:محمد بن محمدبن

احمد الحسینی البلبیسی، شرحہ سنہ ۱۳۰۸ (۲۸۹)

۱۸۔ عقد الدرر فی اخبار المهدی المنتظر، تالیف: یوسف بن یحییٰ بن علی المقدسی الشافعی المتوفی سنہ ۶۸۵ (۲۹۰)

۱۹۔ علامات المهدی، تالیف: جلال الدین السیوطی۔ (۲۹۱)

۲۰۔ فرائد فوائد الفکر فی الامام المهدی المنتظر، تالیف: مرعی بن یوسف الکرمی المقدسی الحنبلی المتوفی سنہ ۱۰۳۱ نسخہ منہ ضمن مجموعہ برقم ۱۴۴۶ بمتبہ عاشر افندی سلیمانیہ۔ (۲۹۲)

۲۱۔ فوائد الفکر فی المهدی المنتظر، تالیف: مرعی بن یوسف الکرمی المقدسی الحنبلی المتوفی سنہ ۱۰۳۱ھ۔ (۲۹۳)

۲۲۔ القطر الشهدی فی اوصاف المهدی، منظومہ تالیف: شهاب الدین احمد بن احمد بن اسماعیل الحلوانی الشافعی المتوفی سنہ ۱۳۰۸ھ۔

جو کتاب فتح رب الارباب سے ملحق مصر میں ۱۳۴۵ھ میں مطبع المعاہد میں چھپی ہے۔ (۲۹۴)

۲۳۔ القول المختصر فی علامات المهدی المنتظر،تالیف: احمد شهاب الدین بن حجر الهیثمی۔(۲۹۵)

۲۴۔ کتاب المهدی، تالیف: ابی داود سلیمان بن اشعث سجستانی۔

جوصحاح ستہ کے مولفین میں سے ایک ہے۔(۲۹۶)

۲۵۔ المشرب الواردی فی اخبار المهدی،تالیف: الملا علی بن سلطان محمد القاری الحنفی المتوفی سنه ۱۰۱۴ھ۔

اس کا ایک نسخہ عاشر آفندی کے کتاب خانہ سلیمانیہ میں ایک مجموعے کے ضمن شمارہ ۱۱۴۶، اس کے دو نسخے دو مجموعوں کے ضمن میں شمارہ ۱۴۴۶، ۳۵۲۳، اسعد آفندی کے کتاب خانہ سلیمانیہ میں، چوتھا نسخہ کتاب خانہ عبدالحمید سلیمانیہ میں شمارہ ۱۴۳۹ کے ایک مجموعے کے ضمن میں موجود ہے، پانچواں نسخہ نور عثمانیہ میں شمارہ ۴۰۰۶ کے مجموعے میں، چھٹا نسخہ کو پر لی میں شمارہ ۵۰۹ کے ایک مجموعے کے ضمن میں موجود ہے۔(۲۹۷)

۲۶۔ المهدی ،تالیف:شمس الدین ۔ ۔ ۔ ۔۔۔ابن قیم الجوزیه المتوفی سنه ۷۵۱ھ(۲۹۸)

۲۷۔ المهدی الی ماور دفی المهدی:شمس الدین محمد بن طولون۔(۲۹۹)

۲۸۔ النجم الثاقب فی بیان ان لمهدی من اولاد علی بن ابی طالب،فی ۸۷ صفحه بمکتبه لا له لی سلیمانیه شماره ٦٧٦(۳۰۰)

۲۹۔ الهدیه المهدویه، تالیف: ابی الرجاء محمد هندی(۳۰۱)

۳۰۔ الفواصم عن الفتن القواصم،تالیف: العالم العلامه علی بن برهان الدین الحلبی الشافعی۔(۳۰۲)

آپؑ کے وجود کے معترف علمائے اہل سنت

گزشتہ صفحات میں ہم نے امام مہدی علیہ السلام پر کتابیں تصنیف کرنے والوں یا دینی کتابوں میں الگ باب قائم کرنے اوراس میں آپؑ کا ذکرکرنے والوں کے نام پیش کئے تھے۔

یہاں ان منتخب علماء کا ذکر کیا جارہاہے جو آپؑ کی بقا کا اعتقاد رکھتے ہیں اور آپؑ کے خروج کرنے کا اعتراف کرتے ہیں ان میں سے بعض نے آپؑ سے ملاقات کا بھی دعویٰ کیا ہے، بعض نے آپؑ سے بالمشافہ حدیث نقل کی ہے، آپؑ کے وجود مبارک کے بارے میں علماء کی ایک جماعت نے فتویٰ بھی دیا ہے ان میں سے کچھ یہ ہیں:

۱۔ شیخ الاسلام ابراہیم بن سعدالدین۔(۳۰۳)

۲۔ الحافظ ابومحمد احمد بن ابراہیم بن ہاشم الطوسی البلاسی البلاذری نے آپؑ سے بالمشافہ حدیث نقل کی ہے۔(۳۰۴)

۳۔ ابوالسرور احمد بن ضیاء الحنفی نے اپنے فتویٰ میں آپؑ کا اقرار کیا ہے۔(۳۰۵)

۴۔ ابو العباس احمد الناصر الدین اللہ۔ عباسی خلیفہ نے آپؑ کی زیارت گاہ تعمیر کی اور آپؑ کا اسم مبارک چوبی دروازے پر نقش کروایا جو آج تک موجود ہے۔(۳۰۶)

۵۔ مولوی جلال الدین رومی نے الامام المہدیؑ کا ذکر آئمہ اہل البیت علیہم السلام کی مدح کرتے ہوئے کیا ہے۔(۳۰۷)

۶۔ العارف شیخ حسن العراقی نے امام مہدیؑ سے ملاقات کا دعویٰ کیا

ہے۔(۳۰۸)

۷۔ المولی حسین بن علی الکاشفی صاحب جواہر التفسیر۔(۳۰۹)

۸۔ شمس الدین التبریزی نے الامام المہدی علیہ السلام کا ذکر آئمہ اہل البیت علیہم السلام کی مدح کرتے ہوئے کیا ہے۔(۳۱۰)

۹۔ شیخ علی الخواص۔(۳۱۱)

۱۰۔ عماد الدین الحنفی۔(۳۱۲)

۱۱۔ عماد الدین الحنفی۔(۳۱۳)

۱۲۔ شیخ عطار نیشاپوری نے الامام المہدیؑ کا ذکر آئمہ اہل البیت علیہم السلام کی مدح کرتے ہوئے کیا ہے۔(۳۱۴)

۱۳۔ محمد بن محمد المالکی نے اپنے فتویٰ میں آپؑ کا اقرار کیا ہے۔(۳۱۵)

۱۴۔ سید النسیمی نے الامام المہدی علیہ السلام کا ذکر آئمہ اہل البیت علیہم السلام کی مدح کرتے ہوئے کیا ہے۔(۳۱۶)

۱۵۔ سید نعمت اللہ الولی نے الامام المہدی علیہ السلام کا ذکر آئمہ اہل البیت علیہم السلام کی مدح کرتے ہوئے کیا ہے۔(۳۱۷)

۱۶۔ یحییٰ بن محمد الحنبلی نے اپنے فتویٰ میں آپؑ کا اقرار و اعتراف کیا ہے۔(۳۱۸)

آپؑ علمائے اہل سنت کی نظر میں

اس باب میں ہم علمائے امت اور معروف دانشوروں کی گفتار پیش کرتے ہیں، ان سب نے امام مہدی علیہ السلام کا صریح اعتراف کیا اور اس بات کا کہ وہ آپؑ ہی ہیں جو زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جیسے وہ ظلم و جور سے بھری ہو گی۔

اس باب میں پچھلے صفحات کی طرح ہم علمائے اہل سنت کا آپؑ کے وجود پر اجماع پاتے ہیں اور ماسوائے چند ایک کے اس بات پر بھی کہ وہ آپ ہیں جن کے خروج اور حکومت کی رسول اعظمؐ نے بشارت دی ہے۔(۳۱۹)

یہاں ان علماء کا ذکر کیا جاتا ہے:

۱۔ ابن جوزی نے امام مہدیؑ کے پیچھے حضرت عیسیٰؑ کے نماز پڑھنے کے بارے میں کہا ہے کہ اگر عیسیٰؑ بطور امام کے آگے بڑھتا تو اس میں ایک شبہ پیدا ہوتا کہ انہیں اس لئے ترجیح دی کہ وہ نائب رسولؐ تھے یا نئی شریعت لے کر آئے تھے، چنانچہ انہوں نے ماموم کی حیثیت میں نماز پڑھی تا کہ کسی شبہ یا اعتراض کی گنجائش نہ رہے اور غلط فہمی نہ پیدا ہو۔(۳۲۰)

۲۔ ابن کثیر نے جب اس حدیث کو بیان کیا جس میں مشرق کی طرف سے سیاہ جھنڈوں کے آنے کا ذکر ہے، تو کہا کہ یہ وہ جھنڈے نہیں ہیں جو ابو مسلم خراسانی لے کر آگے بڑھا تھا اور اس نے بنی امیہ سے حکومت چھینی تھی یہ دوسرے سیاہ جھنڈے ہیں جو حضرت مہدیؑ کے ساتھ آئیں گے۔(۳۲۱)

۳۔ ابوالحسین آبری کہتے ہیں کہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ (مہدیؑ) کے خروج کے بارے میں کثرت روایات کی وجہ سے احادیث متواتر اور مستفیض

ہیں، مہدیؑ آپؐ کے اہل بیت میں سے ہیں، آپؑ سات سال حکومت کریں گے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے آپؑ عیسیٰؑ علی نبینا وعلیه افضل الصلاۃ والسلام کے ساتھ خروج کریں گے، چنانچہ وہ فلسطین کی سرزمین میں ''لد'' کے دروازے پر دجال کے قتل پر آپؑ کی مساعدت کریں گے، آپؑ اس امت کی امامت اوررہبری فرمائیں گے اورحضرت عیسیٰؑ آپؑ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔(۳۲۲)

۴۔ ابو طیب بن ابو احمد حسینی بخاری قنوجی کہتے ہیں کہ مہدیؑ کے بارے میں جو احادیث ہیں ان میں سے بعض صحیح ہیں، بعض حسن اور بعض ضعیف ہیں، مگر صدیاں گزرنے کے بعد بھی تمام اہل اسلام کے نزدیک آپؑ کا معاملہ مشہور و معروف ہے۔

اہل بیت نبویؐ میں سے ایک شخص کا آخری زمانہ میں ظہور ضروری اور لازمی امر ہے وہ دین کی تائید کریں گے عدل و انصاف کو ظاہر کریں گے، مسلمان ان کی پیروی کریں گے، وہ تمام اسلامی ممالک پر غلبہ پالیں گے، انہیں مہدیؑ کا نام ولقب دیا جائے گا، دجال کا خروج، جو قیامت کے ثابت شدہ صحیح علامات میں سے ایک ہے آپؑ کے بعد ہوگا۔

حضرت عیسیٰؑ آپؑ کے خروج کے بعد آسمان سے اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے یا پھر آپؑ کے ساتھ نزول فرمائیں گے اور آپؑ کی اس (دجال) کے قتل پر مساعدت فرمائیں گے، حضرت عیسیٰؑ، حضرت مہدیؑ کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے۔

اس نوع کی دوسری احادیث اور دجال اور حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں احادیث حدتواتر کو پہنچی ہوئی ہیں۔(۳۲۳)

۵۔ مشہور عارف شیخ الاسلام شیخ احمد جامی نے اپنے فارسی منظومہ میں کہا ہے کہ مہدیؑ پوری دنیا کے قائد ورہبر ہیں۔(۳۲۴)

۶۔ شہاب الدین احمد بن حجر ہیثمی کہتے ہیں کہ ابوالقاسم محمد الحجتؑ کی ان کے والد کی وفات کے وقت عمر ۵ سال تھی، خداوند عالم نے انہیں اسی عمر میں علم و حکمت عطا کر دی تھی، انہیں القائمؑ اور المنتظرؑ کے القاب اور نام سے پکارا جاتا ہے۔(۳۲۵)

۷۔ ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبید اللہ بن موسیٰ بیہقی فقیہ شافعی حافظ کبیر نے کہا ہے کہ لوگوں نے مہدیؑ کے معاملے میں اختلاف کیا ہے ایک گروہ کا اعتقاد ہے کہ آپؑ اولاد جناب فاطمہؑ بنت رسول اللہؐ میں سے ایک ہیں۔ انہیں خدا جب چاہے گا پیدا کرے گا اور انہیں اپنے دین کی نصرت کے لیے مبعوث کرے گا۔

دوسرا گروہ کہتا ہے کہ مہدیؑ موعود پیدا ہو چکے ہیں، جمعہ پندرہ شعبان سنہ دو سو پچپن ہجری میں پیدا ہو چکے ہیں آپؑ وہی امام ہیں جن کا لقب القائمؑ اور المنتظرؑ ہے، جن کا نام محمدؑ بن حسن عسکریؑ ہے آپؑ سرمن رائے (سامرہ) میں سرداب میں داخل ہوئے اور اب لوگوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں آپؑ کے خروج کا انتظار ہے، عنقریب آپؑ ظاہر ہوں گے اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی، آپؑ کی طول عمر میں اور اتنا زمانہ گزرنے میں کوئی تعجب نہیں جیسا کہ حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ اور حضرت خضرؑ (زندہ) ہیں۔

یہ لوگ وہی شیعہ حضرات ہیں خصوصاً امامیہ اور اس پر اہل کشف کی ایک جماعت نے بھی ان سے موافقت کی ہے۔(۳۲۶)

۸۔ قاضی احمد، جو ابن خلکان کے نام سے مشہور ہیں، کہتے ہیں کہ ابوالقاسم محمدؑ بن حسن عسکریؑ بن علی الہادیؑ بن محمد جوادؑ کا ان کے آنے سے پہلے ذکر ہو چکا ہے آپؑ شیعہ امامیہ کے اعتقاد کی بنا پر اماموں میں سے بارھویں ہیں اور الحجتؑ کے نام سے مشہور ہیں۔

آپؑ کی ولادت جمعہ پندرہ شعبان ۲۵۵ ؍ہجری میں ہوئی۔

جب آپؑ کے والد، جن کا ذکر پہلے آ چکا ہے، فوت ہوئے تو آپؑ کی عمر پانچ سال تھی ابن ارزق نے تاریخ میا فارقین میں کہا ہے کہ ''الحجتؑ'' جن کا ذکر ہو چکا ہے ۹ ربیع الاول ۲۵۸ ؍ہجری میں پیدا ہوئے۔(۳۲۷)

۹۔ مفتی مکہ سید احمد زینی دحلان کہتے ہیں کہ جن احادیث میں مہدیؑ کا ذکر آیا ہے وہ بہت ہیں اور متواتر ہیں، ان میں سے بعض صحیح ہیں، بعض حسن ہیں اور ان میں سے اکثر ضعیف ہیں مگر اپنی کثرت اور راویوں کی کثرت اور ان کو اپنی کتابوں میں درج کرنے اور لکھنے والوں کی کثیر تعداد کی وجہ سے دوسری حدیثوں کو قوت بخشتی ہیں، حتی کہ قطع ویقین کا فائدہ دیتی ہیں۔

جو امور قطعی اور یقینی ہیں وہ یہ ہیں کہ آپؑ کا ظہور ہوگا، آپؑ اولاد فاطمہؑ میں سے ہیں اور آپؑ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔

اس چیز پر علامہ سید محمد بن رسول برزنجی نے ''الاشاعۃ'' کے آخر میں تنبیہ کی ہے کہ آپؑ کے ظہور کا وقت، سال کا تعین اور حد بندی صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ غیب ہے جسے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا اور شارع کی طرف کوئی نص اس تحدید (حد کے تعین) کی نہیں دیکھی گئی۔(۳۲۸)

۱۰۔ شیخ علاؤ الدین احمد بن محمد سمانی نے ابدال و اقطاب کے تذکرے میں کہا ہے کہ محمد مہدیؑ ابن حسن عسکریؑ قطب کے مرتبے پر پہنچے ہیں، آنجنابؑ تدریجاً طبقہ بہ طبقہ ابدال کے دائرے سے بڑھتے بڑھتے سید ابدال ہو گئے ہیں(۳۲۹)

۱۱۔ اسماعیل حقی کہتے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰؑ اور امام مہدیؑ جمع ہوں گے تو عیسیٰؑ شریعت و امامت کے ساتھ قیام کریں گے اور مہدیؑ تلوار و خلافت کے

ساتھ حضرت عیسیٰؑ ولایت مطلقہ کے خاتم اور حضرت مہدیؑ خلافت مطلقہ کے خاتم ہیں۔(۳۳۰)

۱۲۔ قاضی بہلول بہجت کہتے ہیں کہ امام ابوالقاسم محمد مہدیؑ پندرہ شعبان ۲۵۵ھ ہجری کو پیدا ہوئے آپؑ کی والدہ ایک ام ولد (کنیز) ہیں جن کا نام نرجس خاتون ہے جب آپؑ کے والدگرامیؑ کی رحلت ہوئی تو آپؑ کا سن پانچ سال کا تھا، امامؑ کی دو غیبتیں ہیں، پہلی غیبت صغریٰ اور دوسری غیبت کبریٰ، آنجنابؑ اب تک زندہ اور سلامت ہیں جب خداوند تعالیٰ آپؑ کو اذن دے گا تو ظہور کریں گے، آپؑ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔(۳۳۱)

۱۳۔ امام ابواسحاق ثعلبی نے اپنی تفسیر میں اصحاب کہف کے واقعے میں کہا ہے کہ وہ اپنے سونے کی جگہ واپس گئے اور آخری زمانے تک یعنی امام مہدی علیہ السلام کے خروج کے وقت تک کے لئے نیند اختیار کر لی، آنجنابؑ ان پر سلام کریں گے تو اللہ عزوجل انہیں آپؑ کے لئے زندہ کر دے گا، پھر انہیں ان کی نیند کی طرف پلٹا دے گا تو وہ قیامت کے آنے تک نہیں اٹھیں گے۔(۳۳۲)

۱۴۔ جعفر بن سیار شامی کہتے ہیں کہ مہدیؑ کا رومظالم (مظلوموں کی دادرسی) اس حد تک ہوگی کہ اگر کسی آدمی کی داڑھ کے نیچے کوئی چیز ہوگی تو وہ بھی ظالم سے چھین کر آپؑ مظلوم کو واپس کر دیں گے۔(۳۳۳)

۱۵۔ قاضی جواد ساباطی کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ کے صریح ارشاد کے ساتھ جن پر بعینہ نص ہوئی ہے وہ مہدی علیہ السلام ہیں۔

آپؑ صرف سننے پر سزا نہیں دیں گے کیونکہ مسلمانوں کا اجماع ہے کہ آنجناب علیہ السلام صرف سننے اور دیکھے جانے پر حکم نہیں لگائیں گے اور فیصلہ نہیں دیں گے بلکہ آپؑ باطن کا ملاحظہ کریں گے، یہ چیز انبیاء اور اوصیاء میں سے کسی کے لیے اتفاق

میں نہیں آئی۔

مسلمانوں نے مہدی علیہ السلام کے بارے میں اختلاف کیا ہے ہمارے اصحاب اہل سنت والجماعت نے کہا ہے کہ آپؑ اولاد فاطمہؑ میں سے ایک شخص ہیں جن کا نام محمدؑ ہے، آپؑ کی والدہ کا نام آمنہ ہے، اور (شیعہ) امامیہ نے کہا ہے کہ وہ محمد بن حسن عسکری علیہما السلام ہیں جو ۲۵۵ھ ہجری میں امام حسن عسکریؑ کے گھر سامرہ میں پیدا ہوئے، آپؑ کی والدہ نرجس خاتون ہیں۔

سرمن رائے (سامرا) میں معتمد عباسی کے زمانے میں ایک سال غائب رہے، پھر ظاہر ہوئے، پھر غائب ہوئے اور یہ غیبت کبریٰ ہے جب خدا چاہے گا پھر لوٹ آئیں گے۔

چونکہ ان کا قول اس نص کے شمول سے زیادہ قریب ہے اس لیے میں نے مذہبی تعصب سے قطع نظر کر کے اور ملت وامت محمدؐ کی حمایت اور ان کی دفاع کی غرض سے آپؑ کے سامنے امامیہ کے دعویٰ کے اس نص کے مطابق ہونے کا ذکر کیا ہے۔ (۳۳۴)

۱۶۔ حسین بن معین الدین میبدی کہتے ہیں کہ نعمتوں کے بخشنے والے سے امید ہے کہ وہ ہماری آنکھوں کو آنجنابؑ کے قدموں کے جواہر کے سرمہ سے منور کرے گا اور ان کی آفتاب حقیقت کی شعاعوں کی روشنیاں یکجا ہماری دیواروں اور چھتوں پر پڑیں گی، یہ چیز خداوند تعالیٰ کے لیے کوئی دشوار نہیں۔ (۳۲۴)

۱۷۔ حسین بن ہمدان حضینی نے اپنی کتاب ''الہدایۃ'' میں کہا ہے کہ گیارہویں، ابومحمد امام حسنؑ بن علیؑ ستائیس سال کی عمر میں جمعہ کے دن جب کہ ربیع الاول کی آٹھ راتیں گزریں تھیں، سال دوسوساٹھ ہجری میں چل بسے، آپؑ کے فرزند بارہویں خلف مہدیؑ صاحب الزمان جمعہ کے دن طلوع فجر کے قریب جب کے شعبان

کی آٹھ راتیں گزری تھیں، سال دوسوپچپن ہجری میں پیدا ہوئے۔(۳۳۶)

۱۸۔ خیرالدین زرکلی کہتے ہیں کہ محمدؑ بن حسن عسکری خالصؑ بن علی ہادیؑ ابوالقاسم امامیہ کے نزدیک بارہ اماموں کے آخری ہیں، ان کے یہاں مہدیؑ، صاحب الزمان، منتظرؑ، حجتؑ اور صاحب سردابؑ کے القاب سے مشہور ہیں، آپؑ سامراء میں پیدا ہوئے جب آپؑ کے والد کی وفات ہوئی تو آپؑ کی عمر پانچ سال کے لگ بھگ تھی۔(۳۳۷)

۱۹۔ قاضی شہاب الدین بن شمس الدین بن عمر ہندی نے جو ملک العلماء کے لقب سے مشہور تھے اپنی کتاب ہدایۃ السعداء میں لکھا ہے کہ اہل سنت کا کہنا ہے کہ چار خلفاء کی خلافت نص سے ثابت ہے، حافظیہ کے عقیدے میں اسی طرح ہے، بنی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے بعد خلافت تیس سال ہے اور وہ علی علیہ السلام پر تمام ہوگی، پھر اسی طرح بارہ آئمہ کی خلافت، جن میں کے پہلے امام علی کرم اللہ وجہہ ہیں آپؑ ہی کی خلافت کے بارے میں الخلافته ثلاثون سنته (خلافت تیس سال تک ہے) کی حدیث وارد ہوئی ہے، دوسرے امام شاہ حسن رضی اللہ عنہ ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ میرا بیٹا سید وسردار ہے جو عنقریب مسلمانوں کے درمیان صلح کرائے گا، تیسرے شاہ حسین رضی اللہ عنہ ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسینؑ بن علیؑ کے بعد نو امام ہوں گے جن میں سے آخری قائمؑ ہیں ان سب پر سلام ہو۔

جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ میں فاطمہؑ بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپؑ کے سامنے چند الواح اور تختیاں تھیں جن پر آپؑ کی اولاد میں سے آئمہ کے نام تھے، میں نے گنا تو گیارہ نام تھے ان میں سے آخری قائم علیہ السلام تھے۔(۳۳۸)

۲۰۔ شیخ کامل عارف صلاح الدین صفدی اپنی کتاب شرح الدائرۃ

میں کہتے ہیں کہ مہدی موعودؑ ان آئمہؑ میں سے بارہویں امام ہیں جن کے پہلے ہمارے آقا و سید علیؑ اور ان کے آخری مہدی رضی اللہ عنہم ونفعنا اللہ بہم (اور خدا ہمیں ان سے نفع پہنچائے ((۳۳۹)

۲۱۔ عارف، محدث، فقیہ ابو المجد عبد الحق بخاری دہلوی نے مناقب آئمہؑ کے نام سے لکھے گئے اپنے رسالے میں کہا ہے کہ ابو محمد حسن عسکریؑ کے فرزند محمد علیہ السلام ان کے خاص اصحاب اور ثقات کے یہاں معلوم ہیں۔

پھر آنجناب علیہ السلام کی ولادت کا ذکر کیا ہے۔(۳۴۰)

۲۲۔ شیخ عبد الحق نے لمعات میں کہا ہے کہ وہ احادیث جو حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں کہ مہدیؑ اہل بیت میں سے اولاد فاطمہؑ میں سے ہیں۔(۳۴۱)

۲۳۔ عز الدین ابو حامد عبد الحمید بن ہبۃ الدین مدائنی نے جو ابن ابی الحدید کے نام سے مشہور ہیں، مہدیؑ کے باب میں امام امیر المومنینؑ کے کلام کی تشریح میں کہا ہے: پھر آپؑ نے مہدیؑ آل محمدؐ کا ذکر کیا ہے اور وہی جناب ہیں جو آپؑ نے اپنے اس قول میں مراد لئے ہیں:

"وان من ادرکھا یسری فی ظلمات ھذہ الفتن بسراج منیز"

جو اس زمانے کا ادراک کرلے تو وہ ان فتنوں کی تاریکیوں میں روشن چراغ کے ساتھ چلے گا۔اور وہی مہدی ہیں۔(۳۴۲)

۲۴۔ عارف عبد الرحمن نے ''مرآۃ الاسرار'' میں کہا ہے: یہ ان کا ذکر ہے جو دین وملت کے آفتاب ہیں، ساری ملت کے ہادی و رہبر ہیں، جو مطہر و پاکیزہ

مقام احمدی میں قائم ہیں جو امام برحق ہیں ابوالقاسم محمد بن حسن مہدی رضی اللہ عنہ۔

آنجناب آئمہ اہل بیتؑ میں سے بارہویں امام ہیں، آپؑ کی والدہ ام ولد (کنیز) ہیں جن کا نام نرجس ہے، آپؑ کی ولادت شب جمعہ پندرہ شعبان ۲۵۵ رہجری میں ہوئی۔

''شواہد النبوۃ'' کی روایت کے مطابق سرمن رائے، جو سامرہ کے نام سے مشہور ہے، وہاں تئیس رمضان ۲۵۸ رہجری کو (ولادت) ہوئی۔

آپؑ بارہویں امام ہیں جو کنیت اور نام میں حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوۃ والسلام کے موافق ہیں۔

آپؑ کے القاب شریفہ مہدیؑ، حجتؑ، قائمؑ، منتظرؑ، صاحب الزمانؑ اور خاتم الاثنی عشرؑ (بارہ کے خاتم) ہیں۔

آپؑ کے والد گرامی امام حسن عسکری علیہ السلام کی وفات کے وقت آپؑ کی عمر پانچ سال تھی۔

آپؑ مسند امامت پر بیٹھے، جس طرح حق تعالیٰ نے یحییٰ بن ذکریا علیہما السلام کو بچپنے میں حکمت و کرامت عطا کی اور عیسیٰؑ بن مریمؑ کو بچپن کے زمانے میں عالی مرتبہ پر پہنچایا تھا، اسی طرح آنجنابؑ کو صغرسنی (کم سنی) میں اللہ تعالیٰ نے امام قرار دیا۔

آپؑ سے ظاہر ہونے والے خوارق عادات اور معجزات کم نہیں ہیں، اس مختصر کتاب میں ان کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔

''المقصد الاقصیٰ'' کے مصنف نے ذکر کیا ہے کہ حضرت شیخ سعدالدین خلیفہ نجم الدین نے ام مہدیؑ کے بارے میں ایک کتاب تصنیف کی ہے اس میں ان کے متعلق بہت سی چیزوں کا ذکر کیا ہے اس کے مثل اقوال نصرفات کا لانا ممکن نہیں ہے۔

مزید کہا ہے کہ مہدیؑ ظہور فرمائیں گے تو بغیر خفاء کے ولایت مطلقہ کو ظاہر

کریں گے، مذاہب کے اختلاف اور بے اخلاق کو مٹا دیں گے جیسا کہ احادیث نبوی میں ان کے اوصاف حمیدہ آئے ہیں۔

آخری زمانے میں ظہور نام کریں گے، سارے ربع مسکون کو ظلم و جور سے پاک کریں گے اور ایک ہی مذہب کا غلبہ ہوگا۔

اجمالی طور سے کہا جائے کہ جب دجال قبیح الافعال موجود ہے، وہ ظاہر ہوگا اور وہ زندہ ومخفی موجود ہے اسی طرح حضرت عیسیٰؑ موجود اور مخلوق پوشیدہ ہیں تو فرزند رسول اللہؐ اگر عوام کی نظروں سے مخفی ہوں اپنے وقت معین میں علی الاعلان ظاہر ہوں گے، تقدیر الہیٰ کے تقاضے کے مطابق، جیسے حضرت عیسیٰؑ اور دجال، تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں، جب کہ اکابر کی ایک جماعت اور رسول اللہؐ کے اہل بیتؑ کے اقوال سے ثابت ہے اس کا انکار تعصب کی وجہ سے ہے جب کہ اس میں ضرر ونقص موجود نہیں۔(۳۴۳)

۲۵۔ عبدالرؤف منادی اس حدیث۔

"ومنا الذی یصلی عیسی اخلفه"

کی شرح میں کہتے ہیں کہ "منا" ہم اہل بیتؑ میں سے "الذی" ہے وہ شخص کہ یصلی عیسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ نماز پڑھیں گے خلفہ جس کے پیچھے یعنی دجال کے خروج کے قریب آخری زمانے میں روح اللہ آسمان سے نزول کے وقت اس کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

حضرت عیسیٰؑ نماز صبح کے وقت دمشق کے مشرق کی جانب منارہ بیضاء (سفید مینارہ) پر نزول کریں گے، امام مہدیؑ کو دیکھیں گے کہ وہ نماز پڑھنے کا ارادہ رکھتے ہیں، مہدیؑ ان کا احساس کرتے ہوئے پیچھے ہٹیں گے تا کہ حضرت عیسیٰؑ آگے بڑھیں مگر حضرت عیسیٰؑ انہیں آگے بڑھنے کو کہیں گے اور خود (ان کے) پیچھے نماز پڑھیں گے

کس قدر عظیم ہے اس امت کا فضل وشرف۔(۳۴۴)

۲۶۔ ابو محمد عبداللہ بن محمد بن خشاب نے کتاب تواریخ موالید الائمہ ووفیاتھم، میں کہا کہ ان کے دو نام ہیں ''الخلف'' اور محمد، وہ آخری زمانے میں ظہور اور خروج کریں گے، ان کے سر پر بادل سورج کی دھوپ سایہ کئے ہوگا، وہ آپؑ کے ساتھ ساتھ پھرے گا، وہ بادل فصیح آواز میں کہے گا: یہی مہدیؑ ہیں۔(۳۴۵)

۲۷۔ فاضل بارع شیخ عبداللہ بن محمد مطیری شافعی اپنی کتاب ''الریاض الزاھرة فی فضل آل بیت النبی وعترته الطاهرة'' میں کہتے ہیں کہ بارہویں ان کے بیٹے محمد قائم مہدی رضی اللہ عنہ ہیں، پہلے سے نبی محمدؐ اور ان کے جد علیؑ سے اور ان کے باقی آباؤ اجداد اہل شرف واہل مراتب سے ان پر ملت اسلامیہ میں نص آچکی ہے۔

آنجنابؑ صاحب سیف اور قائم منتظرؑ ہیں جیسا کہ صحیح احادیث میں آیا ہے آپؑ کے قیام سے پہلے آپؑ کی دو غیبتیں ہیں۔(۳۴۶)

۲۸۔ مورخ عبدالملک عصامی مکی کہتا ہے کہ امام محمدؑ مہدی بن حسن عسکریؑ بن علیؑ نقی بن محمدؑ جواد بن علیؑ رضا بن موسیٰؑ کاظم بن جعفرؑ صادق بن محمد باقرؑ بن علیؑ زین العابدین بن حسینؑ بن علیؑ بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اجمعین، جمعہ کے دن پندرہ شعبان دوسو پچپن ہجری میں پیدا ہوئے، بعض نے ۲۵۶ رہجری کہا ہے اور یہی صحیح ہے، آپؑ کی والدہ ام ولد (کنیز) ہیں جن کا نام صیقل اور کہا گیا ہے کہ سوسن تھا، بعض نے نرجس کہا ہے۔

آپؑ کی کنیت ابوالقاسم ہے آپؑ کے القاب الحجت، الخلف الصالح، القائم، المنتظر، صاحب الزمان اور مہدی ہیں اور یہ لقب زیادہ مشہور ہے۔

آپؑ کا حلیہ میانہ قد نوجوان حسین چہرے اور بالوں والے، بلند بانسہ اور

تنگ نتھنوں والی ناک، کشادہ پیشانی ہے۔

جب آپؑ کے والد گرامیؑ کی وفات ہوئی تو آپؑ کی عمر پانچ سال تھی۔(۳۴۷)

۲۹۔ میرے آقا وسردار عبدالوہاب شعرانی کہتے ہیں: مہدیؑ امام حسن عسکریؑ کے فرزند ہیں آپؑ پندرہ شعبان کی رات دوسوپچپن ہجری میں پیدا ہوئے اور آپؑ باقی ہیں یہاں تک کہ حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ کے ساتھ یکجا ہوں گے۔(۳۴۸)

۳۰۔ سید جمال الدین عطاﷲ کتاب ''روضۃ الاحباب'' میں کہتے ہیں:

گفتگو بارہویں امام محمد بن حسن علیہما السلام کے بارے میں ہے، آپؑ کا میلادسعید جوصدف ولایت کے موتی اور معدن ہدایت کے جوہر ہیں، پندرہ شعبان ۲۵۵ ؍ہجری کو سامرا میں ہوا، بعض نے تیئس ماہ رمضان ۲۵۸ ؍ہجری کہا ہے اس انسان عالی کی والدہ ام ولد (کنیز) ہیں جن کا نام صیقل یا سوسن اور بعض نے نرجس اور بعض نے حکیمہ کہا ہے۔

یہ امام ذی الاحترام کنیت اور نام میں خیر الانام علیہ وآلہ تحف الصلاۃ والسلام کے موافق ہیں۔

آپؑ کے القاب مہدیؑ، منتظرؑ، خلف صالحؑ اور صاحب الزمانؑ ہیں۔

اپنے عظیم ترین والد کی وفات کے وقت آپؑ کی عمر صحت کے زیادہ قریب روایات کے مطابق، پانچ سال تھی۔ایک روایت ہے کہ دو سال تھی۔

خداوند تعالیٰ نے آپؑ کو طفولیت میں یحییٰ بن ذکریا سلام اﷲ علیہما کی طرح حکمت وکرامت عطا کی تھی اور آپؑ کو امامت کے رفیع اور بلند مرتبہ تک بچپن ہی میں پہنچا دیا تھا۔

آپؑ سرمن رائے (سامرائ) کے سرداب میں سن دوسو پینسٹھ یا چھیاسٹھ

(۲۶۵ھ،۲۶۶ھ) میں خلیفہ معتمد عباسی کے زمانے میں غیبت میں گئے۔

اس کے بعد سید جمال الدین عطاء اللہ نے اپنی گفتگو کو چند اشعار پر ختم کیا ہے جن میں امام مہدی علیہ السلام کو خطاب کیا ہے اور آپؑ کے ظہور کی خواہش کا اظہار اور دعا ہے؟ (۳۴۹)

✡✡✡✡✡

حوالہ جات

۱۔ بحار ۱۳ / ۱۱۵۔

۲۔ یہ سفراء بغداد میں رہتے تھے اوران کی قبریں وہیں مختلف جگہوں پر ہیں، جن پر عمدہ ضریحی اورآباد مسجدیں موجود ہیں۔

۳۔ مؤلف نے اپنی کتاب میں پچاس آیات تحریر کی ہیں جن میں سے یہاں نو درج کی گئی ہیں۔

۴۔ کشف الغمہ ۹۲۔ ینابیع المودۃ ۱۲۶۔

۵۔ الغیبۃ تالیف شیخ طوسیؒ ۱۲۰۔

۶۔ البحار ۱۳ / ۱۷۸۔

۷۔ الغیبۃ النعمانی ۱۲۸۔

۸۔ اکمال الدین ۲ / ۳۸۹۔

۹۔ البحار ۱۳ / ۱۷۹۔

۱۰۔ ینابیع المودۃ ۴۲۱۔

۱۱۔ البحار ۱۳ / ۱۹۱۔

۱۲۔ ینابیع المودۃ ۴۲۲۔

۱۳۔ البحار ۱۳ / ۲۱۵۔

۱۴۔ البحار ۱۳ / ۱۷۔

۱۵۔ ینابیع المودۃ ۴۲۳۔

۱۶۔ البحار ۱۳ / ۱۶۔

۱۷۔ ینابیع المودۃ ۴۲۴۔

۱۸۔ المہدیؑ تالیف زہری ۱۶۴۔

۱۹۔ ینابیع المودۃ ۴۲۵۔

۲۰۔ ینابیع المودۃ ۴۲۵، المہدیؑ تالیف زہری ۱۶۳۔

۲۱۔ البحار ۱۳/ ۱۵۔ الزام الناصب ۱/ ۷۶۔

۲۲۔ البحار ۱۳/ ۱۵۔ الغیبۃ شیخ الطوسیؒ ۱۲۲۔

۲۳۔ الصواعق المحرقہ ۹۶، اسعاف الراغبین ۱۵۶۔

۲۴۔ مؤلف نے اپنی بڑی کتاب میں پچاس احادیث ذکر کی ہیں جو پچاس کتب سے لی گئی ہیں۔ اختصار کی بنا پر ہم نے ان میں سے بیس احادیث تحریر کی ہیں۔

۲۵۔ ارشاد تالیف شیخ مفید ۳۷۳۔

۲۶۔ اسعاف الراغبین برحاشیہ نور الابصار ۱۳۴۔

۲۷۔ البیان فی اخبار صاحب الزمانؑ ۸۵۔

۲۸۔ مقتل الحسینؑ خوارزمی ۱/ ۱۴۶۔

۲۹۔ تذکرۃ الخواص ۲۰۴۔

۳۰۔ الملاحم والفتن تالیف ابن طاؤس ۱۰۱۔

۳۱۔ الحدیث الرابع من اربعین، حافظ ابونعیم، دیکھئے کشف الغمہ ۳۲۱۔

۳۲۔ اکمال الدین ۱/ ۲۵۶۔

۳۳۔ صحیح بخاری ۲/ ۱۷۸۔

۳۴۔ الفتاویٰ الحدیثیہ ص ۲۷۔ تالیف احمد شہاب الدین ابن حجر ہیثمی۔

۳۵۔ الفتاویٰ الحدیثیہ ص ۲۷ تالیف احمد شہاب الدین بن حجر ہیثمی ۔
۳۶۔ نورالابصار شبلنجی ص ۱۵۵۔
۳۷۔ ذخائرالعقبیٰ علامہ محب الدین احمد بن عبداللہ طبری ص ۱۵۔
۳۸۔ کفایہ الاثر۔
۳۹۔ منتخب الاثر تالیف لطف اللہ صافی ۱۹۱۔
۴۰۔ اربعین حافظ محمد بن ابوفوارس، دیکھئے الزام الناصب ۱/ ۳۲۷۔
۴۱۔ غیبۃ شیخ طوسیؒ ۲۹۰۔
۴۲۔ کتاب الفردوس تالیف ابن شیرویہ باب الالف لام۔
۴۳۔ المستدرك علی الصیحین ۴/ ۴۶۵۔
۴۴۔ مسند احمد ۳/ ۲۸۔
۴۵۔ اکمال الدین ۱/ ۴۲۲۔
۴۶۔ اعیان الشیعہ ۴ق ۳/ ۳۹۴۔
۴۷۔ البحار ۱۳/ ۳۱۔
۴۸۔ الغیبۃ تالیف نعمانی ۷۰۔
۴۹۔ الملاحم والفتن ۱۰۴۔
۵۰۔ الملاحم والفتن ۱۰۴۔
۵۱۔ اکمال الدین ۱/ ۳۵۱۔
۵۲۔ البحار ۱۳/ ۲۹۔
۵۳۔ اکمال الدین ۱/ ۴۲۰۔ الغیبۃ الشیخ الطوسی ۲۲۱۔
۵۴۔ البحار ۱۳/ ۱۷۱۔

۵۵۔ شرح نہج البلاغہ ۴/۳۳۶۔

۵۶۔ شرح نہج البلاغہ

۵۷۔ شرح نہج البلاغہ ۲/۴۳۵۔

۵۸۔ شرح نہج البلاغہ ۲/۴۳۶۔

۵۹۔ شرح نہج البلاغہ ۲/۵۳۵۔

۶۰۔ الزام الناصب ۲/۱۸۱۔

۶۱۔ الشیعہ والرجعۃ ۱/۱۵۰۔

۶۲۔ البحار ۱۲/۳۳۔

۶۳۔ اعیان الشیعہ ۴ق ۳/۲۹۶۔

۶۴۔ ''امالی'' شیخ مفید۔۲۸۔

۶۵۔ الغیبۃ تالیف نعمانی ۱۴۱۔

۶۶۔ کشف الغمہ ۳۲۴۔

۶۷۔ اکمال الدین ۲/۲۰۔

۶۸۔ ینابیع المودۃ ۴۵۴۔الفصول المہمۃ ۲۳۳۔البحار ۱۳/۱۴۔

۶۹۔ ینابیع المودۃ ۴۶۰۔

۷۰۔ الملاحم والفتن ۱۱۹۔

۷۱۔ اعیان الشیعہ ۴ق ۳/۴۷۹۔

۷۲۔ اعیان الشیعہ ۴ق ۳/۳۹۶۔

۷۳۔ زین العابدینؑ۔مقرم۔۲۰۴ (ملا فیض کی کتاب دانی سے)۔

۷۴۔ البحار ۱۳/۱۵۵۔

۷۵۔ الفصول المہمہ ۲۸۷۔

۷۶۔ اعیان الشیعہ ۴ق ۱/۴۵۷۔

۷۷۔ الغیبۃ شیخ طوسی۔ ۱۱۲۔

۷۸۔ کشف الاستار ص ۱۳۳۔

۷۹۔ الصواعق المحرقہ۔ص ۹۹۔

۸۰۔ الملاحم والفتن ۸۲۔

۸۱۔ الملاحم والفتن ص ۷۴۔

۸۲۔ البحار۔ ۱۳/۱۵۶۔،

۸۳۔ الملاحم والفتن ۴۵۔

۸۴۔ الملاحم والفتن ۴۹۔

۸۵۔ کشف الاستار ۱۹۶۔

۸۶۔ منتخب الاثر ۴۵۹۔

۸۷۔ غایہ المرام ص ۷۰۴۔

۸۸۔ منتخب الاثر ص ۴۸۱۔

۸۹۔ منتخب الاثر ص ۴۷۹۔ تذکرۃ الخواص ۳۷۷۔

۹۰۔ المہدی۔صدر ص ی ۱۴۱۔

۹۱۔ الملاحم والفتن ص ۵۰۔

۹۲۔ البحار ۱۱/۵۸۔

۹۳۔ البحار ۱۳/۱۶۹۔

۹۴۔ البحار ۱۳/۱۶۲۔

۹۵۔ الغیبۃ شیخ طوسیؒ ۲۸۵۔

۹۶۔ ینابیع المودۃ ۴۸۷۔(فرائدالسمطین)

۹۷۔ ینابیع المودۃ۔۴۸۸۔

۹۸۔ منتخب الاثر ۱۸۷۔

۹۹۔ مولف نے اپنی کتاب الامام المہدی علیہ السلام میں ابوسعید خدری سے ۴۳ احادیث نقل کی ہیں جن سے احادیث کی کثرت اورصحابہ اورتابعین سے ان کے طرق کی کثرت پر استدلال کیا ہے۔

۱۰۰۔ الارشاد ۳۷۲۔ البحار ۱۳/ ۲۔ الذخیرۃ الی المعاد ۳۲۷۔ منتخب الاثر ۳۳۸۔ اکمال الدین ۲/ ۱۰۴۔ الغیبہ للشیخ الطوسیؒ ۱۴۱۔ ینابیع المودۃ ۵۴۲۔ المجالس السنیۃ ۵/ ۴۷۹۔ کشف الاستار ۵۳۔ فضائل الامام علی ۲۴۳۔ موجز تواریخ اہل البیت للسماوی ۹۵۔ الفصول المہمۃ ۲۷۷۔ المدخل الی موسوعۃ العتبات المقدسۃ ۲۴۹۔ کشف الغمۃ ۳/ ۲۳۶ ط ۲۔ الائمہ الاثنا عشر لابن طولون ۱۱۷۔ اعیان الشیعہ ۴ ق ۳/ ۲۲۷۔ نور الابصار ۲۴۳۔ منتھی الامال للقمی ۲/ ۲۸۱۔ جوہرۃ الکلام ۱۵۷۔ الاتحاف بحب الاشراف ۶۹۔ صواعق المحرقہ ۱۰۰۔ الیواقیت والجواہر ۲/ ۱۴۳۔ البرہان علی وجود صاحب الزمانؑ ۶۴۔ مرأۃ الاسرار۔ تاریخ آل محمد للقاضی بہلول بہجت ۲۷۰۔ غایہ الاختصار ۶۵۔ روضۃ الاحباب للسید جمال الدین۔ معراج الوصول الی معرفۃ فضیلہ آل الرسول۔ روضۃ المناظر، الاعلام ۶/ ۳۱۰ق۔ اثبات الوصیۃ ۱۹۵۔

۱۰۱۔ اکمال الدین ۲/ ۱۰۵۔

۱۰۲۔ اکمال الدین ۲ / ۱۰۶۔ رطل، بارہ اوقیہ کا وزن ہے۔ شام میں ۵ پاؤنڈ اور مصر میں پونے سولہ اونس کا۔

۱۰۳۔ ینابیع المودۃ ۵۴۰۔

۱۰۴۔ اکمال الدین ۲ / ۹۹۔

۱۰۵۔ المجالس السنیہ ۵ / ۵۳۲۔

۱۰۶۔ کشف الغمہ ۳۴۲۔ الغیبہ شیخ طوسی ۱۴۹۔

۱۰۷۔ اکمال الدین ۱۷۲۲۔

۱۰۸۔ البحار ۳ / ۱۰۔ ''الغیبۃ'' شیخ طوسی۔ ۱۵۹ (الفاظ کے کچھ تغیر کے ساتھ)

۱۰۹۔ اکمال الدین ۲ / ۱۰۵۔

۱۱۰۔ اکمال الدین ۲ / ۱۳۶۔

۱۱۱۔ اکمال الدین ۲ / ۱۰۶۔ البحار ۱۳ / ۶۔

۱۱۲۔ سفینۃ البحار ۲ / ۷۰۱۔

۱۱۳۔ اکمال الدین ۲ / ۱۷۸۔

۱۱۴۔ اکمال الدین ۲ / ۱۰۸۔ البحار ۱۳ / ۶۔

۱۱۵۔ البحار ۱۳ / ۶۔

۱۱۶۔ اکمال الدین ۲ / ۱۰۸۔ البحار ۱۳ / ۶۔

۱۱۷۔ الغیبۃ شیخ طوسیؒ ۱۴۸۔ البحار ۱۳ / ۶۔

۱۱۸۔ مناقب ۴۴۸۲۔ سیرت امام ہادی علیہ السلام۔ آپ نے احمد بن اسحاق، علی بن جعفر ہمدانی اور عثمان بن سعید تینوں کو تیس تیس ہزار دینار عطا فرمائے۔

۱۱۹۔ مناقب ۴ / ۴۵۹۔ سیرت امام حسن عسکری علیہ السلام۔ آپؑ نے ابو طاہر اور علی

بن جعفر ہمدانی میں سے ہر ایک کو ایک ایک لاکھ دینار عطا فرمائے۔

۱۲۰۔ اکمال الدین۔۱ / ۱۲۵

۱۲۱۔البحار ۱۳ / ۷۰۔المجالس السنیہ ۵ / ۵۵۳۔

۱۲۲۔ اکمال الدین۔۱ / ۲۲۶۔تا ۲۴۳۔

۱۲۳۔ اکمال الدین ۱ / ۲۶۵۔

۱۲۴۔ سورہ عنکبوت آیت ۳۔

۱۲۵۔ آل عمران ۱۷۹۔

۱۲۶۔ تفسیر صافی۔ ۳۶۳۔

۱۲۷۔ تفسیر صافی۔ ۳۶۴۔

۱۲۸۔ تفسیر برہان۔ ۳ / ۲۴۳۔

۱۲۹۔ الامام المنتظرؑ۔ص ۱۱۹ از مجلہ المقتطف ص ۲۴۰۔شمارہ ۳۔سال ۵۹۔

۱۳۰۔ مجلہ النجف،ص ۴۰ جلد اول ۱۳۸۵ھ۔

۱۳۱۔ منتخب الاثر ۲۷۳۔از مجلہ الہلال۔جلد ۵۔شمارہ ۳۳ / ۱۹۳۰ء

۱۳۲۔ اعیان الشیعہ ۴ / ۴۱۸۔کشف الغمہ۔

۱۳۳۔ مصنف کی کتاب ''الامام المھدی علیہ السلام'' میں بہت سی طویل عمر والوں کے حالات درج ہیں۔یہاں ان میں سے چند ہی کا ذکر کیا جارہا ہے۔

۱۳۴۔ اکمال الدین ۲ / ۲۰۳،کنزالفوائد ۲۴۵۔ازتورات۔

۱۳۵۔ المھدیزہری ۱۰۳، الزام الناصب ۱ ۲۸۸، کنزف الفوئد ۲۴۵، از تورات۔

۱۳۶۔ کمال ۱۰۰۲ / ۲۰،کنزالفوائد ۲۴۵،ازتورات۔

۱۳۷۔ الغیبت شیخ طوسی ۱۹۱ المہدی زہری ۱۰۳۔

۱۳۸۔ کنز الفوائد ۲۴۵، از تورات۔

۱۳۹۔ المجالس السنیہ ۵ / ۵۵۴۔

۱۴۰۔ الشیعہ والرجعہ ۱ / ۱۳۳۶ از کامل۔

۱۴۱۔ اخبار الدول۔ الشیعہ والرجعہ ۱ / ۲۴۱۔

۱۴۲۔ کنز الفوائد ۲۴۵۔

۱۴۳۔ الشیعہ والرجعہ ۱ / ۲۳۵۔

۱۴۴۔ الشیعہ والجرعہ ۱ / ۲۳۱۔

۱۴۵۔ البحار ۱۴ / ۱۷۴۔

۱۴۶۔ البحار ۱۳ / ۱۷۴۔

۱۴۷۔ منتخب الاثر ص ۴۴۲۔ از عقد الدرر۔ فصل اول۔ باب چہارم۔

۱۴۸۔ منتخب الاثر ص ۴۲۲۔

۱۴۹۔ اکمال الدین ۱ / ۲۶۴۔ البحار ۱۳ / ۱۹۔

۱۵۰۔ البحار ۱۳ / ۱۶۰۔

۱۵۱۔ الخرائج والجرائح۔ الفصل العشرون۔ البحار ۱۳ / ۱۵۶۔

۱۵۲۔ کشف الاستار۔ ص ۱۸۰۔

۱۵۳۔ کشف الاستار۔ ص ۱۲۵۔

۱۵۴۔ الملاحم والفتن ص ۳۶۔

۱۵۵۔ الزام الناصب ۲ / ۱۲۵۔ از صراط مستقیم۔

۱۵۶۔ الشیعۃ والرجعۃ ۱ / ۱۴۸۔ از مشارق الانوار حافظ برسی۔ ۲۱۹۔

۱۵۷۔ منتخب الاثر ۴۴۴۔

۱۵۸۔ کشف الاستار ۱۳۶۔

۱۵۹۔ الزام الناصب ۲ / ۱۲۵۔ از صراط المستقیم۔

۱۶۰۔ الغیبۃ شیخ طوسی ۲۸۵۔

۱۶۱۔ الغیبۃ شیخ طوسیؒ ۲۸۶۔

۱۶۲۔ الغیبۃ شیخ طوسیؒ ۲۸۹۔

۱۶۳۔ الغیبۃ۔ نعمانی۔ ص ۱۵۲۔

۱۶۴۔ اکمال الدین ۱ / ۴۴۸۔

۱۶۵۔ البحار ۱۱۳ / ۱۶۱۔

۱۶۶۔ الغیبۃ شیخ طوسی ۲۸۸۔

۱۶۷۔ اکمال الدین ۲ / ۳۶۲۔

۱۶۹۔ الزام الناصب ۲۰ / ۱۶۔ از عوالم۔

۱۷۰۔ کشف الاستار ص ۱۸۱۔

۱۷۱۔ منتخب الاثر۔ ۵۵۲۔ از الارشاد۔

۱۷۲۔ الغیبۃ شیخ طوسی ۲۸۶۔

۱۷۳۔ الغیبۃ شیخ طوسیؒ ۲۸۶۔

۱۷۳۔ الغیبۃ شیخ طوسیؒ ۲۸۶۔

۱۷۴۔ الخرائج والجرائح۔ الفصل العشرون۔

۱۷۵۔ الغیبۃ۔ شیخ طوسیؒ ۲۸۷۔

۱۷۶۔ الغیبۃ۔ شیخ طوسیؒ ۲۸۴۔

۱۷۷۔ الملاحم والفتن ۳۵۔

۱۷۸۔ الملاحم والفتن ۱۲۲۔

۱۷۹۔ الملاحم والفتن ۵۰۔

۱۸۰۔ الغیبۃ شیخ طوسیؒ ۲۸۵۔

۱۸۱۔ الملاحم والفتن ۲۶۔

۱۸۲۔ کشف الاستار ۱۳۶۔

۱۸۳۔ الارشاد۔ص ۳۸۵۔

۱۸۴۔ جعفر بن محمد، تصنیف سید الاہل، ص ۸۴۔

۱۸۵۔ منتخب الاثر ۵۲۳۔ از نہج الدعوات ومکارم الاخلاق۔

۱۸۶۔ مکیال المکارم ۳۲۸۔ منتخب الاثر ۵۲۲۔ از نہج الدعوات۔

۱۸۷۔ الجنۃ الوقیہ۔ از داماد۔ فصل سادس والشرون۔

۱۸۸۔ مصباح الکفعمی۔ ۳۰۶۔

۱۸۹۔ اعیان الشیعہ ۴ق ۳/ ۵۳۸۔ از نہج الدعوات۔

۱۹۰۔ البلد الامین۔ ۵۲۱۔

۱۹۱۔ المصباح الکفعمی۔ ۲۸۱۔

۱۹۲۔ مصباح الکفعمی۔ ۳۰۶۔

۱۹۳۔ منتخب الاثر۔ص ۵۲۱۔ از الکلم الطیب۔

۱۹۴۔ المصباح الکفعمی۔ ۲۸۱۔

۱۹۵۔ منتخب الاثر۔ ۲۹۵۔

۱۹۶۔ فقہا کے نزدیک اس خمس سے مراد ان چیزوں کا خمس ہے جو دوسرے لوگوں

سے لی جائیں جو خمس کے قائل نہیں ہیں تو ان کا استعمال جائز ہے۔(مترجم)۔

۱۹۷۔ اکمال الدین ۲ / ۱۶۲۔

۱۹۸۔ البحار ۱۳ / ۲۴۷۔

۱۹۹۔ اکمال الدین ۲ / ۱۹۰۔

۲۰۰۔ البحار ۱۳ / ۲۴۶۔

۲۰۱۔ ینابیع المودۃ ۴۲۱۔

۲۰۲۔ کشف الغمہ ۳۲۰۔

۲۰۳۔ البحار ۱۳ / ۱۷۔

۲۰۴۔ الزام الناصب ۲ / ۲۵۴۔

۲۰۵۔ ینابیع المودۃ ۴۲۵۔

۲۰۶۔ اس کتاب کے صفحہ ۳۹ تا ۴۳ پر آئمہ علیہم السلام سے اس سلسلے میں جو کچھ وارد ہوا ہے وہ ملاحظہ ہو۔

۲۰۷۔ الغیبۃ۔نعمانی ۱۲۸۔

۲۰۸۔ البحار ۱ / ۲۰۰۔

۲۰۹۔ البحار ۱۳ / ۱۸۹۔

۲۱۰۔ البحار ۱۳ / ۱۶۸۔

۲۱۱۔ الغیبۃ شیخ طوسیؒ ۲۹۴۔

۲۱۲۔ جن لوگوں نے امام مہدیؑ کے حالات لکھے ہیں اس حدیث کا ذکر کیا ہے۔

۲۱۳۔ کشف الغمہ ۳۲۸۔

۲۱۴۔ صواعق محرقہ ۹۹۔مسند احمد ۳ / ۷۳۔منتخب کنز العمال ۶ / ۲۹۔اسعاف

الراغبین ۱۳۷، نورالابصار ۱۵۵۔ ینابیع المودۃ ۴۶۹۔

۲۱۵۔ الملاحم والفتن ۱۲۱۔

۲۱۶۔ الملاحم والفتن ۴۵۔

۲۱۷۔ اسعاف الراغبین۔ حاشیہ برنورالابصار۔ ۱۳۵۔

۲۱۸۔ منتخب الاثر ۴۹۱۔ ازفتوحات کمیہ۔

۲۱۹۔ کشف الاستار ۱۳۵۔

۲۲۰۔ منتخب الاثر۔ ۱۵۸۔

۲۲۱۔ الغیبۃ نعمانی ۱۲۶۔

۲۲۲۔ الغیبۃ نعمانی ۱۲۶۔

۲۲۳۔ الشیعہ والرجعۃ ۱/ ۳۴۸۔

۲۲۴۔ سفینۃ البحار ۲/ ۷۰۵۔

۲۲۵۔ اعیان الشیعہ ۴ ق ۳/ ۵۳۱

۲۲۶۔ الارشاد۔ ۳۹۳۔

۲۲۷۔ الارشاد۔ ۳۹۳۔

۲۲۸۔ کشف الاستار۔ ۱۸۱۔

۲۲۹۔ الارشاد۔ ۳۹۱۔

۲۳۰۔ المجالس السنیۃ۔ ۵/ ۶۳۳۔

۲۳۱۔ الارشاد ۳۹۲۔

۲۳۲۔ ینابیع المودۃ ۴۳۹۔

۲۳۳۔ ینابیع المودۃ ۴۳۸۔

۲۳۴۔ منتخب الاثر ۱۳۳۔
۲۳۵۔ البحار ۱۳/ ۳۸۔
۲۳۶۔ ینابیع المودۃ۔ ۴۵۴۔
۲۳۷۔ الفصول المہمہ ۲۷۰۔ الدمعۃ الساکبۃ ۳/ ۱۶۶، اعیان الشیعہ ۴ ق ۳/ ۳۰۸۔
۲۳۸۔ الفصول المہمہ ۲۳۳، البحار ۱۳/ ۴۱۔
۲۳۹۔ ینابیع المودۃ ۴۴۲۔
۲۴۰۔ مقتضب الاثر۔ ۵۰۔
۲۴۱۔ مقتضب الاثر۔ ۵۲۔
۲۴۲۔ مقتضب الاثر۔ ۵۵۔
۲۴۳۔ مقتضب الاثر۔ ۵۲۔
۲۴۴۔ رسائل الشیخ المفید۔
۲۴۵۔ ینابیع المودۃ ۴۱۳۔
۲۴۶۔ مقتضب الاثر۔ ۵۱۔
۲۴۷۔ مقتضب الاثر۔ ۵۴۔
۲۴۸۔ مقتضب الاثر۔ ۵۵۔
۲۴۹۔ مقتضب الاثر۔ ۵۳۔
۲۵۰۔ المصلح المنتظر ص ۶۷۔
۲۵۱۔ المصلح المنتظر ص ۶۵۔
۲۵۲۔ الائمہ الاثنا عشر ص ۱۱۸۔

۲۵۳۔ کشف الاستار۔ ۴۲۔

۲۵۴۔ تاریخ آل محمدؐ ۲۷۲۔

۲۵۵۔ ینابیع المودۃ ۴۶۷۔

۲۵۶۔ ینابیع المودۃ ۴۱۶۔

۲۵۷۔ الاشاعۃ الاشراط الساعۃ ص ۱۶۴۔

۲۵۸۔ تاریخ آل محمد ۲۷۳۔

۲۵۹۔ تذکرۃ الخواص ۳۸۰۔

۲۶۰۔ کشف الاستار ۵۶۔

۲۶۱۔ ینابیع المودۃ ۴۶۹۔

۲۶۲۔ مطالب السئول ۲ / ۷۹۔

۲۶۳۔ اعیان الشیعہ ۲۳ / ۷۱۔

۲۶۴۔ الخرائج والجرائح الفصل العشرون۔

۲۶۵۔ سیرۃ الامام العاشر علی علیہ السلام للبدری ۱۳۱۔

۲۶۶۔ صحیح البخاری ج ۴ کتاب بدء الخلق۔ باب نزول عیسی علیہ السلام ص ۲۰۵۔

۲۶۷۔ صحیح مسلم ۸ / ۱۸۵۔ الفاظ کثیرۃ وطرق متعددہ سے اندراج کیا ہے۔

۲۶۸۔ مسند ابی داؤد۔ کتاب المہدیؑ ۱۵۱۴۔

۲۶۹۔ صحیح الترمذی ۲ / ۳۶۔

۲۷۰۔ سنن المصطفیٰ ابن ماجہ ۲ / ۲۶۹۔

۲۷۱۔ سنن نسائی۔ ۶ / ۴۳۔

سید ہاشم بحرانی (م ۱۱۰۷) نے اپنی کتاب غایۃ المرام ص ۶۹۷ پر صحیح نسائی جزء

ثالث باب ماجاء فی العرب والعجم، (اور یہ اس کا آخری باب ہے) سے نقل کیا ہے کہ مسعدہ نے امام جعفر صادقؑ سے اورانھوں نے اپنے والد اور دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:

تم کو بشارت ہو اور تم لوگوں کو بشارت دو کہ میری امت مثل اس بارش کے ہے جس کے متعلق یہ معلوم نہ ہو کہ اس کا آخر اچھا ہے یا اول پھر مثل اس باغ کے ہے جس سے ایک فوج نے ایک سال اور دوسری فوج نے دوسرے سال کھایا ہو۔ شاید کہ آخری فوج زیادہ وسیع، عریض اور زیادہ عمیق اور زیادہ اچھی ہو۔ کس طرح ہوسکتی ہے وہ امت جس کا اول میں ہوں، وسط مہدیؑ ہیں اور آخر مسیحؑ ہیں۔

اس کے درمیان بے تکے اور ٹیڑھے لوگ ہوں گے۔ نہ وہ مجھ سے ہیں، نہ میں ان سے ہوں غایۃ المرام سے شیخ قندوزی حنفی (م ۱۲۹۴) نے اپنی کتاب ینابیع المودۃ میں ۴۸۹ پر نقل کیا ہے۔ موجودہ طبع شدہ نسائی میں ہم اس کو نہیں پاتے۔

۲۷۲۔ سید رحمہ اللہ اس حدیث اور اس کے نظائر کی طرف اشارہ کر رہے ہیں: جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:

جو شخص خروج مہدیؑ کا انکار کرے اس نے جو کچھ محمدؐ پر نازل ہوا ہے اس کا کفر وانکار کیا ہے۔ جو عیسیٰؑ کے نزول کا انکار کرے اس نے کفر کیا ہے اور جو دجال کے خروج کا انکار کرے اس نے کفر کیا۔ ینابیع المودۃ۔ ۴۴۷۔ غایۃ المرام ۶۹۲۔ منتخب الاثر ۱۴۹۔

احمد شہاب الدین ابن حجر ہیثمی نے اس شخص کے قتل کا فتویٰ دیا ہے جو مہدیؑ کا انکار کرے۔ اس سے ایک گروہ کے بارے میں سوال کیا گیا تھا جو ۴۰ سال پہلے فوت شدہ شخص کے بارے میں اعتقاد رکھتے تھے کہ وہ مہدی ہے جس کے لئے آخر زمانہ میں ظہور کا وعدہ ہے، جو انکار کرے مہدی مذکور کا وہ کافر ہے، تو اس گروہ کے

بارے میں کیا حکم ہے۔اس نے جواب دیا کہ یہ باطل اعتقاد ہے، قبیح ضلالت وگمراہی ہے، قطعی جہالت ہے۔اول تو یہ ان صریح احادیث کی مخالفت ہے جو اس کے مقابل حدتواتر میں ہیں، جیسا کہ تمھارے سامنے لکھی جائیں گی۔ دوسرے یہ کہ اس سے ان آئمہ اور علماء کی تکفیر لازم آتی ہے جنھوں نے تصریح کی ہے اور یہ گروہ اپنے وہم سے ان کی تکذیب کرتا ہے۔لہٰذا وہ مردہ شخص مہدی نہیں ہے۔

جو شخص تکفیر کرے اس کی جو اپنے دین کے سامنے سرِ تسلیم خم کئے ہو تو وہ کافر، مرتد اور گردن زدنی ہے اگر وہ توبہ نہ کرے۔ پھر یہ لوگ اس مہدیؑ کے منکر ہیں جن کا آخر زمانہ میں وعدہ کیا گیا ہے۔

پس وہ امام مہدیؑ، جس سے خدا اپنے دین کی تائید کرے گا اور اسکے عدل کی تلوار سے طاغوتوں بدعتیوں، مفسدوں، ظالموں، باغیوں، زندیقوں اور مارقین (حق اور دین سے تجاوز کر جانے والوں) کی گردنیں اڑائے گا، اس پر لازم ہے اس قسم کے لوگوں سے زمین کو پاک کرے، ان کے قبیح افعال سے دوسروں کو بچائے اور راحت وآرام پہنچائے۔ پھر اس نے مہدیؑ کے بارے میں بہت سی احادیث بیان کی ہیں۔کتاب الفتاویٰ الحدیثہ۔ص ۲۷۔

۲۷۳۔ مہدی منتظرؑ ۱۴۔

۲۷۴۔ منتخب الاثر ۳۲۹ عن مرأۃ الاسرار جامی۔

۲۷۵۔ مہدی منتظرص ۱۴۔

۲۷۶۔ المحب الطبری نے ذخائرالعقبیٰ میں۔ص ۱۳۶ پر نقل کیا ہے۔

۲۷۷۔ اربلی نے کشف الغمہ میں، سیوطی نے العرف الوردی میں، بعض نے نعیم کی مناقب المہدؑ اور نعت المہدیؑ سے نقل کیا ہے۔ گویا اس نے مہدیؑ کے سلسلے میں تین کتب تالیف کی ہیں۔

۲۷۸۔ یہ کتاب کئی مرتبہ چھپی ہے۔آخری ایڈیشن نجف میں محمد مہدی خراسانی کے مقدمے کے ساتھ ۱۳۸۲ میں طبع ہوا۔

۲۷۹۔ مقدمہ ینابیع المودۃ۔ص ۸۔طبع نجف۔

۲۸۰۔ مقدمہ ینابیع المودۃ ص ۹ ط النجف۔

۲۸۱۔ مقدمہ ینابیع المودۃ ص ۹ ط النجف۔

۲۸۲۔ مقدمہ ینابیع المودۃ ص ۹ ط النجف۔وذکرہ فی کشف الظنون ۱ / ۸۹۴ باسم: رسالۃ فی المہدیؑ فارسیۃ۔

۲۸۳۔ مہدی منتظر ص ۱۵ عن غایۃ المامول ۵ / ۳۲۷ فہرس الفوارس ۲ / ۴۰۹۔

۲۸۴۔ مہدی منتظر ص ۱۵۔

۲۸۵۔ مقدمہ ینابیع المودۃ۔ص ۱۱۔طبع نجف۔

۲۸۶۔ مہدی منتظر ص ۱۶۔

۲۸۷۔ مقدمہ ینابیع المودۃ ص ۱۱ ط النجف۔

۲۸۸۔ طبع ضمن کتابہ الحادی فی المجلد الثانی من ص ۱۲۳، الی ص ۱۲۶۔

۲۸۹۔ مقدمہ ینابیع المودۃ ص ۱۳ ط النجف۔

۲۹۰۔ اس کے کئی نسخے نجف اشرف، کربلا، ترکی کے کتب خانوں اور مصر کے، معہد المخطوطات العربیہ، میں موجود ہیں۔ اس سے گنجی نے اپنی دو کتابوں، البیان، کفایۃ الطالب، میں اور برزنجی نے ''الاشاعۃ'' حائری نے ''الزام الناصب، میں اور صدر نے المہدیؑ میں نقل کیا ہے۔

۲۹۱۔ مقدمہ ینابیع المودۃ ص ۱۴ ط النجف۔

۲۹۲۔ مقدمہ ینابیع المودۃ ص ۱۴ ط النجف۔

۲۹۳۔ مہدی منتظرؑص ۱۷ومقدمہ ینابیع المودۃ ص ۱۵ ط النجف ۔

۲۹۴۔ مقدمہ ینابیع المودۃ ص ۱۵ ط النجف ۔

۲۹۵۔ اس کی طرف اپنی کتاب الفتاوی الحدیثہ ،ص ۳۱ میں اشارہ کیا ہے۔اس سے برزنجی نے الاشاعۃ ص ۱۷ ۳ میں نقل کیا۔

۲۹۶۔ اس کی مسند کے جزء رابع کے ضمن میں طبع ہوئی ہے۔

۲۹۷۔ مقدمہ ینابیع المودۃ ص ۱۶۔

۲۹۸۔ مقدمہ ینابیع المودۃ ص ۱۸ ط النجف ۔

۲۹۹۔ اشار الیہ فی کتابہ ''الائمۃ الاثناعشر'' ص ۱۱۸۔

۳۰۰۔ مقدمہ ینابیع المودۃ ص ۱۸ ط النجف ۔

۳۰۱۔ مہدی منتظرؑ ۱۸۔

۳۰۲۔ السیرۃ الحلبیہ ۱ / ۲۲۷۔

۳۰۳۔ منتخب الاثر ۳۳۸۔

۳۰۴۔ منتخب الاثر ۳۳۶۔

۳۰۵۔ منتخب الاثر ۶۔

۳۰۶۔ سیرۃ الامام العاشر علی الہادی علیہ السلام ۱۲۲۔

۳۰۷۔ ینابیع المودۃ ۴۷۲۔

۳۰۸۔ الیواقیت والجواہر ۲ / ۱۴۳۔

۳۰۹۔ منتخب الاثر ۳۳۹۔

۳۱۰۔ ینابیع المودۃ ۴۷۲۔

۳۱۱۔ الیواقیت والجواہر ۲ / ۱۴۳۔

۳۱۲۔ منتخب الاثر ۳۴۰۔

۳۱۳۔ کشف الاستار ۵۲۔

۳۱۴۔ ینابیع المودۃ ۴۷۲۔

۳۱۵۔ منتخب الاثر ۶۔

۳۱۶۔ ینابیع المودۃ ۴۷۲۔

۳۱۷۔ ینابیع المودۃ ۴۷۲۔

۳۱۸۔ منتخب الاثر ۶۔

۳۱۹۔ مثلاً ڈاکٹر احمد امین اور سعد محمد حسن یہ دونوں مغالطہ اور فکر قبیح کی طرف گئے ہیں۔ان دونوں حضرات کی کتابوں میں ان دجالوں پر بحث ہے جنھوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ان ہی کی حکایات، قصے اور ان کے تصرفات و زیادتیوں کا ان کتابوں میں تذکرہ ہے، مگر یہ کسی طعن و تشنیع کا جواز قائم نہیں کرسکتیں، نہ کسی عقیدے کو مخدوش کرتی ہیں جب کہ امام مہدیؑ کے بارے میں روایات و احادیث جو رسول اعظمؐ سے آئی ہیں، وہ صحیح ہیں اور ان کو صحاح وسنن اور تمام احادیث کی مسندوں نے اخراج کیا۔امت کا ان پر اجماع ہے۔

بعض دجالوں نے نبوت تک کا دعویٰ کیا ہے تو ڈاکٹر صاحب اور استاد سعد محمد حسن کیا کہیں گے کیا یہ جھوٹا دعویٰ انبیاء و مرسلین علیہم الصلوۃ والسلام کے دعوے کو مخدوش کردے گا۔

۳۲۰۔ ارشاد السارى۔۵/ ۴۱۹۔

۳۲۱۔ سنن ابن ماجہ ۲/ ۵۱۹۔

۳۲۲۔ صواعق محرقہ۔۹۹۔
۳۲۳۔ الاذاعۃ لما کان ویکون بین یدی الساعۃ ۵۳۔
۳۲۴۔ کشف الاستار ۴۵۔
۳۲۵۔ صواعق محرقہ ۱۲۴۔
۳۲۶۔ البرہان علی وجود صاحب الزمان ۷۹۔
۳۲۷۔ وفیات الاعیان۔ ۳/۳۱۶۔
۳۲۸۔ الفتوحات الاسلامیہ ۲/۳۲۲۔
۳۲۹۔ سمط النجوم العوالی۔ ۴/۱۳۸۔
۳۳۰۔ روح البیان۔ ۸/۳۵۸۔
۳۳۱۔ تاریخ آل محمدؐ ۲۷۰۔
۳۳۲۔ کشف الاستار ۱۴۶۔
۳۳۳۔ الملاحم والفتن ۵۴۔
۳۳۴۔ کشف الاستار ۵۳۔
۳۳۵۔ منتخب الاثر۔ ۲۳۲۔
۳۳۶۔ الزام الناصب ۱/۳۴۰۔
۳۳۷۔ الاعلام ۶/۳۱۰۔
۳۳۸۔ البرہان علی وجود صاحب الزمانؑ ۷۳۔
۳۳۹۔ ینابیع المودۃ ۴۷۱۔
۳۴۰۔ البرہان علی وجود صاحب الزمانؑ ۷۵۔
۳۴۱۔ منتخب الاثر ۳۔ از حاشیہ صحیح ترمذی ۲/۴۶۔

۳۴۲۔ شرح نہج البلاغہ ۲/ ۳۴۶۔

۳۴۳۔ المجالس السنیہ ۵/ ۵۸۵۔البرہان علی وجود صاحب الزمانؑ ۱۷۔

۳۴۴۔ فیض القدیر۔۶/ ۱۷۔

۳۴۵۔ المجالس السنیہ ۵/۵۸۶۔

۳۴۶۔ منتخب الاثر۔۳۳۶۔

۳۴۷۔ سمط النجوم العوالی ۴/ ۱۳۸۔

۳۴۸۔ الیواقیت والجواہر ۲/ ۱۴۳۔

۳۴۹۔ المجالس السنیہ ۵/ ۵۷۸۔البرہان علی وجود صاحب الزمانؑ ۶۴۔

ISLAMICMOBILITY.COM
IN THE AGE OF INFORMATION
IGNORANCE IS A CHOICE

"Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it"
Imam Ali (as)